ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

بعون الملک الوہاب کتاب لاجواب سفرنامہ اندلس تصنیف لطیف خلد مکان جنت آشیان حاجی حرمین شریفین زائر روضۂ رسول الثقلین جناب نواب محمد عمر علی خان صاحب نور اللہ مرقدہ



مسمی بہ

صدقِ مغربی

سنہ ۱۳۱۵ھ

حسب ایماء والا رفعت عالی منزلت فیض رسان فیاض زمان حاتم عصر نوشیروان دوران جناب نواب محمد حمید علیخان صاحب بہادر والی ریاست باسودہ دام اقبالہم باہتمام محمد ابو سعید خان

مطبع عبد احمد خان ۱۳۱۵ء

در مطبع نظامی محمد احمد خان واقع بھوپال طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداوندا

میں کیا اور میری حقیقت کیا بس یہی نہ کہ ایک مشت خاک یا قطرۂ ناپاک
یہ تیرا ہی صدقہ ہے کہ مجھے آدمی بنایا اور خلعت لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِی آدم
پہنایا۔ ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان ڈیل ڈول تن من دھن
وغیرہ وغیرہ جو جو چاہیے اپنی عنایت سے عطا کیئے بے مانگے دیئے
لمولفہ زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت۔ تیرا صدقہ ہیں لایا کہاں
سے یہ سب سہی اگر نور ایمان اور لمعۂ ایقان سے نہ منور کرتا اور زمرۂ
اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ منسلک فرماتا تو یہی سب تن و توش
ہمارا بلکہ بال بال ہمپر وبال ہوتا بعد مرنے کیا حال ہوتا گو چار دن
اپنی زندگی کے عیش و آرام سہو و سرور میں بسر ہوتے جب مرتے تو
پھر کیا کرتے وہی اعمال کا رونا ہوتا۔ اور گور کا کونا ہوتا پھر میں کس منہ
کس زبان کو نسے لفظوں سے تیرا شکر تیرا احسان بیان کروں فقط انتہائی

کہنا کافی ہے اگر بخشنے زہے عزت نہ بخشنے تو شکایت کیا ہے سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے۔

تمہید

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد	اگر خاری بود گلدستہ گردد

یہ قول کسی بڑے محقق تجربہ کار کا ہمارے حال کے مؤید ہے کیونکہ کوئی کام آسان سا آسان ہو یا مشکل سا مشکل جب تک ارادہ بلند اور قصد دل جسکو ہمت کہتے ہین مصمم نہ کرلیا جاویگا ممکن نہیں کہ وہ انجام کو پہونچے یا اوسکا انصرام ہو اور جب کمر ہمت چست باندھی ارادہ مصمم کرلیا ممکن نہین کہ حصول مطلب نہ ہو اور نتیجہ مصرعہ ثانی کا ظہور نہ پکڑے مگر اسکے ساتھ صدمات صبر اور شدائد تحمل بھی ضرور جھیلنا ہوتا ہی جسکے لیے پتھر کا کلیجا۔ آہنی دل متحمل بار تکالیف کا ہونا ضروری ہی ورنہ ایسے ویسے پست ہمت بودے پوچے آدمی کا کام نہین کہ مصداق مصراع ثانی کے ہو دیکھو گل بے خار نہین مل بے خمار نہین گنج بے مار نہین۔ ہمنے تین سال پیہم انواع صدمات جو لازمۂ موانع سفر ہین جھیلے جب چہرۂ مقصود کہ مراد سفر اسپین اندلس۔ اور ملاحظہ جامع قرطبہ تھا نظر آیا جسکو ہم مجملاً بطور دیباچہ کے نذر ناظرین کرتے ہین۔ پہلے بمبئی جانا اور بلا حصول مطلب لوٹ آنا اسمین سوائے تکلیف مختصر سفر۔ اور تھوڑے سے نقصان مالی کے زیادہ ضرر نہ ہوا

لیکن دربردہ سال بھر اس عدم کامیابی کا دلپر وہ گھونسا لگا کہ دل ہی خوب جانتا ہے دوبارہ مرتبہ پھر طبیعت کو درست کر ہمت کو چست کر کر یہ ارادہ کیا کہ سفر امریکہ اور سیر الگزینڈریا جسکا کو اسکا ضمیمہ کیا جاوے روانہ سوئیز ہوا - اثنا راہ مین حج اکبر کے شوق نے وہان سے آگے نہ جانے دیا - اب قصد ہوا کہ بعد ادائے مناسک حج اندلس کی سیر کرتے ہوے لسبن سے امریکہ جانا اور وہان سے ازراہ لندن لوٹ آنا چاہیے وہان وباسد باتیب زردائی ہوئی - ہرچند سعی کی بغیر قرنطینہ بھگتے سیر یورپ کی ممکن نہ تھی - آخر قرنطینہ کی بدولت پھر لوٹ کر ہند آیا - کہان گئے تھے کہین نہین یہ دوسرے سفر کی کتھا تھی جسکی سرخی عنوان کل جدید لذیذ اخبار مین ملاحظہ کی ہوگی اسمین ہرچند صدمات جسمی و مالی سہے لیکن اداے حج اکبر کی خوشی نے سکو لسنیا منسیا کر دیا تیسری مرتبہ پھر ٹوٹی پھوٹی ہمت درست کرکے اس شعر کے مصداق ہوے سہ بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد

اگر خارے بود گلدستہ گردد ؞ جسکی تفصیل ہم آیندہ گذارش کرینگے -

شیرینی کلام کا ہووے جنھین مذاق
چکھین وہ آکے ذائقہ قند مغربی

مین یہ نہین کہتا کہ کسی فرد بشر نے آج تک ملک مغاربہ اور اندلس کی سیر نہین کی یا وہانکی کیفیت مفصل اور حالات مشرح سے وقفیت حاصل نہین کی بلکہ ہزارہا دن کیا لاکھون کرورون نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہوگا اور حالات

مین وعن جزئی وکلی سے ماہر ہوے ہونگے - مگر میرا کہنا ہی تو یہ - اور کلام
ہی تو اسمین کہ ہمارے عالی خیال علوہمت حضرات احباب ہند کو یہ رتبہ حاصل
نہین کہ اونکی زیرپائی وہانکی گرد سے خاک آلودہ ہوئی ہو یا آنکھون کو
نظر اندازی کا موقع ملا ہو یا ملاحظہ بلاد و امصار اور معائنہ طرز و روش تمدن
سے کچھ ایسا استفادہ ہوا ہو جو رہروان ملک مغرب کے لیے کار آمد ہوتا
حق تو یہ ہی کہ وہ سڑی سودائی نہین کیون پھرنے لگے - کیا سر پھرا تھا -
یا پاؤن مین چکر تھا - اچھے بھلے ہٹے کٹے کھاتے پیتے - سکھ چین عیش و آرام
گھر بار - جورو - بچے - دوست - احباب - چھوڑ چھاڑ کر ڈگر ڈگرون
خاک چھاننا - اگر بالکل جنون نہین تو مالیخولیا تو ضرور ہی - مجھے اسوقت
ایک واقعہ یاد آیا جسے آپسے کہتا ہون ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا جو بعد ادای مناسک
حج کے لوٹنے کا اتفاق ہوا - تو اثنا راہ مین جسوقت سمندر مین نہایت تموج
اور تلاطم تھا - ایک بزرگ جلیس عرشہ فرماتے کیا ہین - کہ سفر کو بصورت سقر
کسی نے بہت بجا کہا ہے - وہ لوگ بھی عجیب ہین - جو اچھے بھلے گھر کے عیش و آرام
کو چھوڑ چھاڑ کر مبتلاے بلاے سفر ہوتے ہین اور مفت مین ایذا و تکلیف گوارا
کرتے ہین میرے نزدیک تو اونکی دانائی کیا حماقت مین شک نہین اور
جو جی مین برا بھلا آیا فرمایا کیے - کیونکہ اوسوقت اونکو صدمہ ہی ایسا تھا - مینے
کہا جناب آج خوش قسمتی سے ایسا بزرگ ناصح ہاتھ آیا ہے - یقین ہی کہ جو آپکی
تقریر پر تاثیر سنے پھر وہ مرتے مر جائے سفر کا نام بھی نہ لے - مگر میری یہ گذارش
ہے کہ آپ سا نازک خیال جان بوجھکر ایسی حماقت مین مبتلا ہو - آپ اور اچونک

تعجب سے کہنے لگے۔ حضرت یہ موقع ایسا ہی تھا ارکان مذہبی کا ادا کرنا بھی تو ضروری ہے (م) جناب امنیت راہ کا بھی خیال کرنا ضروری تھا۔ اب کچھ سمجھکر کہنے لگے حضرت معاف فرمائیے آپ کچھ بُرا نہ مانیے (م) جناب اچھی بات بھی کہین بُری لگی ہے آپنے ازراہ ہمدردی ناواقفون کو مصیبت شاقہ سے بچانے کے لیے بطور آگاہی عام جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قسم کا ہے کہ سونے کے حرفون سے لکھکر ہر شہر مین شاہراہون پر لٹکایا جاوے۔ مگر یہ جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آپ اپنے اوصاف تو بیان فرماوین کہنے لگے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے وقت مین موتی مسجد کا امام رہا ہون۔ آپ قاری محمد سعادت مہتمم مساجد کو جانتے ہین (م) جی ہان۔ فرمانے لگے۔ اونسے ایکدن مسجد مین تکرار ہو گئی تھی۔ ڈنڈا تو وہان ملا نہین لیکن جا‌ء غذان اوٹھا کے جڑا۔ سر پھٹ گیا۔ سب مجھے بھوپال مین جانتے ہین (م) کیون سمجھانے لگے آپ نے کام ہی ایسا کیا تھا ہو قسمت کے دھنی۔ مگر تعجب ہی جراءت اور ہمت ایسی اور تقریر ایسی۔ یہ مشتے نمونہ خروارے۔ حضرت احباب ہند کے خیالات کا چربہ ہی جو نذر ناظرین ہوا اور چشم بد دور سفر کے فوائد مین تو کسیکو کلام ہی نہین بشرطیکہ ہمارے احباب علو ہمتی کو کام مین لاوین ورنہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم الخ تو امر ہی دوسرا ہے سفر تو درکنار جو فوائد سفر مین ہین اونسے بھی محروم۔ منجملہ اونکے ہر شی کی تحقیقات کماحقہ بذریعہ اوسکے حاصل ہو سکتی ہی جنکو لوگون نے بطور افسانہ منضبط کر دیا ہے۔ یا بعض سیاحان غیر محقق ناتجربہ کارون نے بات کا تبنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنایا ہی اوسکی

تصدیق ہوجانی ممکن ہی بلکہ خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ
یہان تک اونکے دماغ مین خلل پذیر ہوے ہین کہ الحق مگر یہ عمل ہی
ا! ذکار دور از کار مثل فسانہ عجیب اور قصہ ہاے غریب پر مٹے ہوے
ہین بلکہ قصے اور کہانی سرمایہ سرور و آسایش زندگانی ہین اب یہان تک
نوبت پہونچی ہے جگا لینے جو افسانہ گو کو خواب آیا حالات واقعی بچشم دید
دیکھنا ۔ یا سننا ۔ ازبس ناگوار بار خاطر ۔ سفر کرتا ہی کون ہی ۔ خیر
اتنا ہی غنیمت ہے شعر لمولفہ سرشک چشم و دود آہ و رنگ روے زرد
خدا کا شکر ہے یہ ہی ہمارے ہمسفر نکلے ۔ اگر ان حضرات کو کسل و کاہلی یا اور موانعات
اسباب دنیوی کہ لازمہ آب و ہواے ہند ہے یا عذر معقول حب الوطن مانع
انقباض ہی تو رخصت کہو فی امان اللہ ۔ ناظرین کو جو شائق کوائف سیر و سفر ہین
اور جنکو حالات عجائب و غرائب دیار و امصار سے دلبستگی ہی خوب یاد ہوگا کہ ہمنے
سنہ گذشتہ مین سفر مغاربہ کا مذکور کیا تھا کہ جسکی سرخی عنوان یہ ہے ۔

شیرینی سخن کا جسے ہووے کچھ مذاق

الغرض وہ بسبب موانع اور عوائق کے ایکسال سے زیادہ تخیر التوا مین
رہا ۔ اب اوس وعدہ کو ایفا کرتے ہین اور اس سفرنامہ کو دو حصون پر منقسم
کیا ۔ پہلا حصہ قند مغربی جسکی ابتدا بمبئی سے اندلس تک ہے دوم
ملک مغاربہ المراکہ و ٹونس اور الجیریہ وغیرہ

مختصر حال سفر ہے نظم مین

مختصر ہی یہ التماس رئیس
نظم لکھتا ہون جو بلفظ سلیس

بعد حمد خدا و نعت رسولؐ
عرض اتنی ہے پائے عز قبول

بیٹھے بیکار جی جو گھبرایا
یہ ہی میرے خیال مین آیا

نظم مین لکھون ابکی حال سفر
نثر مین تو لکھا گیا اکثر

مشغلہ ہووے تاکہ یارون مین
ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین

کہنہ مضمون ہو کلام نیا
مے پرانی ہو لیک جام نیا

شاعری سے ہمین غرض کب ہی
اپنے مطلب سے ہمکو مطلب ہی

چلکے گھر سے مہ مئی مین ہم
دوسرے دن پہونچے بمبئی مین ہم

کوک سے سوس تک کا لیکے ٹکٹ
پہونچا جاکر جہاز پر جھٹ پٹ

پرشیا نام اس جہاز کا ہے
قصد جسپر مرا حجاز کا ہے

ماہ ذی قعدہ یوم یکشنبہ
کچھ تو نارنج کچھ لیے انبہ

اور جو اسباب سے ضروری تھا
تھوڑا تھوڑا وہ اپنے ساتھ لیا

پہلے مرکب مین سبکو کرکے بار
پڑھکے الحمد پھر ہوا مین سوار

دو بجے پر ہوا روانہ جہاز
آج سے اس سفر کا ہے آغاز

تین دن تک چلا کی باد مراد
سب طرح بند و غم سے تھے آزاد

یک بیک خود بخود ہوا بدلی
گھر گئی چو طرف گھٹا بدلی

لگی چلنے ہوائے طوفانی
اوٹھنے چارون طرف لگا پانی

تحت اور فوق اور یمین و یسار — جو طرف سے تھی آب کی بوچھار

اک تموّج تھا اور تلاطم تھا — عقل حیران تھی ہوش بھی گم تھا

موجین دریا مین یون نظر آوین — اژدہے جیسے پھن اوٹھاکے لہراوین

چار دن رات تک یہ حال رہا — جوش دریا مین بھی کمال رہا

پھر گھٹی شدّت ہو گئی تخفیف — کبھی راحت تھی اور کبھی تکلیف

پہونچے جسدن کہ ہم عدن کے پاس — جمع خاطر ہوئی درست حواس

نہ ہوئی کوئی جانے کی تقریب — نہ ہوا دیکھنا عدن کا نصیب

تھا نہ کپتان کو وہان کچھ کام — اسلیے اوس جگہ کیا نہ قیام

دور سے دیکھے بس جبالِ عدن — لکھتا فی الحال کیا مین حالِ عدن

دیکھا کچھ تو ماجرا لکھتا — کچھ نہ دیکھا تو پھر مین کیا لکھتا

باب مندب پہ اتنا گذرا حال — ٹھہر کر وان پہ کچھ بھرا تھا زغال

باب مندب عدن سے انسٹھ میل — ختم کی وان پہ سورۂ واللیل

ہمسفر ایسمین اک مسلمان سے تھے — یہ مسمّٰی خلیل رحمان تھے

انکا ہے صوبۂ بہار وطن — ہے مونگیر اِن کا مولد و مسکن

پڑھتے ہین دو برس سے لندن مین — ہے لیاقت انھین ہر اک فن مین

خنک ہے آکے ہمجلیس ہوے — ہمدم و مونس و انیس ہوے

ہر طرح اپنے جی کو بہلاتے — باتین کرتے ہوے ہوا کھاتے

گاہ تھین روس روم کی باتین — اور ہر مرز و بوم کی باتین

آگیا ذکر خیر لندن کا — تذکرہ شہر و سیر لندن کا

باتون باتون مین پھر کیا یہ سوال
کیسے مسجد کا وان کی کیا ہی حال

کہا ہان ہی تو نام کی مسجد
پر نہین ہی وہ کام کی مسجد

نہ موذن ہی نے امام اوس مین
مقتدی کا نہین ہی کام اوسمین

ایک جرمن ہے اوسکا متولی
ہی وہی مالک اوسکا اور ولی

طلبہ کے لیے بنا تھا مقام
سارے گھر کا ہی اسکے اوسمین قیام

ڈاکٹر لائنٹر ہے نام اوسکا
ہی وہان سارا اہتمام اوسکا

بنک کا سود جو کہ آتا ہے
فائدہ اوس سے وہ اوٹھاتا ہی

حال معلوم کچھ نہین اسکا
ہی زر نقد اسمین کس کسکا

عید کی مہینے وان پڑھی تھی نماز
با خضوع و خشوع و عجز و نیاز

کل مصلی تھے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲
سبکے سب تھے وہ انڈیا کے رئیس

ترکی کنشل بھی بعدہ آئے
ساتھ اپنے امام کو لائے

اوٹھکے ہم اونکو لائے با اعزاز
پھر کیا اونکو سب نے پیش نماز

ہو چکی جب نماز و خطبہ ادا
یون کیا پھر در سخن کو وا

آفرین ہے تمھاری ہمت کو
اس حمیت کو اور جرات کو

ہی کہان ہند کس جگہ یہ مقام
انکو کہتے ہین حامی اسلام

مرحبا واہ آفرین ہمت
ایسی دیکھی نہین کہین ہمت

ہی یہ امید و آرزو میری
دل سے سنیے یہ گفتگو میری

کوئی تقریب خیر ہووے اگر
کیجیے گا ضرور مجھکو خبر

ہونگا اسکا کمال مین مشکور
بسر و چشم آؤنگا مین ضرور

ہوتا رخصت ہون اب خدا حافظ — اوٹھے یہ کہکے سب خدا حافظ

وہ گئے جب سوار ہوکے اودھر — ہم ادھر آئے اپنے اپنے گھر

ہوتی مسجد جو شہر کے اندر — ہوتی یہ بات خوب اور بہتر

پنجگانہ نماز دان ہوتی — ہوتی تکبیر اور اذان ہوتی

الغرض ہے جو شہر سے چھ کوس — سنکے مجھکو ہوا بہت افسوس

حق تعالے نے دی اگر توفیق — خود کرونگا بذاتہ تحقیق

پھر لکھونگا مین حال بالتفصیل — ہوگا معلوم جو کثیر و قلیل

باعث اسکا ہے کیا سبب اسکا — مجملاً ہوگا حال سب اسکا

پھر نظر آئے کچھ زمین پہاڑ — غیر مزروعہ اور تمام اوجاڑ

جانب راست تھا عرب و شام — جانب چپ تھا ملک مصر تمام

سولھوین دن ہوا سویس مقام — ہوا آغاز کا نہیر انجام

سویس ہی دو ہزار نو سو میل — اس سے کیرو کو پھر گئی ہے ریل

سویس سے لیکے تا اسکندریہ — خوش فضا شہر ہے لب دریا

اسکا لکھتا ہون مین مفصل حال — ہو مسافر پہ منکشف احوال

ہر زقازیق ایک اسٹیشن — سب سے پہلا وہان یہ ہی جنکشن

شاخ ہے اک وہانسے تا دنیات — یاد رکھنا یہ کام کی ہے بات

پھر ہی فلیوب دوسرا جنکشن — وانسے ہے مصر ایک اسٹیشن

راستہ مین ہے تیسرا طنطا — وانسے بھی شاخ اک ہوئی ہی جدا

حسب وعدہ ہوا سفر بھی تمام — اب مین کرتا ہون یانیہ ختم کلام

آگے جو کچھ کہ ہی حجاز کا حال	دیکھنا جسکو ہو متمام و کمال
اسکو زاد الغریب مین دیکھے	اوس سالہ عجیب مین دیکھے
ناظرین سے ہی بس یہ استدعا	دیجیے آپ اب یہ دلسے دعا

حج اکبر خدا کرے مقبول
بطفیل رسول و آل بتول

آمین دعا مقبول ہوئی

جسکی کیفیت مجملاً یہ ہی کہ جب ہمارا جہاز آٹھ بجے شب کے بندر سویس مین پہونچا اور ایجنٹ کمپنی متعینہ سویس واسطے انتظام کے جہاز پر آیا اوسکی زبانی معلوم ہوا کہ بسبب حج اکبر کے لاکھون مخلوق بیت اللہ کو چلی جاتی ہی اور جہاز پر جہاز روانہ ہو رہا ہی چنانچہ یہ جو غیر معمولی جہاز فرنساوی حجاج کا آج ہی یہان آیا ہی کھڑا ہی اور چار بجے صبح روانہ بیت اللہ ہوگا یہ سنکر دل کو کمال اضطراب اور اشتیاق ہوا کہ ابھی چل دیا جاوے اور اوسیوقت ایجنٹ سے بندوبست جہاز کا کرکے رات ہی کو اوسپر سوار ہوگیا اور صبح کو روانہ جدہ شریف ہوا تنبیہ اکثر حجاج ذی اقتدار بسبب زحمت قرنطینہ کامران کے اندر سویس حج کو جاتے ہین اونکو لازم ہی کہ دس دن سویس یا کسی علاقہ مصر مین پہلے قیام کرین پھر وہان کے ڈاکٹر سے پاس پورٹ جسکو وہان تذکرہ کہتے ہین حاصل کرکے جدہ جاوین ورنہ اونکو جدہ مین دس دن قرنطینہ بھگتنا پڑیگا

اوس وقت مجھے چونکہ یہ حال معلوم نہ تھا شب کو بلا قیام افزبلا حصول
تذکرہ جہاز مین سوار ہوکر روانہ جدہ ہوا اثنا راہ مین اس حال کے
معلوم ہونے سے گونہ تشویش ہوئی اتفاقاً اوسی جہاز مین ایک صاحب
عظیم آبادی جو خودکو نواب مشہور کرتے تھے مگر تھے آدمی خلیق حسب تذکرہ
اوتھون نے بیان کیا کہ میرے پاس چند تذکرہ اورہین جو بسبب پہلے تذکرہ
گم جانیکے مینے دوسرے مرتبہ حاصل کیے تھے اور پھر پہلے ھی سامان مین
نکل آئے اوسمین سے دو آپ لے لیجیے مینے دریافت کیا کہ فی تذکرہ کیا
صرف پڑا کہنے لگے ساڑھے پانچ روپیہ جملہ لعہ گیارہ روپیہ دیے اور
وہ تذکرہ لیکر جدہ پہونچا اور حسب الطلب ڈاکٹر کو دیے اون تذکرون
مین حلیہ بھی ہوتا ہے اتفاق حسنہ سے وہ ڈاکٹر افغان تھا زبان فارسی
جانتا تھا متعجب ہوکر دریافت کیا کہ آپ پٹھان ہین مینے کہا ہان۔
پھر کہا کہ آپ وہ شخص تو نہین ہین کہ جنھون نے اپنا اکثر حصہ عمر کا سفر
مین صرف کیا ہے مینے کہا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہنے لگے کہ مجھے
میرے دوست علیم الدین ایجنٹ سابق کوک ذکر کرتے تھے کہ دو ڈھ
برس سے وہ نہین دیکھے گئے شاید اب آپ تشریف لائے مین ہنسنے لگا
پھر مجھے بلا کے اپنے یہان بٹھایا اور کہا کہ مجھے نہایت اشتیاق آپ سے
ملنے کا تھا مینے دریافت کیا کہ آپ کی شبہہ کا کیا سبب ہوا اونھون نے
کہا کہ تذکرہ خود اسکی دلیل ہے۔ آپ شیخ نہین آپکے یہ وضع نہین جو اسمین
ہین اکثر پٹھان علاقہ مصر وغیرہ مین اپنا نام تبدیل کرکے دوسرے

تاہم سے تذکرہ حاصل کرتے ہین اسلیے کہ اہل مصر کو ٹھانون سے ایک گونہ
کاوش ہی بلکہ من ہم انقائم لباس و وضع خود را تبدیل کردہ و سلک
ملازمت ترکان منسلک شدہ ام باطمینان تمام بحفظ خدا بخیریت بوطن ہم
اور اک خدمت بشرط رخصت خواہم کرد الغرض خدا کا شکر کرکے جدہ آیا
یہان احمد بسونی نے بسبب تعارف سابقہ کے اپنے مکان پر ٹھہرایا—
دوسرے دن معلوم ہوا کہ مکہ شریف مین وبا ہی یقین ہی کہ بعد حج قسطنطنیہ
ہوگا اب مجھے نہایت تشویش ہوئی کہ جہاز پر خلیل الرحمن سے یہ صلاح ٹھہری
تھی کہ بعد پندرہ روز کے حج سے فارغ ہو کر از راہ بندر مارسیل اسپین مین
قرطبہ کی سیر کرتا ہوا از راہ لجبین پرتگال کے علاقہ سے جہاز پر سوار ہو کر لندن
آونگا وہان سے امریکہ شیکاگو کی سیر کرکے از راہ جاپان و چین کلکتہ اونگا
وہانتک کے ٹکٹ کوک کمپنی کے میرے پاس موجود تھے اور کچھ کتابین
بھی اونکے ہمراہ کردین اور بعض دوستونکو چھٹیین بھی اسی کیفیت کی مع
تاریخ ورود لکھہ دی تھین اب یہان معاملہ دگرگون دیکھا تو یہ قصد کیا
کہ حج سالگذشتہ مین کر لینگے چلنا چاہیے واپسی کے جہازون مین سوئیس
کا جانا چاہا علیم الدین کی زبانی معلوم ہوا کہ آجکل جہازون پر قسطنطینہ ہی
جانا ممکن نہین ہر چند تدبیر کی سب بے سود ہوئی اور ہاتھہ مین اس شدت
کا درد پیدا ہوا کہ الامان پھر قصد کیا کہ کعبہ کو چلو وہین دس بارہ دن قیام
کرینگے حج سے فارغ ہو کر پھر کوئی صورت نکل آئیگی مگر شیخ احمد بسونی کی فہمایش
سے اور چندی جدہ مین قیام کیا تاریخ ششم ذی حجہ کو جدہ سے روانہ ہوئے

اور تاریخ ہفتم کچھ کم پہر رات رہے مکہ شریف مین پہونچے سواری کی اونٹون
کو سید محمود کی زیارت پر چھوڑ کے حرم شریف مین طواف دخول کر کے اور
ارکان سے فارغ ہو کر کچھ دن چڑھے جنت البقیع مین پا پیادہ پہونچے وہان
ہماری سواری کے اونٹ بھی بالا بالا آگئے دوپہر وہان ٹھہری تھوڑے عرصے مین
سو مردہ سے زائد شمار کیے جو آکر جنت البقیع مین مدفون ہوے پھر سہ پہر دن باقی
رہے تاریخ ہشتم کو منا کو روانہ ہوے مگر منا مین نہ ٹھہرے قریب پہر رات کے
عرفات پہونچے تاریخ نہم حج سے فارغ ہو کر مزدلفہ آئے اور دہم کو منا مین
داخل ہوے منا مین تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ترکون نے اہل عرب اشیری پر باڑھ
مارنا شروع کی اب منا مین بھگدڑ پڑ گئی جسے دیکھو بھاگا جاتا ہے سبب اسکا یہ ہوا
کہ عرفات مین ایک اشیری نے ایک ترک کو جنبیہ سے ہلاک کیا تھا کچھ تو وہ کاوش
تھی پھر یہان نہر پر پانی کے لیے باہمی تکرار ہو گئی چند ترک ایک اشیری کی
مشکین باندھکر قافلہ مین لاتے تھے اثنا راہ مین اشیریون کا خیمہ تھا وہان
اوسنے ہمقوم کو دیکھکر واویلا کرنا شروع کیا اشیریون نے ترکون سے اپنے ہمراہی
کو چھوڑ لیا اسپر افسر جمبٹ ترکون نے جو خچرون پر سوار تھے باڑھ مارنا شروع کی
بہت اشیری مارے گئے مابقی پہاڑون پر بھاگ کر بچے میرا خادم جو پانی لانے
نہر پر گیا تھا اوسنے سترہ لاشین اشیریون کی گنی تھین اس معرکہ کو تھوڑا
عرصہ نہ گذرا تھا کہ وبا کی کثرت کا شہرہ ہوا اور ہزارون آدمی اس عارضے
سے جان بحق تسلیم ہوے دوسرے دن تو پھر یہ حال ہوا کہ محمل شامی بھی
بھاگ گیا اور بجز چند خیمون کے باوجود اس کثرت مخلوق کے کوئی خیمہ نظر نہین

آتا تھا نعشوں کے مارے رستہ چلنا دشوار تھا الغرض تاریخ ۱۲ کو مکہ شریف روانہ ہوئے اور کچھ دن رہے طواف حج اور سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہوکر قریب مغرب کعبہ مین آئے اور یہ ارادہ تھا کہ طواف وداع کرکے سید محمود کے پہاڑ پر ایک مکان شب کے لیے مقرر کر رکھا تھا وہان شب باش ہوکر صبح جدہ کو روانہ ہووین کہ حرم مین میان محمد سعید صاحب ومولوی بدرالاسلام صاحب برادرزادہ مولوی رحمت اللہ مرحوم اور حافظ احمد حسن صاحب برادرزادہ مولانا مرشدنا حاجی امداد اللہ صاحب ملے اور مجھکو مولوی رحمت اللہ کے مکان پر لیگئے اور وہین رات کو رکھا دوسرے دن طواف وداع کرکے حاجی صاحب سے نیاز حاصل کرتا ہوا جائے قیام پر آیا جب مین حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپ وضو سے فارغ ہوے تھے مجھے دیکھکر اوٹھے اور مصافحہ کے وقت بکمال محبت فرمانے لگے کہ اے ہمارے جہانیان جہان گشت اور میرے آنے پر تعجب کرکے فی الفور رخصت کیا اس عرصے مین جو مناجات خانہ کعبہ مین لکھی تھی وہ نذر ناظرین ہوتی ہے۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

آلہی پاک ہے تو جسم وجان سے
بنائے تو نے تارے چاند سورج
کری ہر اک کی آرایش زمین سے
کیا مخلوق مین انسان کو اشرف

خداوند ابری کون ومکان سے
زمین کو زیب بخشی آسمان سے
چمن کی گل سے گل کی بوستان سے
کیا انسان کو اشرف زبان سے

وطن سے شوق تیرا مصر لایا — کشش لائی تری مجکو وہان سے

یہ خواہش تھی کہ در سے سر کو گردان — ملون آنکھون کو تیری آستان سے

ہوا حاضر ترے در پر جو آیا — کدھر کو جاؤن مین یارب یہان سے

خداوندا مین تھا اک قطرۂ آب — کیا انسان لطفِ بیکران سے

بنایا جسم اور اعضا و ارکان — مشرف پھر کیا روحِ روان سے

بنائے ہاتھ پاؤن کان اور آنکھ — عنایت تیری افزون ہی بیان سے

دیا پھر عقل و علم و ہوش و تمیز — کرون مین شکر کس کس کا زبان سے

زن و فرزند و جاہ و ملک و دولت — ترا صدقہ ہے مین لایا کہان سے

مین کیا ہون اور کیا میری حقیقت — کرون مین شکر تیرا کس زبان سے

خداوندا یہ تجھ سے التجا ہے — سبک کر دے مجھے بارِ گران سے

بجز تیرے کہون مین کس سے جا کر — تو ہی واقف ہے اس دردِ نہان سے

عطا کر اونکو علم و فضل و دولت — جہالت دور کر ہندوستان سے

ترقی کر گئین دنیا کی قومین — فضیلت مین کہان پہونچین کہان سے

جو آگے تھے وہ ہین اب سب سے پیچھے — پڑے غربت مین بچھڑے کاروان سے

بہت غفلت مین ہین ہشیار کر دے — جگا دے اونکو اب خوابِ گران سے

پھلین پھولین یہ گل بوٹے ہمیشہ — رہین محفوظ یہ بادِ خزان سے

مین اپنے ملک کا ہونگا بھی خواہ — مجھے کیا کام ہے سارے جہان سے

الٰہی پھر تو پہونچا دے مع الخیر — وہین پھر مجھکو تو لایا جہان سے

رہِ گم کردہ مین بھولا ہوا ہون — ملا دے مجھکو بچھڑے کاروان سے

نثر

الغرض مکہ شریف سے روانہ ہوکر جدہ کے قریب ایک موضع مسمی ازلہ
مین بسبب فہمایش شیخ احمد بسونی کے قیام کیا - اسواسطے کہ جدہ مین
بھی وبا کی کثرت تھی - یہان معلوم ہوا کہ یورپ و مصر کے جانے والونکو
کوہ طور پر سترہ دن کا قرنطینہ بھگتنا ہوگا اس لیے مدت معینہ تک وہین قیام
کیا کہ بعد انقضای مدت معلومہ روانہ یورپ ہوجاؤنگا - جب سترہ دن گذر چکے
تو معلوم ہوا کہ وہان بسبب وبا - قافلون کے اسی قدر قرنطینہ اور ہوگیا -
مجبور یہ صلاح ٹھہری کہ یہان سے عدن جائیے وہان سے میل ولایت پر
سوار ہوکر روانہ منزل مقصود ہوجیے - مجبور عدن آیا یہان چودہ روز کا
مسافران حجاج پر قرنطینہ تھا پھر یہ تجویز ہوئی کہ بمبئی چلنا چاہیے وہان سے
شکست و ریخت کی درستی کرکے سیدھے مارسیل کو چلدیجیے قصہ کوتاہ بمبئی آیا
یہان بسبب دریافت چند حالات مشوش وطن کے لوٹنے کا اتفاق ہوا
کہ اثنا راہ بھوپال مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سے ملاقات کرکے
ایک دو روز وطن مین قیام کرکے بمبئی مین ہفتہ کے پیو کمپنی کے اسٹیمر مین
کہ جسکی روانگی مین پانچ چھہ روز کا وقفہ تھا سوار ہوکر روانہ یورپ ہوجاونگا
جب بھوپال مین پہونچا تو ٹرین مین معلوم ہوا کہ صاحب ایجنٹ بہادر
واسطے تبدیل آب و ہوا کے مع اہل و عیال پیچہ منٹر ہی آج ہی تشریف لیگئے
ہین بذریعۂ تار اپنی واپسی کی اطلاع دیکر باسودہ آیا تھوڑے دن کے بعد
بذریعۂ وکیل اپنی روانگی کی اطلاع دی جواباً تحریر آئی کہ آپکا ابھی جانا نہین

ہوسکتا اسلیے کہ ہین آپکی تشریف آوری کی اطلاع گورنمنٹ مین دیچکا ہون اب اجازت تازہ ہونا ضرور ہی آپ بذریعہ خریطہ تحریر پیش کرین تو سکتے ہو جواب مین فرمایا کہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر چاہتے ہین کہ مجھ سے ملکر جاوین - اور جناب ممدوح تھوڑے عرصے مین اوس ضلع مین بسبیل دورہ تشریف لانیوالے ہین اس قیل و قال مین عرصہ قریب تین چار مہینے کے گذر گیا غرض بمشکل اجازت حاصل کرکے بمبئی سے جہاز فرنساوی یہ کمپنی رپ تینون پر سوار ہو کر پھر روانہ منزل مقصود ہوا اور واسطے سیاق کلام کے حسب خواہش احباب مختصر حال نظم مین شروع کرتا ہون منہ التوفیق

نظم

لکھا اب پھر نظم مین کچھ حال اسکا
کہ گذری کیفیت کیا اس سفر مین

بنائی جدہ سے کوئی گذرگاہ
پس آیا ہند کو پھر لوٹ کر مین

مجھے تھا شوق از حد اندلس کا
بھرا تھا اسکا سودا میرے سر مین

نچھوڑا شوق نے اوسکا یہ مجکو
ہوا اسرگرم پھر عزم سفر مین

چلا جب ہند سے مین سوئے یورپ
بجز پانی نہ آیا کچھ نظر مین

بحمد اللہ کہ پہونچا مارسیلز
کہان سے لوٹ کر آیا کدھر مین

وہان سے پھر مین پہونچا قرطبہ کو
بھرا تھا جسکی خاطر دربدر مین

بر آئی آرزو اب دلکی میرے
کرون بس شکر خالق کسقدر مین

لکھونگا حال سارا گھر پہ جاکر
ابھی تو ہونگا سرگرم سفر مین

رئیس ایسی غزل کہہ اس زمین مین | کہ مضمون جسکا ہووے کل سفر مین

غزل دیگر

گذاری عمر گو ساری سفر مین | گذرتی ہے بس اپنی رہگذر مین
ہزارون شہر دیکھے لاکھون قریے | پھرا ہون ایک مدت بحر و بر مین
ہزارون دشت و وادی چھان ڈالے | سمایا ہے یہ سودا اپنے سر مین
نہ نکلا تیسرا پھر دشت پیما | ہمین دو ہین اودھر مجنون ادھر مین

سفرنامہ

بندر سویز تک تو کوئی واقعہ ایسا وقوع مین نہین آیا جو قابل تحریر ہوتا ایک دن ایک پرند جانور شکاری جہاز کے مستول پر آبیٹھا اور تھوڑے عرصہ مین شکار کر لایا ہر چند معلم نے ہوائی بندوقین سر کین لیکن کچھ کارگر نہ ہوئین تھوڑی دیر بیٹھکر اوڑ گیا کچھ وقفہ کے بعد اور شکار کر لایا اور ابکی مرتبہ وہ آکر کپتان کی چھتری کے کنارے بیٹھ گیا میرے آدمی نے معلم کو بتایا کہ یہ بیٹھا ہی معلم نے نیچے نیچے جاکر اوسے پکڑ لیا پنجہ مین شکار تھا دیکھا تو بحری تھی۔ اب معلوم ہوا کہ یہ اسم بامسمے ہی واقعی اور جانور شکاری بری ہین اور یہ بحری ہی۔ پورٹ سعید پہونچے روشنی نہر مین سابق دستور تھی۔ لیکن بہ نسبت سابق نہر چوڑی کی گئی ہے اور کمر کمر گشتہ سنگی دونون طرف بنایا ہی۔ اور شاید اسمعیلیہ سے پورٹ سعید تک ریلوے کی مٹی ڈالی ہے

کہین کہین انجن بھی سامان لیجاتا ہو آگے کی بہ نسبت آبادی بھی نصف
ہوگئی۔ وہان سے آٹھ بجے شب کو روانہ ہوے دوسرے دن وقت غروب
کے جزیرہ ڈائمینکو ملا۔ یہین سے جہاز برنڈزی کو جاتا ہی پھر چوتھے دن اٹلی
کے پہاڑ دس بجے دن سے ملنا شروع ہوے چار بجے بندر ملٹیہ اٹلی ملا اور
اوسکے مقابل جزیرہ سسلی کے پہاڑونکی قطار نظر آنے لگی اور تیسرے پہر
پہاڑ عظیم الشان آتش فشان نظر آیا۔ بعض کہتے تھے دھوان ہی۔ بعض ابر
بتاتے تھے ہمیشہ وہ آتش فشان نہین رہتا۔ قریب ۶ بجے کے سینا بندر
سسلی ملا۔ آدھی رات تک دونون طرف کی روشنی کی ایک کیفیت رہی
اسلیے کہ دونون طرف کے پہاڑون کے نیچے تمام مکانات ہی بنے تھے
اور دونون طرف کے کنارے نزدیک تھے دوسرے روز کچھ نظر نہ آیا۔
تیسرے روز جانب چپ سارڈینیا علاقہ اٹلی دیکھا پھر دن کو پہاڑون کا
سلسلہ نظر آیا اور جانب راست جزیرہ کورسکہ کے پہاڑ علاقہ فرانس نظر آئے جب
ہم اٹلی کے قریب آئے تو ہوا و سردی اور بارش کی شدت رہی اور جہاز
ہمارا غرب سے شمال کیطرف لوٹا پھر ہم بتاریخ ۳۱۔ نومبر داخل بندر مارسیلز ہوے
مارسیل نہایت نفیس بندر ہی اور مکانات مثل پیرس کے ہین چار لاکھ آدمی کی
آبادی ہی ہر کمالے را زوالے یہ ایسا جملہ جامع اور مانع ہی کہ وجود
اسکا ہر شے مین پایا جاتا ہی کوئی مذہب اور مشرب اور ملت دنیا مین ایسا
نہین جو اسکا مقر نہین ہزارون نظایر و امثال اور لاکھون دلائل اور
براہین اسکے ثبوت مین موجود ہین کوئی فرد ممکنات سے ایسی نہین جسمین

ترقی اور تنزل اور کمال و زوال نہو جدھر دیکھو یہی کیفیت ہے سب سے پہلے
ناظرین گلگشت چمن ہی کریں کہ ہرے ہرے پودون کا لہلہانا گلہاے
رنگ برنگ کا کھلنا باد بہاری کی تحریک سے ڈالیون کا مثل جوانان طناز کے
ہم آغوش ہونا - فوارون کا اوچھلنا بلبلون کی نغمہ سرائی طیور خوش الحان
کی زمزمہ آرائی اسباب ترقی نہین تو اور کیا ہین - اب ذرا ادھر دیکھیے ع
یہ چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا ؂ ایک آن مین باد خزان
نے اپنی ہیبت ناک آمد سے تختۂ گل کو کیا بلکہ کل کو درہم و برہم کر دیا جدھر
دیکھو اسباب بربادی موجود آثار خزان پیدا وہ غنچۂ گل جنکو دہان و رخسار
معشوق سے تشبیہ دیتے تھے پژمردہ ہو کر پت جھڑ پتون سے بدتر ہین - ہرے
بھرے اشجار سوکھ ساکھ کر کانٹا ہوگئے سبزہ کی جا خاک روشون پر موجود
اس کمال کا یہ زوال ہے جزر و مد دیکھو - چاند کا یہی حال ہے کہ چار دن کی
چاندنی پھر وہی اندھیری رات - دور کیون جاؤ اپنے ہی آپ مین بغور دیکھو
کہ بچپن سے جوانی تک کیا کیا کیفیت و عروج - ہر شے مین لذت - ہر چیز
مین مزہ - آنکھون کو عجائبات اقطار اور امصار کی سیر عجائبات مصنوعات
کی کیفیت - کانون کو سماع اور پند و نصائح سننے کا مزہ اور زبان کو لذائذ
اور تنعمات چکھنے کا ذائقہ اور تقریر دلپذیر و خوش بیانی مزید برآن ہے
عقل کو ادراک کلیات اور جزئیات اور حقیقت اشیا کے دریافت کا مادہ
ملتفی زندگی کے ترقی کے پہاڑ کی چوٹی ہے - اب اسباب تنزل لیجیے تھوڑے
عرصے مین نہ وہ بصارت کا پتا نہ سماعت کا نام - زبان کو لکنت ہاتھ پاون

ہین رعشہ۔ ہوش گم۔ حواس بلا روح ملی خاک ہین خاکساری ہماری ہی ٭
یہ زوال جسمی ہی ذرا اگر باعتبار اقبال دیکھو تب بھی ہزارون ایسے نامی گرامی گذرے
ہین کہ جنکے قصون سے ہزارون کتب مملو ہین۔ چنگیز خان ہلاکو۔ سکندر۔ نپولین
ہمارے اثبات دعوی کو کیا کم ہین۔ یہ تذکرہ کمال شخصی کا ہی اب جنسی اور قومی
لیجیے۔ مغلون کی گردی۔ چنگیز خانی۔ مذہبی ہنگامے ہندوستان اور پھر مسلمانو
کا کمال وزوال اہل عبرت کے ملاحظہ کو کیا کم ہے اسیطرح ملک اسپین میں اہل اسلام
کا ترقی کرنا کمال پر پہونچنا اور بعد مرور دہور یکایک ایسا معرض زوال مین آنا
کہ جسکا صفحہ ہستی پر وجود کیا نام ونشان ہی باقی نرہے یہ ایک ایسا واقعہ ہوکر رہا
عبرت افزا ہی کہ نظیر اسکا بجز اسی کے دوسرا نہ پائیے گا ہرچند کہ عادت الٰہی اسیطرح
جاری رہی کہ کل من علیہا فان لیکن اگر بنظر غور اور بچشم امعان دیکھو تو
واقعات چنگیزیہ۔ وتیموریہ۔ اور نادریہ۔ اور نپولین گردی۔ اور ہنگامہ
قتل وغارت مقتول وغیرہ وغیرہ اسکے ایک شمہ بھی نہین اسلیے کہ جہان جہان
موقع ایسے واقعات ظالمانہ کا ہوا ہی۔ گو کیسی ہی شدت ہو لیکن ان مقتول
مظلومونکی نسل اور باقی اقوام کی اولاد و آثار باقی رہجاتے ہین بخلاف اندلس و
اسپین کہ یہان زن ومرد ادھیڑ جوان کسیکو بھی زندہ نہ چھوڑا ۔
کیا آتش جور وجفانے بھسم ٭ وہ آگ رہی نہ دھوان ہی رہا ٭ نہ مکین ہی
رہے نہ مکان ہی رہا نہ کسیکا نام ونشان ہی رہا رہے نام اللہ کا
باوجودیکہ لاکھون کیا کروڑون اہل اسلام اور اقوام مختلفہ آٹھ سو برس تک
سکونت پذیر رہین۔ اور علم وفضل کا یہ حال کہ اقوام یورپ کہ جنسے آج ہمکو

تہذیب حاصل کرنا فخر ہی وہان زانوی ادب تہ کرتے تھے فقط خلیفہ عبدالرحمن الناصر کے کتب خانہ مین چار لاکھ کتابین علوم مختلفہ کی تھین لطف یہ ہی کہ بہت لوگ ہین جنکو واقعات کی خبر نہین اسلیے راقم آثم سب سے پہلے واقعات تاریخ کو مجملا ابو الفدا و تاریخ اندلس اردو۔ طبقات اندلس۔ و تذکرۃ الکرام تاریخ عرب الاسلام وغیرہ وغیرہ سے واسطے درک حال اور سیاق کلام کے گذارش کرتا ہی

تاریخ اندلس

اسپین مین مسلمان ۔کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہی کہ کسی شہنشاہ نے عرب پر حکومت بالاستقلال کی ہو۔ ہرچند کہ سکندر اعظم نے مغرور عربون کے زیر کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن موت نے فرصت ندی اونکے سرحدی شہرون مین قیصران روم سے اظہار اطاعت کا شاید کیا ہو۔ اور اون لوگون نے اطراف واکناف عرب پر حملے بھی شاید کیے ہون۔ مگر اونکے ریگستانون کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکے۔ ساتوین صدی مسیح تک اونکا تعلق دنیا سے علیحدہ ہی رہا۔ مگر دفعتا اہل عرب نے ایک نیا ٹھاٹ ایسا بدلا کہ مشرق سے مغرب تک اولٹ دیا۔ اور یہ کایا پلٹ دنیا کا ایک موحد من اللہ نے کردیا جنکا نام پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساتوین صدی مسیح کے شروع مین اسلام کے وعظ نے دنیا مین انقلاب پیدا کر دیا اور توحید کی روشنی آن واحد مین

شرق سے غرب تک پھیل گئی - اور سچی تعلیم نے تسخیر قلوب مین کامل اثر بخشا اور وفات سے پہلے پہلے تمام عرب مین قابض ہو گئے جسکی حکومت کسی شہنشاہ کو نصیب نہ ہوئی تھی - بعد آنحضرت صلعم کے خلفاء راشدین رضہ کے زمانہ مین اسلامی فوجون نے فارس - مصر - شمالی افریقیہ - بربر کوہ ہرقل کے مینار دن تک روندڈالا وسط ایشیا مین دریاے آکسس سے لیکر سواحل اوقیانوس تک موذنون کے نعرے سے تمام دشت وجبل گونجنے لگے - ہر چند بعض خلفا بنی امیہ و بنی عباس کے آپس کے جدال وقتال سے وہ ترقی روزافزون جیسی کہ چاہیے ظہور مین نہین آئی - لیکن پھر بھی کوئی ملک شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً انکے عہد مین ایسا نہ بچا تھا کہ جہان اسلام کا ظہور نہ ہوا ہو جسکا حال مختصر بکمال اختصار درج ذیل کرتے ہین -

نقشہ

نمبر	اسامی	تعداد قدامت سال	ماہ	دن	تعداد فتوحات	تعداد خلفاء اندلس
۱	معاویہ	۱۹	۵	۰		
۲	یزید	۳	۰	۷		
۳	معاویہ	۰	۰	۴۰		
۴	مروان	۱	۰	۵		
۵	عبدالملک	۲۱	۰	۰		
۶	سلیمان	۲	۰	۵		
۷	عمر	۲	۰	۵		
۸	ولید	۳	۰	۱		
۹	یزید	۴	۰	۱		
۱۰	ہشام	۱۹	۰	۸		
۱۱	ابراہیم	۵	۲	چند یوم		
۱۲	ولید ثانی	۱	۰	۳		
۱۳	مروان ثانی	۵	۰	۴		

اسپین کا قبل فتوحات اہل اسلام کے مختصر حال

اسپین سکندر اعظم کے عہد سے لیکر کئی سو برس تک قیاصرہ روم کا قبضہ زمانہ
گذشتہ مختونکی تکان رفع کرنے کے لیے یہ عیش و عشرت مین مشغول ہو تو خاص
اسپین مین یہ حالت ہوئی کہ فرقہ امرا لفنس پروری ولہو ولعب مین مستغرق
ہوے اب رہے عوام الناس اونمین یا تو غلام تھے یا بمنزلہ غلامون کے
یعنی موروثی کاشتکار جو نہ خود زمین سے بیدخل ہوتے تھے نہ اونکے کوئی زمین
چھوڑ سکتا تھا دولتمندون اور غلامون کے درمیان مین ایک متوسط
قوم تھی کہ جنکو اہل شہر نارومی کہتے تھے اونکی سب سے زیادہ کمبختی تھی ٹکس ادا
کرتی تھی خدمت یہ بجالاتی تھی فضول خرچیون کا بار انھین کی گردن پر تھا
جس قوم کا تمدن یہانتک خراب ہو۔ اونمین وہ اسباب الوالعزمی کہان
جو حملہ آور قوم کی تاب مقاومت لاسکے پس قوم گاتھ بلاتکلف اسپین مین
داخل ہوکر تمام شہرون اور قلعون پر قابض ہوگئی پھر بعد رومیون کے
قوم گاتھ نے حکومت کی آٹھوین صدی آغاز مین جسوقت مسلمانون نے
ملک افریقہ کو فتح کرکے اندلس کیطرف راس ہرقل کے رُخ کیا تو اوس وقت
مزارعان کی پہلی حکومت قیاصرہ سے بھی بدتر حالت تھی ملک مین نہایت
بدعملی غلام تو درکنار اگر کوئی زمیندار ہم پیشو نمین بلا اجازت شادی کرلیتا
تو اوسکے بال بچے مختلف زمیندارون مین تقسیم کردیے جاتے ـ غلامون
کی زندگی اسقدر تلخ تھی کہ جیتے جی اونکو شکل امید نظر نہین آتی تھی جسوقت

اسپین کی ملکداری کی یہ حالت تھی اوسوقت مسلمان افریقہ سے
اسکی حدود کی طرف بڑھے۔ اوسوقت مین رازرق نے شاہ ڈیزا کو تخت
اسپین سے اوتار کر خود عنان حکومت ہاتھ مین لی۔ کونٹ جولین کی لڑکی
کا واقعہ ورمسلمانونکا اسپین مین آنا! وجہ جولین کا دریردہ مسلمانونکو
مدد دینا سلطنت اسپین کی چھوٹی چھوٹی ریاستون مین یہ دستور تھا کہ ہر
شہزادہ اپنے بچون کو دربارشاہی مین اس غرض سے بھیجا کرتا تھا کہ آداب
دربار اور تربیت حاصل کرین چنانچہ کونٹ جولین گورنر سلوٹا یعنی
سوطا نے حسب دستور اپنی لڑکی فروزنڈا کو ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت مین بھیجا
کہ ملکہ کی کنیزکون مین تعلیم پاوے۔ لڑکی نہایت حسین تھی شاہ رازرق
نے اوس لڑکی کی بے عزتی کی۔ لڑکی نے تمام حال اپنی بیحرمتی کا جولین کو
لکھ بھیجا جولین نے یہ سنکر فورًا دربارشاہی کی طرف کوچ کیا اور وہان آکر
کسی طرح کا اظہار نہین کیا اور رازرق کو یقین کامل تھا کہ فروزنڈا نے ہرگز
افشاء راز نہین کیا ہوگا نہایت اعزاز سے پیش آیا اور ہر کام مین اوس سے
صلاح کا کار بند رہتا جولین مع اپنی لڑکی کے سوطا کو واپس گیا وقت
واپس جانے کے شاہ رازرق نے شکاری باز ونکی اس سے فرمایش کی
جولین نے جواب مین کہا کہ مین آپکو ایسے باز بھیجونگا جو آپ نے عمر بھر مین
نہ دیکھے ہونگے مراد اوس سے اہل عرب تھے جولین نے واپس ہوتے ہی
اوّل موسی ابن النصیر حاکم افریقہ سے ملاقات کی کہ جس سے کئی مرتبہ
لڑائی ہو چکی تھی۔ موسی ابن النصیر وہی شخص ہے جو بشیر ابن مروان

بکا وزیر عراق مین مقرر تھا اور حجاج نے اوسپر تغلب و تصرف بیت المال کی شکایت خلیفہ عبد الملک سے کرکے پچاس ہزار دینار اوسپر جرمانہ کرایا تھا اور عبد العزیز حاکم مصر اپنے پاس سے ادا کرکے اسکو اپنے ہمراہ مصر لایا اور حاکم افریقیہ کیا اوس وقت موسی کی عمر ساٹھ برس کی تھی اسکے تین بیٹے تھے عبد العزیز مروان و عبد العلا موسی جب افریقیہ کے لشکر مین آیا تو لشکر کی نہایت تالیف قلوب کی پہلے اسنے مشرقی افریقیہ کو جسمین طونس اور الجیرس ہی بربرے الجیرس تک فتح کرکے جبل اطلس تک اپنا قبضہ کیا۔ جب خلیفہ عبد الملک کو اوسکی فتوحات کا بذریعہ عبد العزیز حاکم مصر کے حال معلوم ہوا تو اوسنے دو لاکھ دینار کا وظیفہ خاص موسی کے لیے اور ایک ایک لاکھ کا وظیفہ اوسکے بیٹون کا مقرر کیا اور پانچہزار آدمی کے تین تین اشرفی سالانہ مقرر کیا مزید بران جرمانہ معاف اور اسنے قوم بربر سے کہ اصل مین اولاد عرب سے تھی باہمی رشتہ داری قائم کردی اسکا یہ اثر ہوا کہ ہزارون نے بلا جبر اسلام قبول کیا اور داخل لشکر اسلام ہوے اب موسی کا حوصلہ فتوحات بری پر منحصر نہ رہا بلکہ اوسکی خواہش ہوئی کہ بحری فتوحات بھی حاصل کرون اور اسنے پہلے پہل کارخانہ یعنی طونس مین گودی کشتیونکی ۸۴ ہجری مطابق ۷۰۳ء مین طیار کرائی جب وہ طیار ہوگئی تو سب سامان بحری مہیا کیا اور ایک بیڑہ جہازات جزیرہ سرادیہ یعنی سارڈینیہ اور جزیرہ سقالیہ یعنی سسلی کو روانہ کیا اور اونکو فتح کرکے بہت سا مال غنیمت حاصل کرکے لائے پھر اوسنے خشکی کی طرف منہ پھیرا یہانتک کہ اسکے فتوحات نے قلعہ مراکو اور سس اقصیٰ

تک کہ لب ساحل اٹلانٹک کیوشن یعنی بحر اوقیانوس تک ہی حکومت
قایم کی - موسیٰ خونخوار حملہ آور نہ تھا بلکہ جن ملکونکو اوسنے بزور تلوار فتح کیا
آخر مثل باپ کے اوسکا حامی ہوگیا - باشندون کو اسلام تعلیم کیا یعنی
کوڈاکوؤن سے بچایا - پھر اوسنے تھوڑے عرصے مین ٹنگٹن ٹنگ نامہ
مین افریقہ فرنگستان کو لے لیا - شہر قیوطہ اور طنجرس یعنی تانجیر کو فتح کیا
پہلے یہان قوم بربرا کا قبضہ تھا - پھر قوم وندلز کے قبضہ مین آیا اوسکے بعد
قوم غاطہ یعنی گاتھ جو مقابل اسپانیہ کے کنارے پر قابض تھی اوسمین سے
اوسکا حاکم کوئینٹ جولین کا اوسپر قبضہ تھا اور وہ شکست کھاکر شہر قیوطہ
مین قلعہ بند ہوا - موسیٰ اب قیوطہ پر بڑھا لیکن بڑے نقصان کے ساتھ
پس پا ہوکے قیروان دار الحکومت افریقہ مین واپس آیا اور طارق امیر لشکر
اور اپنے بیٹے مروان کو وہین چھوڑ آیا - جنھون نے اطراف کے ملک کو ویرا
کر ڈالا اس عرصہ مین جولین نے تنگ آکر موسیٰ سے صلح کے لیے استدعا کی اور
اوس سے کہا کہ آج سے میرے اور تمھارے لڑائی کا خاتمہ ہے اب سے
مین اور تم دلی دوست ہوے - اب صرف تمھارے جانیکی دیر ہے اور
اسپین کے فتح مین دیر نہین تمھارے جانیکا مین خود راستہ بتلاؤنگا مگر
چونکہ عربی دانا ایک دور اندیش تھا اوسنے خلیفہ دمشق ہشام سے استمزاج
کیا اور پانسو آدمیونکی ایک چھوٹی سی جمعیت بسرداری طارق سواحل
اندلس پہ لوٹ مار کرنیکے لیے روانہ کی کہ حملہ کرکے چلے آوین یہ واقعہ
۷۱۰ء کا ہے طارق اپنی اس خدمت کو پوری طرح انجام دیکر ماہ جولائی

مین واپس آیا ۷۱۱ئہ ء مین جب موسیٰ کو یہ معلوم ہوا کہ شاہ رازرق ازراہ
شمالی قوم باسکش کی بغاوت فرو کر رہا ہے تو وقت کو غنیمت جانکر سات ہزار
آدمیون کی ایک مختصر جمعیت جنمین اکثر مور یعنی باشندگان بربر بھی تھے بسرداری
طارق روانہ کی طارق اوّل اوس لائنز راک قلتہ الاسد پر اوترا
جو آجتک اوسکے نام سے جبل طارق مشہور ہے جسے انگلش جبرالٹر کہتے ہین
اور یہان سے بعد فتح قرطبیہ اندرونی حصون کیطرف بڑھا جب شاہ رازرق
کو یہ معلوم ہوا تو مع قوم گاتھ کا ٹڈی دل لیکر مقابلے کو آیا دونون فوجین
وادی بیکا کے کنارے پر مقابل ہوئین اسپین مین جو فسانہ عجیب کیفیت
رازرق کی بابت وعوام الناس تھی اوسکو مختصر ہمنے آئینہ فرنگ مین درج
کردیا ہی اس جگہ پر ہم مفصل حال صاحب کارنامہ مور انگلش مورخ سے یہ
کیفیت نقل کرتے ہین ۔ راست و دروغ بگردن راوی واقعہ مذکور الصدر
سے پہلے ایکدن جب شاہ رازرق قدیم دارالخلافہ (ٹولیڈو) یعنی طلیطلہ
مین جشن نوروزی کر رہا تھا تو اچانک دو بوڑھے آدمی دربار مین داخل ہوے
یہ دونون پرانی وضع کے سفید جبّے پہنے ہوے تھے اونکے لمبے لمبے
خوشنما پٹکون پر منطقۃ البروج کی تصویرین منقش تھین جنمین بیشمار کنجیون کے
گچھے لٹک رہے تھے شاہ رازرق کے سامنے آکر بعد ادائے مراسم شاہانہ
اوُنھون نے اس طرح خطاب کیا ۔ اے بادشاہ قدیم زمانے مین جب شاہ
ہرقل نے سمندر کے کنارے پر وہ مینار نصب کیے جو آجتک اوسی کے نام
سے مشہور چلے آتے ہین تو اونکے ساتھ ایک نہایت عالیشان اور مضبوط

عمارت بشکل گنبد اس قدیم شہر کے حوالی مین بنوا کر اوسمین ایک طلسم رکھا اور اوسکو آہنی کواڑون اور چوکھٹ سے محفوظ کر کے اوسمین فولادی قفل ڈالدیے اور بنظر دوراندیشی و احتیاط یہ انتظام کیا کہ ہر نیا بادشاہ جو سریر آرائے مملکت ہو وہ اپنے نام کا علیحدہ قفل دروازے پر لگاوے باین خیال کہ پیش از وقت افشاء راز نہ ہو یہ پیشین گوئی کی کہ جو شخص مخفیات گنبد کو طشت از بام یا کم از کم اوسکو دریافت کرنے کی کوشش کریگا۔ وہ سخت مصائب و آفات مین مبتلا ہوگا چنانچہ ہمنے اور ہمارے بزرگون نے ہرقل کے زمانے سے لیکر اس وقت تک گنبد کی حفاظت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اور کبھی کسیکو دخل نہین دیا۔ اگرچہ بعض بادشاہون نے اسرار گنبد کے دریافت کرنیکی کوشش بھی کی۔ مگر اونکے اس ارادہ کا انجام یا موت یا کوئی آفت ناگہانی ہوئی۔ غرضکہ دروازے سے آگے قدم رکھنا آج تک کسیکو نصیب نہین ہوا اے بادشاہ اس وقت ہم حضور مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ آپ بھی اپنے نام کا ایک علیحدہ قفل لگاوین۔ یہ کہا اور سلام کر کے دونون رخصت ہوے۔ اودھر شاہ رازرق جب اس حیرت انگیز قصہ کو بغور سن چکا تو اوسکے دلمین دریافت راز کا شوق پیدا ہوا اور یہان تک کہ ہرچند اوسکے مشیرون اور بشپ نے (ایک مذہبی عہدہ) اوسکو متنبہ کیا اور کہا کہ آج تک گنبد کے اندر کوئی شخص زندہ داخل نہین ہوا حتی کہ قیصر اعظم بھی اس قسم کی جراءت نکر سکا کیونکہ تعاویم کہنہ مین بھی لکھا ہے کہ گنبد کا بھید کوئی دریافت نکرسکیگا مگر ایک بادشاہ جو اونکے سلسلہ مین اخیر ہوگا اور اوسکو بھی یہ امر

اوس وقت میسر ہوگا جبکہ ستون سلطنت مرکز ثقل سے ہل جاویگا جب باہمی نفاق اور بیوفائی اوسکی بیخ و بنیاد کو کھوکھلی کردینگے اور غضب الہی نازل ہوگا مگر شاہ رازرق ان تمام نصیحتوں کے برخلاف ایک روز بہت سے سوار اور پیادے اونکو جلو مین لیکر گنبد کیجانب روانہ ہوا یہ گنبد کئی چٹانوں کے بیچ مین ایک بلند قلہ کوہ پر واقع تھا اسکی دیواریں سنگ مرمر اور سنگ زبرجد سے بنائی گئی تھیں جنپر نہایت نازک اور دقیق نصیحت کندہ تھی اور جو اسقدر صاف شفاف تھیں کہ باوجود اس قدر پرانی ہونے کے آفتاب کی دست درازیوں کا کچھہ بھی اثر نہوا تھا گنبد کا دروازہ پورے پتھر سے تراش کر بنایا گیا تھا جسکے کواڑوں پر ہرقل سے لیکر ڈیزہ کے زمانے تک تمام شاہان سلف کے ہاتھہ کے بھاری بھاری قفل پڑے تھے دروازے کے دونوں جانب دو بوڑھے نون کھڑے تھے جو دربار مین حاضر ہوے تھے انھوں نے ہر چند شاہ رازرق کو منع کیا اور سخت مصیبت کی پیشین گوئی کی۔ لیکن جب اونکی کوئی نصیحت کارگر نہوئی تو ناچار وہ بھی کمربستہ ہوگئے اور شاہ رازرق کے جوان سپاہیوں کے ساتھہ تمام دن اون بھاری قفلوں کے کھولنے مین مصروف رہے بالآخر قریب غروب آفتاب تمام قفل کھل گئے اور بادشاہ مع ہمراہیوں کے دروازے کی جانب بڑھا اور کواڑ کھولکر اول ایک وسیع کمرے مین داخل ہوا۔ اس کمرے کی دوسری جانب ایک اور ایساہی دروازہ تھا جس سے پاس کے کمرے مین عنبر آستہ جاتا تھا اس دروازے کے سامنے اس طرف پیتل کی ایک بڑی ہی مہیب خوفناک مردانہ تصویر ایستادہ تھی اور ایک بھاری گرز ہاتھہ مین لیے دمبدم زمین پر

مارتی بھتی یہ دیکھکر تھوڑی دیر تک توشاہ رازرق خوف وحیرت مین غرق رہا لیکن جب اوسکے سینہ پر یہ فقرہ (مین اپنا فرض منصبی پورا کرتا ہون) کندہ دیکھا تو اوسکا حوصلہ بڑھا۔ اور اوسکو قسم دیکر کہا۔ مجکو گذر جانے دے میرا ہرگز یہ منشا نہین کہ اس گنبد کو ضرر پہونچاؤن یا اوسکے درپے تخریب ہون صرف راز دریافت کرنا چاہتا ہون یہ سنتے ہی طلسمی تصویر یک بیک گرز تھام خاموش کھڑی ہوگئی بادشاہ مع اعیان وارکین اوسکے نیچے سے گذر کر دوسرے کمرے مین داخل ہوا۔ اس کمرے کی دیوار وپر جابجا ہر قسم کے قیمتی پتھر نصب تھے اور عین وسط مین ہرقل کے ہاتھہ کی ایک میز بچھی تھی جسپر ایک صندوقچہ رکھا تھا صندوقچہ پر یہ عبارت کندہ تھی تمام مخفیات گنبد اس بکس مین ہین بجز اوسکے بادشاہ کے اسکو کھولنے کی اور کوئی جرات نکرسکیگا۔ لیکن ذرا اوسکو خبردار اور ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ اسیوقت اوسکو عجیب وغریب واقعات دکھلائی دینگے جو مرنے سے پہلے اوسے پیش آئینگے جب شاہ رازرق نے بکس کو کھولا تو بجز ایک چرمی وصلی کے جو دو مسی تختون کے بیچ مین محفوظ تھی اور کچھہ نہ نکلا وصلی پر گھوڑے سوار ونکی تصویرین بنی تھین جنکے چہرے نہایت خونخوار اور ہیبت ناک تھے اور جو بیش قبض سے مسلح تھے اور پیشانی صفحہ پر یہ عبارت لکھی تھی دیکھہ اے بداندیش اون لوگون کو جو تجھے سریر سلطنت سے نیچے گرائینگے اور تیرے ملک پر قبضہ کرینگے وصلی پر نظر ڈالنی تھی کہ شاہ رازرق اور اوسکے ہمراہیون نے دفعۃً میدان جنگ مین گیرو دار کا شور بلند ہوتے سُنا طلسمی گھوڑے

وصلی کے صفحہ پر یک بیک بادلون کی طرح حرکت کرنے لگے اور اوس نقشہ
مین ایک حقیقی میدان کارزار کا سمان بندھگیا۔ بدنصیب شاہ رازرق کی آنکھون کے
سامنے اوس عالم استعجاب و حیرت مین جانگزا واقعات پیش آنے لگے جو بالترتیب
ایک دوسرے کے بعد دکھلائی دیتے تھے اور نقش آب کیطرح مٹ جاتے تھے اور
جنسے اون آنے والے حادثون اور لڑائیون کے نتیجے دریافت ہوتے تھے
جو ابھی کسیکے وہم وگمان مین بھی نہین تھے۔ اوسنے دیکھا کہ سامنے ایک
میدان جنگ ہے جسمین مسیحی اور مسلمانون کے درمیان ایک سخت ہنگامہ
کارزار گرم ہے۔ غازی مردونکا جوش مین آکر جھپٹنا اور اپنے پاؤن سے مخالفین
کی لاشین روندنا۔ قرنا اور نرسنگھون کی آواز مہیب مجیرونکی جھنکار۔ اور صدہا
طبلات جنگ کا طوفان خیز شور سنائی دیا۔ تلوارین میانون سے نکلین گرز و تبر
بلند ہوئے۔ تیر سنسنا کر پیام اجل پہونچانے لگے۔ نیزے اور برچھیان
چارون طرف چمکنے لگین مسیحی میدان سے بھاگ نکلے۔ مسلمانون نے اونکا تعاقب
کیا اور شکست فاش دی۔ جھنڈا۔ جسپر کہ راس صلیب نصب تھا زمین پر گرگیا
اسپین کے نشان کا پھریرا پامال ہوگیا فتحمندون کے خوشی کے نعرون
مصیبت زدون کے غیظ وغضب کی چیخون۔ قریب المرگ زخمیون کی آہ و
زاری نے تمام ہوا کو گونجنے لگی ہزیمت خوردہ سپاہیون مین جو تہ و بالا ہوکر
ادھر اودھر بھاگے جاتے تھے شاہ رازرق کی نظر ایک اچانک جوانمرد
سپاہی پر پڑی جو شاہی تاج پہنے اور پشت پھیرے ہوئے تھا مگر دور سے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ اوسکے اسلحہ اور لباس خاص شاہ رازرق کے سے ہین ایک سفید

گھوڑے پر سوار ہی جو ٹھیک ٹھیک ویسا ہی جیسا کہ اوسکی لڑائی کا گھوڑا - اور بلبلا
عین ہنگامہ مین وہ جوان گھوڑے سے نیچے گرا اور پھر کہین اوسکا - پتہ نشان
نہ معلوم ہوا - اور بلبلا دیوانہ وار خالی پشت چارون طرف بھاگا پھرتا تھا یہ
دیکھکر شاہ رازرق اور اوسکے ہمراہی اوس طلسمی گنبد سے حواس باختہ ہوکر بھاگے
مگر اس سے پہلے ہی وہ ہبیل کی تصویر غائب ہو گئی تھی دو نون بوڑھے دارو غہ
کے سامنے مرے پڑے تھے اور علاوہ بے شمار غیبی آفات کے ایک یہ بھی ہوا
کہ گنبد مین فورًا اوس وقت آگ کے شعلے بلند ہو گئے ہر ایک پتھر جلکر خاک
سیاہ ہو گیا اور بیان کیا جاتا ہی کہ جس جس جگہ زمین پر یہ خاکستر ہوا مین اوڑکر
گری وہین ایک قطرہ خون پیدا ہو گیا متوسط زمانہ مین اسپین اور عرب دونون
ملکون کے مورخون نے اس قسم کے حیرت انگیز اور بعید از قیاس واقعات نہایت
خوشی سے قلمبند کیے ہین اور جو جو نیک و بد شگون طرفین کو لڑائی سے پہلے پیش آئی
اونسے اونکے حزن و مسرت کا خوب اندازہ ہوتا ہی اسی طرح بیان کیا جاتا ہے
کہ رسول عربی بنفس نفیس طارق کے پاس تشریف لائے اور اوسکو تسکین دیکر کہا
طارق - لڑو اور فتح کرو - فریقین جو وادی بست کے قریب ایک دوسرے
کے مقابلے پر تل رہے تھے اونکے خواب و خیالات خواہ کچھ ہی ہون ہمکو حیثیت
تاریخ نویسی اونسے بحث نہین مگر لڑائیو نکا جو نتیجہ ہوا اوسمین امکان شک نہین
ہو سکتا - اگرچہ بعد مین طارق کے پاس پانچہزار بربری سپاہیون کی کمک اور
پہونچ گئی تھی مگر تاہم کل فوج بارہ ہزار سے تو کسی صورت مین زیادہ نہ تھی حالانکہ شاہ رازرق
کے پاس اوس سے چھ گنی فوج مسلح تیار تھی مگر اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے

کہ حملہ آور دہ بہادر اور جری سپاہی تھے جنکے مایۂ خمیر مین شجاعت اور جنگجوئی
تھی اور مزید برین اس موقع پر ایک نامور صف شکن کے زیر کمان تھی ادھر
اونکے مقابل کون تھے اونہین حلقہ بگوش۔ یا بمنزلہ حلقہ بگوش مزارعونکی
ٹوٹی ہوئی جمعیت جو تمام ملک کا ظلم سہتی سہتی تنگ آگئی اور جنکے سپہ سالارون
مین وہ دغاباز سردار جو ہمیشہ سے شاہ ڈونرا کے طرفدار اور رشتہ دار تھے
موجود تھے مگر حقیقت مین اونکا دلی منشا یہی تھا کہ جس طرح ہو اوسکو بیچ میدان
مین تنہا چھوڑ کر دشمن سے جا ملین اور لڑائی کا فیصلہ اوسی کے حق مین کر دین ان
بدنصیبونکو اپنے پیارے وطن اور ہم وطنون کے ساتھ دغابازی کرنیکا خیال
بھی نہ تھا بلکہ وہ تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ حملہ آورون کو صرف غنیمت کی حرص یہان تک
کھینچ لائی ہے چنانچہ جب لوٹ کے مال و دولت سے ہاتھ رنگ چکینگے تو اپنے
ملک کو واپس چلے جائینگے اور اسیطرح شاہ ڈونرا کا خاندان پھر تخت اسپین پر برقرار
ہوجائیگا محض اس امید پر اونھون نے دشمن کی مساعدت کی تھی جس سے ملک
اسپین آخر کار آٹھ متواتر صدیون کے لیے مسلمانون کی حکومت مین آگیا جب
مسلمانون نے حریف کے ٹڈی دل فوج کو اپنے مقابلے پر صف آرا دیکھا اور شاہ رازرق
جو ایک جگمگاتی ہوئی چتر کے سایہ مین شاہانہ لباس اور اسلحہ زیب تن کیے نہایت
کر و فر سے بیٹھا تھا نظر ڈالی تو ذرا دل شکستہ ہوگئے مگر شیر دل طارق فوراً آگے
بڑھکر للکارا کہ خبردار اے دلاوران عرب اے ہنر یان اسلام دیکھتے ہو کہ تمہارے
آگے دشمن اور پیچھے سمندر ہے برب کعبہ اگر مفر ہے تو صرف اسپین۔ کہ بگوش شنیدہ جا بمنزل
زبان نیو شنیدہ۔ ہاشمی تلوار کے جوہر دکھلانے کا آج ہی تو دن ہے یہ سنتے ہی

عربون کے حوصلے بڑہے اور سب یکدل یکزبان ہوکر چلائے کہ اے طارق ہم
ہرطرح طیار ہین اور جہان تم جاہو چلو تمھارے ساتھہ چلنے کو موجود ہین یہ کہا اور
فورًا اپنے سرداروں کے ساتھہ دشمن کی صفون مین گھس گئے آٹھہ روز تک برابر لڑائی کا
بازار گرم رہا اور نقد جانفروشی ہوتی رہی اس موقع پر فریقین نے اپنی اپنی فوج کے
اوٹھتے ہوے جوش اور دل توڑ جانبازیان نہایت ولولہ انگیز زبان مین بیان
کی ہین اور قابل دید ہین شاہ رازرق نے متواتر اپنی فوج کی صف بندی کی مگر
افسوس شاہ ڈونزا کے رشتہ دارون نے بیچ میدان مین ساتھہ چھوڑکر جنگ کو
دم کی دم مین ایک عبرت انگیز وحیرت خیز سین کردیا - رازرق ہزیمت خوردہ
لشکر کو چھوڑکے تنہا ایک طرف کو چلدیا مگر نہ معلوم کہ شاہ رازرق کہان گیا - اور
اوسکا کیا انجام ہوا آج تک نہین معلوم مگر دوسرے دن صرف اوسکے جوتے
اور گھوڑا دریاے بست کے کنارے ملا شاید دریا مین ڈوب مرا - مگر اہل اسپین کا
یہ عقیدہ ہے کہ وہ ابتک زندہ ہے اور پھر آئیگا اس بڑی فتح کے بعد موسی گورنر
افریقہ نے ایک تہنیت نامہ مع مفصل روئداد جنگ بحضور خلیفہ ولید بلاغ کیا
اسمین کچھہ شک نہین کہ وادی بست کی فتح نے کل اسپین کی حکومت مسلمانون
کے ہاتھہ مین دیدی طارق اور اوسکے دلاور جوانون نے کل جزیرہ کو فتح کرلیا
اس اثنا مین موسی گورنر افریقہ کو طارق پر رشک پیدا ہوا اور اوسے آگے بڑھنے
سے منع کیا مگر طارق کب مانتا تھا اوسنے المغیث کو سات سو آدمی کا ایک
دستہ دیکر قرطبہ کے محاصرے کے لیے روانہ کیا اور وہان پہونچکر دن تو
ادھر اودھر درختون کے آڑ مین کاٹا قریب شام کے جب حوالی شہر مین

پہونچا تو ایک چرواہے سے معلوم ہوا کہ شہر کی کسی فصیل مین ایک
شگاف ہے۔ اوسکی تلاش مین جب قریب دیوار کے پہونچے تو فصیل
سے ملا ہوا ایک انجیر کا درخت تھا ایک جوان نہایت چالاکی سے
اوس درخت پر چڑھ گیا اور وہان سے فصیل پر پھاند کر اپنا عمامہ
نیچے لٹکا دیا۔ اور اس عجیب کمند کے ذریعے سے اپنے کئی ساتھیون کو
لیکر دروازہ شہر پناہ کھول دیا اور بات کی بات مین شہر فتح ہو گیا۔
وہان کے کچھ لوگ ایک کوئینٹ یعنی خانقاہ مین محصور ہو کر تین ماہ تک
لڑا کیے پھر آخر مطیع ہو گئے شہر خالی ہو گیا اور یہودی تمام لڑائی مین
مسلمانون کے اوّل سے آخر تک خیر خواہ رہے چنانچہ جن جن ملکون پر
مسلمانون نے فوج کشی کی یہودی اور پارسی اونکے شریک حال رہے
طارق مظفر و منصور قدم بڑھائے چلا گیا بے روک ٹوک آر کے ڈونا پر قابض
ہو گیا تمام باشندے کوہستان مین بھاگ کر جا چھپے۔ مالاگا پر بھی قبضہ ہو گیا
اور الویرا پر جو غرناطہ کے قریب ہے حملہ کر کے لے لیا صرف مرشیہ کے
کوہستانی درے کچھ عرصہ تک تدمیر کی بہادری اور تدبیر سے محفوظ رہے
مورخ لکھتا ہے کہ جب تدمیر کی کل فوج قتل ہو گئی فقط یہ اور اسکا غلام
بچ گیا اوس وقت بھاگ کر مرشیہ مین حصار بند ہوا اور مسلمانون نے
شہر و قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ تدمیر نے جب دیکھا کہ کوئی مرد جوان باقی نہین ہے
بجز عورتون کے تو اسنے کل عورتون کو لباس مردانہ پہنا کر فصیل اور برجون پر
متعین کر دیا اور خود مع غلام کے گورنر مغیث کے پاس جا کر پیغام صلح کیا۔

مغیث نے منظور کیا جب عہدنامہ پر دستخط ہوچکے اور بموجب معاہدہ کے دروازے
شہر کا کھول کر سب اہل شہر مع مال متاع کے باہر نکل آئے اور سوائے بجز عورتون
کے کوئی مرد نہ تھا المغیث تھیوڈمیر کی دلیرانہ اور دانشمندانہ حکمت پر ششدر
ہوگیا اور نہایت خوش ہوا کہ اوسکو صوبہ مرشیہ کا گورنر کر دیا جو آج تک اوسکے
نام سے تھودمیر کی سرزمین یاد کیا جاتا ہے القصہ طارق بعد فتوحات مذکورہ کے بڑھتے
بڑھتے ٹولیڈو یعنی طلیطلہ دارالسلطنت گاتھ تک پہونچ گیا اور وہان بھی کسی سردار
گاتھ کا پتہ نہ لگا اور اوسکو بھی معلوم ہوا کہ سرداران گاتھ کوہستان آسٹریا
مین پناہ گزین ہوئے ہین صرف بعض اشخاص کونٹ جولین اور شاہ ڈونزا کے
رشتہ دار رہ گئے جنکو حسب وعدہ اعلے اعلے عہدے دیے گئے جب کوئی مزاحمت
کرنے والا نہ رہا تو مسلمانون کا قدم اوس ملک مین جم گیا جب موسی نے طارق
کی متواتر کامیابی کا حال سنا تو سنہ ۷۱۲ء موسم گرما مین مع اٹھارہ ہزار سپاہ کے
دریا سٹریٹ کو عبور کرکے - کارمونا - سیوائیل - اور میرٹیڈا فتح کرتا ہوا ٹولیڈو
کیطرف بڑھا - طارق نے جب موسی کی خبر سنی تو ٹولیڈو سے استقبال کو گیا -
موسی نے اوسکے ایک چابک مارا کہ باوجود ممانعت کے تو آگے کیون بڑھ گیا
اور کہا کہ تجھ سا سخت گیر اور تیز مزاج شخص ہرگز اس قابل نہین کہ اس قدر مسلمانون
کی حفاظت سپرد کیجاوے اوسکو قید کر دیا - جب اس حاسدانہ تظلم کی خبر ولید تک پہونچی
تو اوسنے ناراض ہوکر موسی کو دمشق بلا لیا اور طارق کو پھر اوس جگہ بحال کر دیا
پھر دوسرے سنہ ۷۱۹ء مین ایک عربی سپہ سالار نے گال کے جنوبی حصے پر جو
سپٹی مونیا مشہور تھا اور کرکاسون اور تربون پر قابض ہوگیا اور نہر گندی

اور ایکوٹی ٹیٹنا پر حملہ کرنا شروع کردیا۔ لیکن ۷۳۲ء عیسوی مسلمانون نے شہر ٹور نو
مین ایوڈ یوک کو شکست فاش دی تاہم مسلمانون کے عزم مین کچھہ فرق نہین
آیا اور تھوڑے عرصے مین ہیون کو تاخت و تاراج کرڈالا اور قوم سے بھی خراج لیا
۷۳۴ء مین ایوگنن پر قبضہ کرلیا۔ صوبہ ناربون کے جدید گورنر عبدالرحمن نے
تمام گال کے فتح کا ارادہ کیا۔ اور دریاے گارزو کے کنارے۔ ایوڈیوک کو شکست
فاش دی یہان سے منظفر و منصور تور کیطرف بڑھا اودھر چارلس جو فرانس کا
اصلی بادشاہ تھا استقبال کو بڑھا جہان اسکے سینٹ مارٹن کے خزانے کا
پتہ لگا تھا۔ کواکٹرا اور ٹورز کے درمیان دونون فوجون کا مقابلہ ہوا
چھہ دن تو چھوٹی چھوٹی لڑائی مابین ہوا کین ۔ ساتوین دن تمام بازار
جان نثاری و جانفروشی گرم ہوا۔ چارلس نے بذات خود داد دلیری دی
اوسکی جان نثاری سے فرانسیسیون کا دل بڑھگیا اور بہمت مجموعی
مخالفین پر حملہ کردیا مسلمانون کی صفین تہ وبالا ہوکر منتشر ہوگئین اس
ہنگامہ مین اکثر فوج مسلمانون کی نذر میدان جنگ ہوئی کہ میدان جنگ گنج
شہیدان ہوگیا اور مسلمانون کو اس قدر نقصان پہونچا کہ آٹھہ صدیون تک
حکومت ہی لیکن پھر فرانس کیطرف منہ نہین کیا اسکے بعد جب کہ شارلیمین
ملقب سکندر ثانی کو یہ معلوم ہوا کہ بنی امیہ کا پہلا خلیفہ عبدالرحمن سریرآرای
اوندلس ہوا ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ نئی سلطنت مین مخالفین گروہ
حسب عادت فتنہ و فساد برانگیختہ کرتے ہین ویساہی اوسکے عہد مین واقع
ہوا مفسدین نے شارلیمین کو فرانس سے اپنی مدد کو بلایا اسمین باغی مسلمان

اور اہل اسپین شریک تھے اور اوسکو ہوس ملک گیری نے اوسکا ایک دہی اور پہلی فتح اسکی اور باعث دلیری کی ہوئی شارلیمین گو یکسن کی سرکوبی سے ابھی فرصت نکلی تھی کہ یہ دوسری ملک گیری کی تدبیر عمل مین آئی اور یہ قرار پایا کہ ادہر سے شارلیمین اسپین پر حملہ کرین اور ادہر مفسدین اسپین مختلف مقامات پر بغاوت کرکے اوسکو مدد دین ۷۷۸ء مین شارلیمین نے موافق اقرار کے سلسلہ کوہ پیر نیز سے گذر کر زیرہ گوزہ کا محاصرہ کیا کہ اچانک اوسکو یہ خبر پہونچی - کہ وٹی کنڈ نے پہر سکسن پر قبضہ کرلیا اور کولون کو بڑھا اب بجز لوٹ جانیکے اور سلطنت کی حفاظت کرنیکے کچھ چارہ نہ تھا مع دستہ باڈیگارڈ کے جلدی لوٹ گیا اور فوج عقب سے روانہ ہوئی کوہ پیرنیز کے تنگ درون مین قوم باسکن جو فرانسیسیون کی جانی دشمن تھی بلا مانا گہانی کی طرح سے ٹوٹ پڑے اور اس قدر کشت و خون ہوا کہ شاید ایک فرانسیس بچا ہو - اس خونریزی کو انگلش مورخ نہایت خوفناک عبارت مین بیان کرتے ہین جب شارلیمین کو رولنڈ اسپہ سالار کی موت کی خبر دی تو واپس آکر بحالت غم رولنڈ کو دفن کردیا - اور فرانس کو چلا گیا اسکے بعد قریب تین سو برس مسلمانون نے کمال دلجمعی سے اسپین پر حکومت کی - اور یون تو خاندان گاتھ کے ورثا کوہستانی اضلاع مین وقتاً فوقتاً موروثی سلطنت کے کچھ کچھ حصے بزور شمشیر فتح کرتے رہے لیکن ایسا مخدوش اثر کبھی پیدا نہین ہوا جو سلطنت کا باعث خرابی ہوتا تا آنکہ گیارہوین صدی مین اضلاع گلیسا لیون کسٹائیل - بسکیان نے اپنے مسیحی بھائیون کو دیکھکر یہ شرط ٹھہری کہ مسیحی اس غیر آباد ملک مین آزاد نہ

حکومت کرین اور مسلمانون کے ملک مین خلل انداز ہون غرضکہ بالائی اسپین کے پہاڑ اور وادی غیر مزروعہ پر نصارا قابض رہے پرتگال کی حد تک اور باقی شاداب ملک مین اہل عرب کی حکومت رہی اور خاصکر اسی کا نام ملک اوندلس تھا اہل عرب نے وہ عظیم الشان اور بدیع المثال سلطنت قائم کی اور وہ تہذیب اور شائستگی پھیلائی کہ جسنے تمام یورپ کو حیرت مین ڈالدیا گورمنٹ اسلام نے نصارا کو عام اجازت دیدی تھی کہ اپنے قدیم قاعدے جاری رکھین وہ خود ہی ٹکس وصول کرتے تھے اور قضیہ فیصل کرتے تھے جو گاتھ کے زمانے مین اونکے خواب اور خیال مین بھی نہ تھا فقط ایک ہلکا سا ٹکس یعنی جزیہ نصارا کو ادا کرنا پڑتا تھا اور خراج بطور لگان آراضی مزروعہ کا نصارا او مسلمان دونون دینے مین برابر تھے حق انتقال جائداد رعایا کو اسی مبارک عہد مین حاصل ہوا جو عہد گاتھ مین مطلق نہ تھا مذہبی امور مین کسی طرح کی مداخلت نتھی کہ ہر شخص جسکی چاہے پرستش کرے اور جسے چاہے مسجود بناوے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آٹھ سو برس کی حکومت مین ایک دفعہ بھی بغاوت نہین ہوئی اور سب ہی کچھ تھا مگر غلامون کے لیے جو گاتھ اور رومن کے سختی سے تنگ آگئے تھے نہایت مبارک ہوا ضابطہ غلامی اسلام کا نہایت نرم اور شائستہ قانون ہی کیونکہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قدیم قانونکی سختیونکو رفع کیا تو اسکو سہل کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا فرماتے ہین کہ تمھارے بھائیون کو خدا نے تمھارا زیردست بنایا ہی چاہیے کہ جو کچھ کھاؤ وہ اونھین کھلاؤ اور جو آپ پہنو وہ اونھین پہناؤ اور ایسے کام کی تکلیف مت دو جو

اونکی طاقت سے باہر ہو۔ اور جو شخص اپنے غلام کو بُری طرح رکھیگا وہ بہشت
مین نہ داخل ہوگا اسلام کے اخلاقی اصول مین سب سے زیادہ احسان غلامونکی
آزادی ہے اسپین مین علاوہ اون عربی گروہون کے کہ جنکا دست تصرف
ملک اندلس مین دراز تھا بربری اور مور ایک جز غالب تھی اور ہر فرقے کو یہی
خواہش تھی کہ ہماری قوم کل اسپین پر قابض و متصرف رہے اور یہی امر باعث
نزاع اہل بربر و اہل عرب کا تھا غرضکہ ستر برس تک باہم دست و گریبان رہے
جسکا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ بحر روم کے نشیب مین مغربی کنارے پر بربریونکی سازش
سے رعایا بگڑ بیٹھی اور عربون کو شکست فاش ہوئی تاہم تیس ہزار فوج تازہ دم ملک
شام سے اونکی یعنی عربونکی مدد کو آئی اور بربریون پر حملہ آور ہوئی مگر ایک سخت
کشت و خون کے بعد پسپا ہو کر قلعہ سوطا مین محصور ہوگئی اور چونکہ مسیحیونکو
بسبب سخت گیری عربون سے ایک گونہ ناراضگی بھی تھی جب عربونکی شکست
اور بربریون کی فتح کی نوبت پہونچی تو جنرل منوسا نے علم فساد بلند کیا۔ اور
کل شمالی صوبون مین یک بیک شورش پیدا ہوگئی اوسوقت عبدالملک
امیر اندلس نے شامیون کو ملک افریقہ سے جہاز بھیجکر بلایا چنانچہ شامیون نے
اُس ملک کو زرخیز اور شاداب اور متموّل بخلاف افریقہ کے پایا۔ ملک گیری کی
ہوس نے یہان تک اونکو مبہوت کیا کہ عبدالملک کو معزول و قتل کر کے اپنے
مین سے ایک شخص کو وہانکا امیر کردیا اسی باعث سے ایک عرصہ تک عرب اور
بربر مین باہمی جنگ و جدال رہا۔ اور اسکے باعث سے ملک تباہ ہوگیا آخر خلیفہ
دمشق نے ایک لائق اور عقلمند شخص کو اپنی طرف سے گورنر کر کے بھیجا۔ یہان

پھر اونسے جو بانی فساد تھے اونکو جلا وطن کیا اور جو لوگ کہ مصر کے رہنے والے
تھے اونکو ھرشیہ مین آباد کیا اور جو فلسطین کے باشندے تھے وہ سیڈونیا و
الجیرس مین آباد ہوئے - جارڈن کے رہنے والے ای جی اولیعنی مالاگا مین
اور دمشق کے رہنے والے الوبا یعنی گرانڈا غرناطہ مین - کرن کے باشندے
جبین مین آباد ہوے اوسوقت اوندلس کی باہمی خانہ جنگی تو موقوف ہوئی
مگر گروہی مخالفت باقی تھی —

پہلا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا

بعد فتح موسی اور طارق دمشقی کے زیر فرمان خلفاء بنی اُمیّہ دمشق کے رہا
۹۵ھ ہجری مطابق ۷۱۴ء سے لغایت ۱۳۸ھ ہجری مطابق ۷۵۶ء تک
جسمین اکیس امیر موسی سے لیکر یوسف تک مقرر ہوے جسکا تقرر والی مصر و افریقیہ
کیطرفسے ہوتا تھا - اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ وہانکے اہل اسلام نے برضامندی
سپہ سالاران فوج کے کوئی امیر منتظم مقرر کرلیا اور اوسکی منظوری دار الخلافت
سے ہوگئی یا کوئی دوسرا امیر اوسکی جگہ پر وہان سے مامور ہوکر آگیا - اِن اکیس ۲۱
افسرون مین جو چھیالیس برس کے عرصے مین وہان مامور ہوے بعض
بڑے منتظم اور مہذب تھے جب کہ موسی ابن النصیر ولید کی خلافت مین
مرا - اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبد العزیز دو برس حکمران رہا اور اوسکو سلیمان
بن عبد الملک نے جامع مسجد اِسلی مین قتل کیا - پھر عبد الرحمن اجسنے ملک فرانس پر
قبضہ کیا تھا بعض بعض حصہ ملک اٹالیہ مسخر کرلیئے بڑے بڑے معرکے جنگ کے

اونسے واقع ہوئے بعض معرکون مین شکست بھی ہوئی بعض اوقات ملک مسخر کیے ہوئے نکل بھی گئے اور باعث اسکا یہ ہو کہ بعض امنر و منین ایسے مقرر ہوئے جو سخت غیر منتظم تھے اور ارباب فوج اور سکان اسلام اونکی حکومت سے بسبب ظلم و ستم کے سخت ناراض تھے آخر یہ نوبت پہونچی کہ آپس کی جنگ و جدال سے حکومت مین ضعف آگیا - اور اہل فرنگ جنھون نے کوہستانیون کو اپنا معاون کیا تھا اپنے اپنے مقبوضات کو بڑھانا شروع کیا اسی ایام بدعملی یعنی ۱۳۸ ہجری مطابق ۷۵۶ء مین عبدالرحمن داخلی اموی مع فتح و فیروزی سریر آرائے اوندلس ہوا -

خلافت بنی امیہ اور عبدالرحمن پہلا خلیفہ اندلس

باقیماندہ معزول شدہ خاندان بنی اُمیّۃ کا ایک ممبر عبدالرحمن اموی بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم نامی بھی تھا کہ جسکے تمام عزیز و اقارب کو سنگدل عباسیون نے نہایت جابرانہ طور سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر خاک مین ملایا یہ بیچارہ جان بچاکر بھاگ کر دریائے فرات تک صحیح اور سالم پہونچگیا - اور ایک گانون کے قریب بود و باش اختیار کی ایکدن کیا دیکھتا ہے کہ گانون مین تہلکہ مچا ہے - اور عباسیہ نشان کا سیاہ پھریرا لہرا رہا ہی وہ اوس حالت پریشانی مین اپنے بچہ خورد سال کو گود مین لیکر مع غلام مسمی بدر کے دریا کی طرف بھاگا اور بلا خوف دریا مین کود پڑا اور اوسکا بھائی جو اس سے ذرا پیچھے رہگیا تھا اوسکو لشکریون نے مارڈالا اور یہ دریا تیر کر صحیح سلامت کنارے

نہایت چست و چالاک تھا ہر امر میں وہ اتفاقی سے شخص فیصلہ کرتا تھا مگر کبھی کسی کی
شکی مزاج شخص کبھی درشتی اور رعایا پروری طریقہ کو برتا او کبھی جو مناسب سمجھتا تھا وہی
اختیار کر لیتا غرض کہ ابن الوقت او مطلب پرست تھا - اسی زمانہ میں آسکے
عبدالرحمن کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ابن مغیث گورنر افریقہ بموجب حکم منصور
خلیفہ عباسی بغداد کے ایک بیڑہ جہازوں کا لیکر اندلس کو روانہ ہوا کہ سلطنت
عباسیہ کے مضافات میں داخل کرے بلا روک ٹوک اندلس میں داخل ہوا
اور عبدالرحمن کارمونہ میں محصور ہو گیا دو مہینے تک سخت محاصرہ رہا مگر عبدالرحمن
جو شدید موقعوں پر حکمت عملی سے کام لیتا تھا اسنے محاصرین کی غفلت
دریافت کرکے ایک شب کو مع سات سو جانباز دلاوروں کے قلعہ سے نکلکر
دفعتاً عباسیوں پر جا پڑا اور شکست فاش دی اور جمیع سرداران فوج عباسیہ
کے سر کاٹکر ہر ایک کا نام ایک ایک پرزہ کاغذ پر لکھکر اوسکے کان میں لٹکا دیا
پھر اون سروں کو ایک بیگ میں بند کرکے ایک حاجی کے ہاتھ خلیفہ منصور
کے پاس بغداد روانہ کیے - جب منصور نے بیگ کھولا تو نہایت غصہ اور طیش میں
آکر بولا کہ الحمد للہ والشکر کہ میرے اور اس شخص کے درمیان میں سمندر حائل ہے
اور جب کچھ اسکا غصہ فرو ہوا تو عبداللہ کرکے کہنے لگا کہ سچ تو یہ ہے کہ اس نسل
قریش کے باز کی جرات اور بیپرواہی دانشمندی اور حسن تدبیر کی مجھے سخت حیرت ہے
کہ ایسے خطرناک رستہ میں پڑنا اور اپنے تئیں دور دراز دشوار گذار ملک میں پھینکدینا
اور وہاں کے مختلف گروہوں کے باہمی حسد و عداوت سے مستفید ہونے کے
موقع نکالنا اور اونکو آپس میں لڑا کر اپنا پہلو بچانا اور رعایا کو رضامندی

نہایت چست وچالاک تھا ہر امر مین دور اندیشی سے قطعی فیصلہ کرتا تھا مگر کسی قدر
شکی مزاج تھا کبھی درشت اور جابرانہ طریقہ کا برتاو کرتا کبھی خود مطلبی کے حکیمانہ اصول
اختیار کرلیتا۔ غرضکہ ابن الوقت اور مطلب پرست تھا۔ ابھی اوندلس مین آئے
عبدالرحمن کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ ابن مغیث گورنر افریقہ بموجب حکم المنصور
خلیفہ عباسی بغداد کے پورا بیڑہ جہازون کا لیکر اوندلس کو روانہ ہوا کہ سلطنت
عباسیہ کے مضافات مین داخل کرے بلا روک ٹوک اوندلس مین داخل ہوا
اور عبدالرحمن کارمونہ مین محصور ہوگیا دو مہینے تک سخت محاصرہ رہا مگر عبدالرحمن
جو شدید موقعون پر حکمت عملی سے کام لیتا تھا اس مین محاصرین کی غفلت
دریافت کرکے ایک شب کو مع سات سو جانباز دلاورون کے قلعہ سے نکلکر
دفعتًا عباسیون پر جا پڑا اور شکست فاش دی اور جمیع سرداران فوج عباسیہ
کے سر کاٹکر ہر ایک کا نام ایک ایک پرزہ کاغذ پر لکھکر اوسکے کان مین لٹکا دیا
پھر اون سرون کو ایک بیگ مین بندکرکے ایک حجازی کے ہاتھ خلیفہ المنصور
کے پاس بغداد روانہ کیے۔ جب منصور نے بیگ کھولا تو نہایت غصہ اور طیش مین
آکر بولا کہ الحمد للہ والشکر کہ میرے اور اس شخص کے درمیان مین سمندر حایل ہے
اور جب کچھ اسکا غصہ فرو ہوا تو عند التذکرہ کہنے لگا کہ سچ تو یہ ہے کہ اس نسل
قریش کے بادی کی جرات اور بیرواہ دانشمندی اور حسن تدبیری نے مجھے سخت حیرت ہے
کہ ایسے خطرناک رستہ مین پڑنا اور اپنے تئین دور دراز دشوار گزار ملک مین پھینکدینا
اور وہانکے مختلف گروہون کے باہمی حسد وعداوت سے مستفید ہونے کے
موقع نکالنا اور اونکو آپس مین لڑاکر اپنا پہلو بچانا اور رعایا کو رضامندی سے

مطیع کر لینا - اور تمام دقتین دور کرکے اوس تمام جزیرہ پر خود سر حکومت کرنا
یہ سب کس قدر حیرت انگیز واقعات ہین - بجز ایہ اوسکا حصہ تھا نہ کسی نے
کیا ہی نہ کریگا - عباسیون کی شکست فاش نے عبدالرحمن کے لیے کامیابی
کے رستے کھولدیے اہل طلیطلہ یعنے ٹولیڈو - اگرچہ مدت تک مقابلے پر اڑے
رہے مگر اوس نے اپنی حکمت عملی سے اونکو بھی صلح پر راضی کر لیا اور شرط یہ ٹھہری
کہ وہ اپنے تمام سردارون کو اوسکے حوالہ کردین اور اونکو اپنے قبضے مین لیکر
طرح طرح کی اذیت سے مار ڈالا اسیطرح فریق یمن سے خوفناک آثار دیکھکر پہلے
طریق ملاطفت سے پیش آیا - پھر اونکے سرغنہ کو بھی حرم سرا مین بلاکر شربت
مرگ چکھایا اور اس قدر اونمین باہمی تفرقہ ڈالا کہ بربری جو معاون اور مددگار
تھے اونکو حکمت عملی سے جدا کر دیا اور بیس ہزار بربری کو تہ تیغ کیا جو ایک قبرستان
مین مدفون ہوے بعد اوسکے انھین مفسد سردار باقیماندہ نے شارلیمین شہنشاہ
فرانس سے سازش کرکے شارلیمین سینٹ - شاہ فرانس کو واسطے تسخیر ملک کے
طلب کیا جسکا نتیجہ زار گوزہ کے عبرت خیز میدان مین ظہور پذیر ہوا کہ تمام لشکر
فرانس کا وہان غارت ہوا جسکا مذکور پہلے ہو چکا ہے اس معرکہ کے بعد نہ تو شہنشاہ
فرانس نے ارادہ فتح اسپین کا کیا اور نہ کسی عربی یا بربری سردار نے سرتابی
کی - ایک قدیم مورخ عربی ابن حیان لکھتا ہی کہ عبدالرحمن بڑا رحم دل اور
شائستہ شخص تھا اوسکی تقریر نہایت فصیح اوسکی قوت مدرکہ نہایت تیز اور
وہ معاملات پر جو رائے قایم کر لیتا استقلال اور قایم مزاجی سے اوسکی تکمیل
کی طرف متوجہ ہوتا چست وچالاک اور زندہ دل عیش وعشرت سے متنفر

امور سلطنت کو خود انجام دیتا اہم معاملات سلطنت مین تجربہ کار بوڑہون سے
مشورہ لیتا نہایت فلیسوف تھا میدان جنگ مین سب سے پہلے حملہ آور ہوتا اور سخت
نہایت خوفناک اوسکا چہرہ حسین دوست دشمن پر ہیبت اور جلال ظاہر کرتا-
جمعہ کے دن مسجد مین خطبہ پڑہتا بیمار کی عیادت کو جاتا عام خوشی کے جلسون مین
رعایا کے شریک ہوتا مگر افسوس کہ موت نے اوسکو بھی نہ چھوڑا چنانچہ سنہ ۵۶ھ مین
قرطبہ کو دارالامارۃ بنایا اور یہ سلطنت اسپانیہ ممالک شرقی اسلام سے منفق ہو گئی
اسی نے گرد شہر کے حصار بنایا نہرون کے ذریعہ سے تمام شہر مین پانی پہونچایا-
بہت بڑی جامع مسجد کی بنا ڈالی خرما اور انار کے درخت دمشق سے منگا کر لگائے
باوجود مخالفت آب وہوا کے علم فلاحت کے ذریعہ سے پیداوار عمدہ ہونے لگی
اور علوم اور صنائع کو ترقی دیکر ۲۹ ستمبر سنہ ۸۸ء مطابق سنہ ۷۲ھ ہجری کے ۳۴
برس حکومت کر کے قضا کر گیا اسکے بیس بیٹے تھے اونمین سے سب سے چھوٹے بیٹے
ہشام کو ولیعہد مقرر کیا تھا جو اوسکے بعد تخت نشین ہوا ::

ہشام بن عبدالرحمن

بروقت تخت نشینی ہشام کے ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ صرف
آٹھ برس زندہ رہیگا ہشام کے دو بھائی یعنی سلیمان وعبداللہ
اپنی حق تلفی تصور کر کے آمادہ لڑائی کے ہوئے مگر کئی لڑائیون مین اونکو
ہزیمت ہوئی آخرش مجبور ہو کر ہشام کی اطاعت قبول کی اور اوسکے ہاتھ پر
بیعت کی اہل فرنگ سے بھی ہشام کو لڑنا پڑا مگر معرکے مین وہ کامیاب ہوا

قوم برمیوڈ وا ور قوم ڈیکان کا بادشاہ الکیٹوریا کا الیسانزیا ور مجبور ہوا کہ سنہ ۷۹۱ع
مطابق سنہ ۱۷۵ ہجری مین اطاعت کا عہدنامہ نہایت ذلت کے ساتھہ لکھا اور
دستخط کیے۔ ہشام کے لشکر کے سپہ سالارون نے سنہ ۷۹۳ع اور سنہ ۷۹۴ع مطابق
سنہ ۱۷۷ ہجری مین فرانس کے ... پر یورش کی شہر مشہور اور معمور بالدار ناربول
پر قابض ہوگئے اوسکو خوب لوٹا اور سارا شہر جلا دیا وہان سے آگے بڑھے
کا ماسون مین ڈیوک ولیم قیصر شارلیمان بادشاہ فرنگ کا نائب بڑے لشکر
کے ساتھہ مدافعت پر آمادہ ہوا بڑی گھمسان لڑائی ہوئی آخرش ولیم کو
شکست ہوئی۔ اور اسلام کے سپہ سالارون کو بہت غنیمت ہاتھہ آئی لیکن
اون ممالک پر قابض نرہے واپس چلے آئے۔ ہشام نے پانچوان حصہ
اوس مال غنیمت کا کہ فرانس کے ملک سے ہاتھہ آیا تھا جامع مسجد قرطبہ کی
تعمیر مین جسکی بنیاد اوسکے باپ عبدالرحمن اوّل نے ڈالی تھی صرف کیا
اور اسنے سنہ ۷۹۶ع مطابق سنہ ۱۸۰ ہجری مین قریب آٹھہ برس کے حکومت
کرکے قضا کی اوسی عرصۂ قلیل مین وہ وہ نیک کام رفاہ عام کے کیے کہ
باید و شاید۔ دربار اوسکا عالمون صوفیون و تجارون کا مخزن تھا نہایت
کریم النفس رحمدل غریب پرور۔ اکثر خود بھیس بدلکر شب کو شہر کے کل
باشندون کا حال دریافت کرتا ملک مین جاسوس مقرر کیے بیمارونکی عیادت
کو بذات خود جاتا اور اونکی تیمارداری کرتا باوجود رقیق القلب اور کریم النفس
ہونیکے نہایت شجاع بعض لڑائیون مین فوج کی سپہ سالاری خود کرتا فوج
کی تعداد نسبت سابق کے زیادہ کردی قرطبہ کا پل دریاے وادی الکبیر

پر اوسکا یادگار ہے سیر و شکار کا نہایت شایق - مگر افسوس کہ نجومیون کی پیشین گوئی پوری نہ ہوئے پائی تھی کہ انتقال کیا سات برس سات مہینے ۸ یوم حکومت کی اسکے بعد اوسکا بیٹا - حکم حاکم ہوا -

تیسرا بادشاہ قرطبہ کا حکم بن ہشام

اوسکی کنیت ابو العاص تھی اسکے عہد مین پھر سلیمان اور عبد اللہ پسر عبد الرحمن اوسکے چچاؤن نے خروج کیا بعد جنگ و جدال کے سلیمان قریب والتناش سنہ ۸۰۰ع کی لڑائی مین مارا گیا اور عبد اللہ کا قصور حکم نے اس شرط پر معاف کیا - کہ وہ افریقہ مین سکونت قبول کرے اسکے عہد مین رعایا نے دو غدر خفیف کیے ایک سنہ ۱۸۲ ہجری مطابق سنہ ۷۹۸ع کے شہر ٹولیڈو مین دوسرا سنہ ۲۰۲ھ مطابق سنہ ۸۱۷ع مین خاص قرطبہ مین جسکی تفصیل یہ ہے کہ اسکے عہد مین علما و فقہا - اور طلبہ متعصبین نے فساد عظیم برپا کیا جسکی کیفیت مورخان مسیحی نے اس طرح پر لکھی ہے کہ مفسد - یا تو خود نو مسلم تھے یا نو مسلمونکی اولاد - اور قاعدے کی بات ہے کہ مذہبی پابندیون مین نو مذہب اصل مسلمانون پر بھی سبقت لیجاتے ہین اور ہشام کے وقت مین بسبب ترویج علم اور احکامات شریعت کے ان لوگون کا نہایت اعزاز و اکرام تھا -
اس باعث سے فقہا اور طلبا کی نہایت کثرت ہوگئی بسبب کثرت مدارس اور اکثر احکامات کے اجرا کا مدار انھین کی راے پر ہوتا رہا اسی عرصہ مین علامہ یحیے مدینہ منورہ سے آئے اور ہشام کی دینداری کی آڑ مین قرطبہ کے

مذہبی گروہ کے ملکی اقتدار کو حد سے زیادہ بڑھا دیا جب ہاشم ۳۹۶ھ میں عزیز مرا
اور سلطان حکم حاکم ہوا وہ اس قدر مانند ہاشم کے متشرع اور زہد پسند نہ تھا
زہد و تقوی اوسکے مزاج میں نہ تھا ایک سادہ وضع کا آدمی تھا تو پہلے علماء و فقہا
نے پابندی شرع کی ہدایت کی جب کچھ اثر نہ دیکھا تو محفل وعظ میں نفرین اور
ملامت شروع کی آخر تنگ ہو کر اسکے معزول کرنے اور کوئی صلح شہزادہ کو
تخت نشین کرنیکا منصوبہ باندھا اور ۴۰۰ھ میں اکثر عوام الناس کو سلطان سے
بدظن کر دیا سلطان سے عجمیوں کو جو اوسکے خیرخواہ اور ہمدم تھے انگیخت کر دیا یہانتک
نوبت پہونچی کہ اگر بازاروں میں تنگا دوکا عجمی ملا - بلا تامل مار ڈالتے تھے ایک
مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عجمی سے اور عرب سے بازار میں تکرار ہوئی تمام شہر کے اور
اور فقہا جو گوشہ شہر میں آباد تھے مدد کو آ پہونچے - اور جاکر حرم سرا سلطانی
کو گھیر لیا اور قریب تھا کہ وہاں گھس کر سلطان حکم کو معزول یا مقتول کریں
لیکن چونکہ اسکا اقبال یاور تھا الٹے فی الفور ایک دستہ سپاہ کو حکم کیا کہ
فی الفور پہونچتے ہی جاکر فقہا کے محلہ میں آگ لگا دیں چنانچہ اونہوں نے
حکم کی تعمیل کی جب باغیوں نے یہ تازہ آفت دیکھی اہل و عیال کو بچانے
کو اپنے گھروں کو چلے گئے اور محصورین نے اونکو تہ تیغ کیا جو کچھ اوس ہنگامہ
میں مارے گئے سو مارے گئے باقی کو جلاوطن کر دیا علاوہ عورتوں اور بچوں
کے قریب پندرہ ہزار تو سکندریہ میں پناہ گزین ہوئے - اور آٹھ ہزار
فیض مراکہ میں - باقی فقہا جو عربی نژاد تھے یا مذہبی پیشہ وہ سزائے جلاوطنی
سے محفوظ رہے اون میں سے ایک شخص نے عند الاستفسار جواب دیا

کہ سلطان سے نفرت کرنا عین اطاعت خدا ہے۔ امیر حکم نے کہا کہ جو تجھے مجھ سے نفرت کرنیکا حکم دیتا ہے وہی مجھے تجھ سے چشم پوشی کا۔ جا او رخدا کی حمایت مین رہ۔ اس ہنگامے مین اطراف کے نصارانے وقت و صت غنیمت جانکر اطراف سے بلاد اسلام پر چڑھائی کرکے بارسلونہ پر قبضہ کرلیا سلطان حکم نے ستائیس برس ایک مہینہ پندرہ روز حکومت کرکے سنہ ۸۲۲ مطابق سنہ ۲۰۶ ہجری مین انتقال کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبدالرحمن ثانی تخت نشین ہوا۔

عبدالرحمن ثانی

قرطبہ کا چوتھا بادشاہ عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بعد انتقال اپنے باپ کے سنہ ۲۰۶ ہجری مین قرطبہ کے تخت پر بیٹھا اسکو عبدالرحمن اوسط بھی کہتے ہین عبداللہ بن عبدالرحمن جو ممالک افریقیہ مین نظر بند تھا پھر ممالک مغربیہ مین برسر شورش ہوا۔ مگر لڑائی مین اوسکو شکست فاش ہوئی اوسکے وقت مین اندرون ملک مین ہر طرح امن و اطمینان رہا اور بجز چند سرحدی عیسائیون کے سرکشی کی کہ جسکا تدارک اوسنے بخوبی کرلیا۔ جسکا ہم مختصر مذکور کرتے ہین۔ اور کوئی واقعہ عظیم نہین ہوا سنہ ۸۲۷ع مین شہر اور ممالک بارسلونہ۔ قوم فرنگ سے پھر چھین لیا سنہ ۸۳۹ع مین اہل اسلام کے جہازات کے بیڑے نے بندر مارسیل کو جلاکر خاک سیاہ کردیا اور سنہ ۸۴۴ع مطابق سنہ ۲۳۰ ہجری کے اور پھر سنہ ۸۴۵ع مطابق سنہ ۲۳۱ ہجری کے قوم اسکانڈنیومی کا امیر البحر نے دو مرتبہ مع لشکر جرار کے اسپانیہ کے کنارے پر آیا دونون مرتبہ شکست

اور لڑائی - اور اہل اسلام کامیاب رہے عبدالرحمن دوم نے اندرونی انتظام اپنے ملک کا بہت عمدہ انصاف وعدالت کے ساتھہ کیا - رفاہ عام کی عمارات کثرت سے بنائین مسجد قرطبہ کی بھی ترمیم کی علاوہ ازین - مساجد و مدارس کثرت سے طیار کیے سڑکین ملک مین ہر طرف بنائین نہرین جابجا زراعت کی سیرابی کے واسطے طیار کین - علوم اور صنائع کا نہایت عاشق تھا اوسکی اشاعت مین نہایت کوشش کی دارالضرب بنایا - اور اپنا سکہ جاری کیا مگر اس قدر اسکے مزاج مین مثل عبدالرحمن سابق کے استقلال اور قائم مزاجی نہ تھی - نفس پرور اور عیش پسندی مین مصروف رہتا - قرطبہ کو عمارات اور مکانات سے رشک بغداد بنایا - اور آپ بھی دنیوی زندگی بیہودہ تفرج اور عیش پسندی مین ثانی ہارون رشید تھا - شعر و سخن سے بھی اوسکو پوری دلچسپی تھی اور طبیعت نہایت موزون اور معاملات سلطنت چار شخصونکی راے پر منحصر رکھے - پہلا فاریاب جو فن موسیقی کا اوستاد زمانہ مشہور تھا دوسرا مولانا یحیٰی فقیہ انکا ذکر ہو چکا ہے - تیسری طرب سلطان کی دلربا ملکہ - چوتھا نصر ایک حبشی غلام - فاریاب سلطان کا استقدر مشیر کار تھا کہ اگر ہم اوسکو اوندلس کا نفس ناطقہ کہین تو کچھہ بیجا نہ ہوگا - نصر اور ملکہ طرب ایک قریب معتمد الیہ و مشار الیہ ہی - فاریاب اصل مین ایران کا رہنے والا اور بغداد کے کلاونت اسحاق کا شاگرد رشید تھا ایک دن خلیفہ ہارون رشید کیخدمت مین اوستاد پر سبقت لیگیا اوستاد نے حسد کے سبب سے خلیفہ کو برانگیختہ کر کے جلا وطن کرا دیا وہ عبدالرحمن کا شہرہ سنکر اندلس آیا عبدالرحمن نے اوسکی امید سے زیادہ قدر و منزلت کی اور اوسکی لیاقت اور دانائی

سے اسقدر محظوظ تھا کہ اکثر ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتا تھا۔ اور گھنٹوں گانا سنتا۔ فاریاب علاوہ گانیکے اکثر عجیب و غریب گذشتہ فسانے اور حکایات حکمت آمیز سنا کر خوش کرتا کیونکہ بسبب کثرت مطالعہ کے اوسکی معلومات نہایت وسیع تھی ہزار سے زیادہ اوسکو راگ راگنی حفظ تھے۔ طنبورہ پر پانچواں تار اوسکا نکالا ہوا ہے گانا اوسکا آدمی کو محو اور از خود رفتہ کردیتا تھا اوسکا طرز تعلیم بھی سب سے نرالا تھا شاگردکو اونچے سُر میں گانیکی کوشش کراتا اگر آواز کمزور ہوتی تو کمر میں پٹکا باندھتا اور اگر زبان لکنت یا لرزہ کرتی تو منہ میں لکڑی کا ٹکڑا رکھواتا کہ دونوں جبڑے فراخ ہوجاوین اوسنے سر کے بالوں کا اپنا نیا طریقہ ایجاد کیا تھا۔ گول کباب اور ایک قسم کی ترکاری جسکو اسپیریگس کہتے ہین اور ایک قسم کی رکابی ایجاد کی جو قاب الفاریاب مشہور رہی کانچ کے کوزے چرمی بستر اور بہت سے اسباب معاشرت اوسنے ایجاد کیے لباس تبدیل کرنیکا طریقہ موسم کے ساتھ بتدریج اوسنے ایجاد کیا غرضکہ آرام و آسایش کی چیزوں کے ایجاد کرنیمین وحید العصر تھا باوجودیکہ مسلمان مسیحیوں کے ساتھ برادرانہ برتاو کرتے تھے اور بڑی محبت سے پیش آتے تھے مذہبی فرائض ادا کرنے مین کبھی ہارج نہ ہوتے حرفت و تجارت مین مسلمانوں کے ہمسر تھے دنیوی جاہ و جلال مین ہمایہ گورنمنٹ اسلام نے وہ آزادی دی تھی کہ دنیا مین اپنی آپ نظیر ہے لیکن باوجود اس لطف و احسان کے مصرع حسود را چکنم کوز خود برنج درست ‪۔‬ ایک فرقہ بنام ہماہ شہدا پیدا ہوا کہ جسنے اپنی آپ جان دینا موجب نجات سمجھا اور شہادت کا یہ نیا طریقہ ایجاد کیا کہ الفاظ رکیک

و سوختشم آمیز قاضی کے روبرو بزبان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
کہتا تاکہ اسکی پاداش مین وہ حکم قتل لگادے کہ جسکے باعث سے درجہ شہادت کا ملے
اور اس امر مکروہ نے یہانتک رواج پایا کہ ایک مہینے مین سات شہید ہوئے اور
بڑا بانی اسکا یو توجیس تھا جسکو اصل قضیہ فلورا اور مریم اور یو توجیس کا مریم کی
شہادت اور یو توجیس کی اشتعال کی اصل کتاب مین دیکھے آخر جسکا فیصلہ
باہمی مسیحی و اسلامی نے اس طرح پر کیا کہ اب آیندہ کوئی ایسی حرکت کریگا
وہ ولی نہ ہوگا مردود دارین رہیگا اور ذات سے خارج تینتیس برس حکومت
کر کے ۲۳۷ھ ہجری مین مرا مطابق ۸۵۲ء ربیع الآخر ۲۱۲ھ ہجری مین پیدا
ہوا تھا بعد اس تحریر اور عبدالرحمن ثانی کے یو توجس جو بانی شہد اتھا قید
سے رہا ہوا اوسکے بعد بیٹا محمد اوسکا جانشین ہوا۔

محمد بن عبدالرحمن

پانچوان بادشاہ قرطبہ اور ممالک اندلس کا محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم
کہ باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوا۔ لیکن اس سے انتظام سلطنت کا نہ ہو سکا
انکے عہد مین ایک بڑے ایلوائی تھا جسکا نام کلب تھا۔ شہر ٹولیٹو اور اوسکی اطراف
پر قابض ہوگیا انکے عہد مین برابر مفاسد برپا رہے۔ اکثر ممالک غیر منتظم ہوگئے
اس اندرونی غدر کے باعث عیسائیون کو موقع ملا۔ انھون نے خوب ہاتھ
پانون پھیلائے۔ الفونسو سوم کہ والی اپنی ریاستہائے موروثی گالدستہ اور
استوریہ کا تھا منجملہ اوس ریاست کے کہ اوسکے ملک سے نکالکر قرطبہ مین شامل
کر لی گئی تھی اور مملکت لیان کا کچھ حصہ اور کچھ قدیم قسطلان یعنی کسٹیل اور

اسطرامدبورا تھا - اور بہت بڑا حصہ لوسی ملانیہ کا انھون نے پھر لے لیا - اِن
لڑائیون مین متواتر شکست اہل اسلام کی ہوتی رہی پھر رعایاے اسلام پر بسبب
قحط کے سخت مصیبت پڑی بارے نماز استسقا وغیرہ کی برکت سے یہ بلا ٹلی -
۸۸۱ع مین ایک دوسری آفت پہونچی - ایک زلزلہ آیا جس سے کتنے قصبات
اور قریہ جات دھنس گئے - شمالی عیسائی دریائی ڈاکوؤن اور چورون نے ۸۵۸ع
اور مین کنارے کے ملک کے لوگونکا دم ناک مین کر دیا - اِن سب مصیبتون
کے ساتھ محمد بن عبدالرحمن کی سلطنت کا زمانہ طویل ہوا چونتیس برس گیارہ
مہینے حاکم رہا ۲۷۳ھ ہجری ماہ جولائی ۸۸۶ع مین انتقال کیا یہ نہایت ظالم اور
خود سر اور تنگ چشم تھا - اراکین دربار کی تنخواہ مین تخفیف کر دی - اور متعصب سا
ذان تھا تمام کلیسا مسمار کر ڈالے - انھین دنون مین فرانس کے دو راہب
شہدا کے تبرکات لینے قرطبہ آئے اور یہانسے اونکی ہڈیان ایک خوبصورت
بکس مین اپنے ملک کو زیارت کے واسطے لیگئے - پھر لوئیجیس نے بدزبانی
پر کمر باندھی قاضی نے ہر چند تہدید کی لیکن چونکہ اوسکی موت آگئی تھی ایک سنی
قاضی نے بموجب قاعدہ کونسل کے کہ قتل کرنا اوسکے اختیار سے باہر تھا رپورٹ کونسل مین
کہ جسمین مجتہدین قضاۃ بھی شامل تھے چالان کر دیا - اونھونے بھی اسے سمجھایا لیکن اس
خود رفتہ نے اپنی زبان بیہودہ گوئی سے بند نہ کی آخر بموجب فتوے قتل ۸۵۹ع مین
قتل کیا گیا - اب سرغنہ کے مارے جانیسے مفسدین کا جتھا ٹوٹ گیا اور پھر اوسکے بعد
کہین کسی تاریخ مین اسکا تذکرہ نہ دیکھا ۶۵ برس ۱۱ مہینے کی عمر پاکر ماہ جولائی ۸۸۶ع
۲۷۳ھ ہجری مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا المنذر بن محمد ہوا -

المنذر بن محمد

چھٹا بادشاہ قرطبہ کا المنذر بن محمد بن عبدالرحمن دوم تھا کہ باپ کی مرنیکے بعد تخت
پر بیٹھا لیکن اس سے بھی انتظام سلطنت کا نہو سکا اسکے باپ کے زمانے سے ایک شخص مسمے
کالب بڑا بہادر طلبوائی شہر ٹولیڈو اور اوسکی متعلق اضلاع پر قابض تھا اوس سے متواتر
لڑائی مین شکست ہوتی گئی اسلیے لوگون نے دغا سے مارڈالا اسکی حکومت ایک برس
گیارہ مہینے رہی ۲۷۵ھ ہجری مطابق ۸۸۸ء مین مرا اسکے بعد اسکا بھائی عبداللہ بن محمد حاکم ہوا

عبداللہ بن محمد

ساتوان بادشاہ قرطبہ کا عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن یعنی المنذر کا بھائی ہوا اوسنے
بہت شجاعت اور بہادری سے بادشاہت کی اوّل کلب سے سخت لڑائی کی جو کہ ٹولیڈو
پر قابض تھا لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آگے نہ بڑھ سکا بعد اوسکے عبداللہ بن محمد کے
دو بیٹے محمد اور قاسم اپنے باپ سے باغی ہوگئے محمد ۸۹۱ء مین لڑا اور شکست کھاکر
گرفتار ہوا اور باپ کے حکم سے قتل کیا گیا قاسم بھی ۸۹۵ء مین باپ سے لڑا اور گرفتار
ہوگیا لیکن اوسکا قصور معاف ہوا۔ ناظرین کو واضح ہو کہ عبداللہ بن محمد اس قدر
لایق نہ تھا کہ مفسد اور مہلک مادہ کو جنے سو برس کے عرصہ مین رفتہ رفتہ ترقی کی تھی
ملک سے خارج کرنے کا بندوبست کرتا اوسکی عادت مین بخلاف منذر کے اور نہ اسمین سپاہیانہ
کوٹ کوٹ کر بھری تھی سختی اور نرمی کا بیجا استعمال کرتا اسکے ظالمانہ برتاؤ نے رعایا
کو سخت متنفر کردیا اسکو تخت پر بیٹھے پورے تین برس بھی نہو [illegible] کا تیسرا
حصہ بالکل باغی اور خود مختار ہوگیا۔ باشندگان بربر و عرب و اسپین وغیرہ [illegible]
سلطان الوقت کو نالائق اور انتظام سلطنت مین خلل پایا تو ہر سردار [illegible]

جدا اُنکا اپنے قبضہ میں کر کے خود سر حاکم بن بیٹھا سوائیل کا خود سر حاکم جدا ہو گیا
صوبہ لبوکا اور زارا گوزہ کا گورنر علیحدہ ہو گیا۔ غرضکہ خاص قرطبہ کے باہر سلطان
اور اوسکے احکام کی کچھ وقعت نہوئی اور مغرب کے صوبوں مثل استری و مجہ انتہا
واقع جنوب پرتگال میں بربری قابض ہوکر خود مختار ہوگئے اور بعض نومسلموں نے مقامات
مثل جین وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا یہ خرابیاں تو تھی ہیں کہ دہوتن اور اوسکے
بیٹوں نے وہ لوٹیرے پن پر کمر باندھی کہ اہل اندلس کا دم ناک میں کر دیا شہروں کو لوٹنا
اور رعایا کو قتل کرنا اوسکے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا خلاصہ یہ کہ تمام عرب اور بربر
اور نومسلم ایک دل و یکزبان ہو کر سلطان کو کمزور اور معزول کرنے پر آمادہ ہو گئے
ان سب سے زیادہ طاقتور ابن حفصون نامی ایک مسیحی تھا جسنے صوبہ الویرہ پر قابض
ہو کر قلعہ بوبشتر کو مرکز حکومت گردانا اور گرد و نواح کے قصبوں اور شہروں میں اپنے
قوانین جاری کیے ہرچند عبد اللہ نے اوسپر کئی مرتبہ یورش کی لیکن شکست پر شکست
کھائی۔ اسیطرح صوبہ مرشیہ میں ایک نومسلم شہزادہ جو نہایت لائق اور مدبر اور منصف
دعالم تھا خود مختار بن بیٹھا اور پانچہزار سواروں کی ایک شایستہ فوج ہر وقت طیار رکھتا
حضرات طلیطلہ بھی اسیطرح بغاوت پر جمے تھے لیکن اونکے باہمی عناد و فساد سے سلطان الوقت
اور قرطبہ محفوظ تھا ورنہ اندلس میں باقی ہی کیا رہا تھا۔ قصلونہ کا حاکم ابراہیم جو علم
وفضل سے بہرہ ور اور کاملین کا قدرشناس تھا اوسنے بھی ایک محل سنگ مرمر سے
بنایا اور سونے سے گلکاری کی ممالک غیر کے بادشاہ اوسے ہمیشہ تحائف بھیجتے
تھے مصر سے قسم قسم کے ریشمی کپڑے آتے تھے اکثر علماے نامی اور ہر علم و ہنر کے
کامل بغداد اور دیگر اطراف و جوانب سے آتے تھے دربار اوسکا مخزن سواد و ہنر

تھا ایک حور وش نازنین باتصرف اپنی دلکشی و اداؤ حسن سے محفل کو ہمیشہ مسرور کیا کرتی تھی جو شخص ابراہیم ابن حجاج کی ایکبار صحبت سے مستفیض ہوتا وہ نہیں چاہتا تھا کہ عمر بھر اوسکے قدمون سے جدا ہو قرطبہ کا یہ حال کہ باشندگان شہر رات کو ہوتے سوتے اکثر چونک پڑتے تھے اسلیے کہ ربولے کے سوار دریا کے اس طرف شبخون مارتے تھے اور ڈاکہ زنی اور چوری سے شہر پر ایک مصیبت واقع تھی خلاصہ یہ کہ سلطان کی سفلہ مزاجی سے رعایا الگ نالان تھی فوج الگ شاکی کیونکہ صوبہ داران نے خراج دینا بند کردیا شاہی خزانہ خالی ہوگیا تھا جو روپیہ بطور قرض لیا وہ بد معاش چاپلوسون کے کام آیا چوبیس برس کی بے لذت حکومت کے بعد ۷۲ برس کی عمر مین ۱۵ اکتوبر ۹۱۲ء مطابق ۳۰۰ھ کو دنیا سے رخصت ہوا اسنے اپنے پوتے عبدالرحمن بن محمد کو (یعنے جس بیٹے کو قتل کرایا تھا اوسکے لڑکے کو) جانشین کیا۔

خلیفہ اعظم عبدالرحمن ثالث ناصر دین اللہ

بوقت خلافت اسکی عمر اکیس برس کی تھی اور باوجود ہونے اسکے چچاؤن اور قریب کے رشتہ دارون کے ایسے نازک وقت اور فتنہ خیز زمانہ مین کسی نے مخالفت نہ کی اسکا جلوس ہر طرف مبارک سمجھا گیا اسنے جان لیا تھا کہ مرحوم دادا کا یہ برا طریقہ کہ اول اسقدر نرمی کرنا کہ کمزوری کی حد کو پہونچ جاے پھر اسقدر سختی کرنا کہ ظلم سے مبدل ہوجاے نظام سلطنت کے حق مین کس قدر خوفناک ہے اسواسطے اوسنے افراط و تفریط کو چھوڑکر سبکو آگاہ کردیا کہ امیہ حکومت کی حد مین کوئی سرکش نہ رہ سکیگا اور چپا بھر زمین بھی کسی باغی کے قبضہ مین نرہیگی چونکہ سب لوگ بغاوت کے مزہ لٹیرون کے ہاتھون سے خوب چکھ چکے تھے اور تمام ملک اس سرے سے اوس سرے تک تنگ آگیا تھا

جولانگاہ بنگیا تھا پس انتظام اور اطاعت سلطان مین اپنی بہتری اور بہبودی
سمجھی لہذا خفیف خفیف مقابلے کے بعد مطیع ہو گئے سب نے بلا خلاف شہر پناہون کے
دروازے کہولدیے سب سے پہلے اندلس کے جنوبی اضلاع پہر شمالی اور اوسکے بعد
مغربی اضلاع کہ جسمین اہل بربر آباد تھے مطیع ہوے یہانسے فارغ ہوکر البیری
کے مسیحیون کیطرف متوجہ ہوا جو کہ کوہستانی قلعون مین محفوظ تھے مگر سلطان کی
آہستگی اور ثابت قدمی نے رفتہ رفتہ سبکو فتح کرلیا اور اوسکی حد درجہ کی راستبازی
اور منصف مزاجی اور عہدنامونکی پابندی جو پوری ایمانداری سے مسیحیونکے ساتھہ کرتا
تھا نہایت مفید اور بکار آمد ہوئی جب نوجوان سلطان نے سپہ سالاری کی حیثیت
سے اپنے لشکر کے آگے قلعہ بوبسٹر دار الخلافت ابن حفصون کیطرف یلغار کی تو
اوس وقت تمام لشکر نے اپنے سلطان کے جلو مین جوش و خروش و جوانمردی و
حسن عقیدت سے یلغار کرکے سبکو فتح کرلیا عبد الرحمن نے جب فصیل پر کھڑے
ہوکر اوس مرکز بغاوت پر نظر ڈالی تو اوسکی مستحکم اور دشوار گزار گھاٹیونکو دیکھکر فرط
جوش سے زمین پر گر پڑا اور اس فتح عظیم پر سجدہ شکر بجالایا اوسکے بعد رحم و عفو
کے ساتھہ شہر مین داخل ہوا جبتک وہان رہا برابر روزے رکھتا رہا اسکے فتح
ہوتے ہی تمام صوبہ مرشیہ نے اطاعت قبول کرلی اب فقط طلیطلہ باقی رہا یعنی
ٹولیڈو جسنے اپنی فوجی طاقت اور افراط رسد کے زعم مین اطاعت سلطانی سے
انحراف کیا۔ سلطان نے جنگ وجدال و یورش وغیرہ مین اتلاف جان و مال
سوچکر یہ حکمت عملی کی کہ مقابل کے ایک پہاڑی پر مختصر شہر آباد کرکے وہین سکونت
اختیار کی آخر وہ ذخیرہ کب تک اور کہانتک وفا کرتا انجام کار ایک عرصہ کے بعد

فاقہ کشی نے محصورین کے حواس مختل کر دیے اور سلطان بغیر لڑے بھڑے مظفر و منصور شہر مین داخل ہوا اور سلطنت کی اڑ ست اور عظمت جو عبدالرحمن اموی سے ملی تھی مع بیشی زاید مکمل ہوگئی اور مسلمان اور مسیحیون کے دلون پر ایسے حکومت کا پورا سکہ بیٹھ گیا مگر اسکو اپنے اسلاف کے نقصانات کی تلافی مین پورے اٹھارہ برس دوا دوش کرنا پڑی اب نہ شہر او جڑتے تھے نہ کھیت ویران ہوتے تھے نہ لوگ قتل کیے جاتے تھے نہ لوٹیرونکا خوف رہزنون کا خطر رعایا خوش ملک آباد

عبدالرحمن کے اصول سلطنت

عبدالرحمن نے بادشاہی اقتدار اپنے ہاتھ مین رکھے اور عام انتظام اون سرداروں کے ذریعہ سے کراتا جنکا ہی باعث عروج ہوا تھا غرضکہ اکثر اعلے مناصب پر نودولتون کو مقرر کرتا تاکہ یہ لوگ اپنے آقا کی جان نثاری مین کمربستہ رہین اور قدیم عربی اور بربری سردار و نکی پامالی اور مذلت کو فراموش نکرکے مراتب بلند پر پہونچنے کا شکر ادا کرتے رہین اسنے ایک باقاعدہ فوج علاوہ سلطانی باڈیگارڈ کے چیدہ اور خاص خریدہ غلامون سے مرتب کیے تھے اسکی سلطنت کا مدار فوجی طاقت پر تھا اسکے زرخرید غلام پہلے سلوبن۔ قوم تھے پھر رفتہ رفتہ اون جرمنین فرینک گلیشن لوم برٹ مختلف قومون کے لوگ شامل ہوگئے جو یونان و ونیش کے بردہ فروشون سے لیکر یہان مسلمان بنائے جاتے تھے زرخریدون مین اکثر شایستہ اور وفادار ہوتے تھے مملوک کیطرح سلو ر بھی اپنی خدمت مین غلام رکھتے تھے سلطان کی طرف سے بعض معافیدار دیہات پابند ملازمت تھے جو عندالضرورت اپنے ماتحتون سے بادشاہ کی مدد کرتے مگر افسوس۔

ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی

تھوڑے عرصہ مین ان دونون نے عبدالرحمن کے بعد فرصت کو غنیمت جانکر
ریاستیں قائم کرلین اوریہی اسپین مین آخرکو باعث زوال سلطنت اسلامیہ ہوئے
ان زرخرید غلامون کی مدد سے اکثر عبدالرحمن نے نہ صرف قزاقی اور بغاوت کا
قرار واقعی بندوبست کیا بلکہ اپنے تمامی دشمن مسیحیون پر کامیابی حاصل کی اور تمام
سواحل بربر کو خلافت بنی امیہ کا مرید بنا کر سیوٹا کے قلعہ مشہور پر قابض ہوگیا۔
اور جہازون کا ایک بہت بڑا بیڑا طیار کرکے بحر روم مین ناظمیون سے خوب لڑا اسکے
بعد جسوقت کہ مسلمانون کے ابتدائی حملون سے مسیحی معدودے چند استریاز کے کوہستانی
غار کوادونگا مین جا چھپے جنکی تعداد مرتے کھپتے ۳۰ مرد ۱۰ عورتین رہگئے تھے انکا
سرپرست پولوجس یا پیلیو بوک تھا جب پولوجس کے لڑکے کا نکاح انفانسو ایک
شہزادی سے ہوا تو اس عقد نکاح نے اوس گروہ کو طاقتور کردیا جسکے بعد تمام شمالی
صوبہ مسلمانون کے مقابلہ مین اوٹھکھڑا ہوا لیون واستریاز پر خلیج بسکی کے کنارے
انفانسو پر قابض ہوگیا۔ لیکن اصل مین مسیحیونکی یہ نئی فتوحات نہ تھی بلکہ اوس علاقہ
پر جو بطور سرحد کے مقرر ہوا تھا قابض ہوگئے۔ نوین صدی۔ لسبون۔ زیمورا سان
اسٹیفن پوری گورمار۔ اوسما۔ سیما کانس مین قلعہ تعمیر کیے۔ دسوین صدی کے آغاز
مین مسلمانون نے پھر دلیرانہ کوشش کی لیکن مسیحیون نے اونکو شکست دیکر
اضلاع مین تاخت وتاراج کرنا شروع کردیا کیونکہ اوس زمانے مین مسیحی ناتربیت یافت
اور جاہل مطلق تھے پڑھنا بھی کسیکو یاد نہ تھا اور کل طور طریقہ سفاکی اور تعصب کے
تھے۔ لیون کی سپاہ مین مغلوب اور درماندہ دشمنون کو پناہ ملتی تھی جب شہر کو

فتح کیا ساکن کو بے تکلف تہ تیغ کیا - اگر رحم کھایا غلام بنا لیا بخلاف اسکے اہل عرب
جنکے شایستہ طرز رزم اور آزاد منشی کی پناہ مین مغلوب دشمنون کو پناہ ملتی تھی -
ایذا رسانی کجا کسی مسیحی کیطرف بری نظر سے دیکھنا بھی پسند نکرتے تھے نوجوان خلیفہ
نے اپنی بگڑی ہوئی فوجین اکٹھا کرکے فوراً جانب شمال روانہ کردین اور انہون نے
مسیحی حدود پہ کامیابی حاصل کی - دوسری برس ۱۷۸ھ مین فوجکشی کی سان
اسٹیون وڈیگومار کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو شکست ہوئی جب عربی سپہ سالار
نے میدان ہاتھ سے جاتی دیکھا تو شمشیر بکف صف دشمن مین گھس لڑتے لڑتے مرگیا
مگر شاہ لیونی اوس جان نثار دلاور کی یہ قدر شناسی کی کہ اوسکا سر ایک سگ کے سر کے
ساتھ قلعہ کے دروازے مین لگا دیا پھر خلیفہ اعظم نے اسکی یاداش کے لیے ۱۷۹ھ
مین خود فوج کی کمان لیکر اوسکا احاتہ کا جالیا اور قلعہ کو منہدم کردیا پھر قلعہ
سان اسٹیون جمصوبے کے خالی کراکے اوسکی بھی یہی گت کی پھر ناوار کیطرف متوجہ
ہوا اور سانگو کو دو متواتر شکستین دین اور وال ڈی جنگیو اس یعنی وادی القصب
مین متعدد فوجون کو شکست فاش دی اہل سرحد کے سرکشانہ مقابلہ اور جابرانہ برتاوے سے
جھلا کر مسلمانون نے خلاف عادت کسیقدر تہدید سے کام لیا اور اہل میوش کو قتل
کرڈالا - اس وادی القصب کے بعد ۲۳۶ھ مین سانگو والی ناوار نے یہ قلعہ مسلمانون سے
چھین لیے اسپر سلطان عبدالرحمن برانگیختہ ہوکر شمال کیطرف روانہ ہوا اور جو قلعہ
اور شہر رستہ مین آیا اپنے مخالفون کے وحشیانہ ظلم کی تقلید کرکے بے تکلف لوٹکر
مسمار کردیا جلا دیا تمام علاقہ مین اسقدر خوف پھیلا کہ لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جاتے
تھے - سانگو بھی اوسکی خبر آمد سنکر سراسیمہ بھاگ نکلا سلطان پملونا کے دار الامارت

شہر تادامین داخل ہوکر معبد اور مکانات بیرحمی سے مسمار کرکے شہر پر قابض ہوگیا
اس کامیابی سے واپس ہونیکے بعد عبدالرحمن نے اپنا لقب موافق خلیفہ عباسیہ
کے ناصر دین اللہ رکھا اوراب تک بنی امیہ خلافت کے لقب سے ملقب تھے کیونکہ
خلیفہ اون لوگون کا لقب ہونا چاہیے جنکو خادم حرمین کا فخر حاصل ہو اوراولاد
بنی امیہ اس فخر سے محروم تھی دوسرے خوف خلفا بنی عباس کا تھا جب جگہ جگہ
بادشاہ خودسر ہوگئے اور ذاتی اقتدار خلفا کا بجز چار دیواری بغداد کے باہر کہین نتہا
اور وہ قیدیون سے زیادہ وقعت نرکھتے تھے خلیفہ عبدالرحمن ثالث نے اپنا لقب
ناصر دین اللہ رکھا بعد اسکے بیس برس اور حکومت کی اس زمانہ حکومت
مین مدبرانہ انتظام اور شائستہ قوانین اور اجرا احکام منصفانہ موافق شریعت
غرا کے کیا اور امور دین کا معین ہا واقعی سچا ناصر دین اللہ تھا ۹۵۹ء مین بعمر
۷۰ برس بار سلطنت سے سبکدوش ہوکر آغوش لحد مین آرام کیا ۵۰ برس حکومت
کی ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب اسنے اکیس برس کی عمر مین تخت پر پہلا قدم رکھا تھا
تو سلطنت کی حالت نہایت ردی تھی ایکطرف جنوب مین بربری خاندان فاطمیہ
دستبرد کو طیار بجانب شمال مسیحی فرمانروا اپنا موروثی استحقاق سمجھکر استحصال پر آمادہ نہران
نومسلم سردار الگ دندان طمع تیز کررہے تھے اطراف کے صوبے خودمختار نبے جاتے
تھے ملکی گروہ الگ برگشتہ تھے جدہر دیکھو بدعملی تاخت وتاراج کا بازار گرم ملک
مین بدنظمی اور چارو نطرف اسباب خرابی موجود خلیفہ اعظم نے تخت نشین ہوتے ہی فوراً
اوس قوی انتظام کی تدبیرین سوچین کہ باید وشاید پہلے تمام فریقون کا زور گھٹاکر سلطان
قرطبہ کا اقتدار رعایا پر کئی گنا بڑھایا دشمنون اور حریفون مسیحی کی نظر مین گورنمنٹ اندلس

کی عظمت ثابت کی اسلام کی عظمت کا یہانتک سکہ بٹھایا کہ اپنے باہمی قضیہ
فیصلہ کرانیکو دربار مین بذات خود حاضر ہوتے قسطنطنیہ فرانس جرمنی اطالیہ
کے بادشاہ اخلاص مندی کے لیے سفیر بھیجتے۔ خلاصہ یہ کہ اوسنے اسپین کو نہ صرف
اندرونی اور بیرونی دشمنون کے پنجے سے چھڑایا اور نہ صرف خرابی اور بربادی کے
طوفان سے بچایا بلکہ عظیم الشان اور آسودہ حال بنایا۔ یہ اوسی عبدالرحمن کا
طفیل تھا۔ اسکے بعد پھر ایسا دن اندلس کو آج تک نصیب نہوا تاریخ المقاری مین
لکھا ہے کہ عبدالرحمن کے مانند سلیم الطبع روشن دماغ کوئی فرمانروا نہین ہوا وہ سخی
حلیم المزاجی کریم النفسی عدل گستری زبانزد عوام تھی۔ شیر رزم زینت بزم حامی ہر سب
علوم کا شوقین۔ عالمون کا سرپرست علمی مباحثہ سننے کا آرزومند۔ پورا منصف
کھرا۔ اور بے لاگ شخص تھا اوسنے اپنی ۵۰ برس کی یادداشت لکھی تھی جو بعد مرنیکے
لوگون نے دیکھی اوس سے معلوم ہوا کہ صرف چودہ دن اسکو بیفکری مین گذرے۔

مسیحیون کا مختصر حال

ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اشتریاز کے مسیحیون کا مخرج اگرچہ طوفان نوح کی طرح ایک تنگ
اور تاریک تنور تھا جسکو کوارونگا کہتے تھے اسکو گاڈ کی نسل نے اپنا ماوا اور ملجا
بنالیا تھا غار کی تاریک اور تنگ جگہ مین جسکا رستہ ایک تنگ گھاٹی سے بذریعہ
۹۰ سیڑھیون کے تھا یہ لوگ عرصہ دراز تک چھپے رہے جنکی تعداد مرتے مرتے ۳۰ مرد
اور ۱۰ عورتین رہگئی تھین یہ بھی حقیر جمعیت بڑھتے بڑھتے آخر تمام اسپین پر حاوی
ہوگئے اس بادشاہ کے عہد حکومت مین ایک ذلیل حقیر شخص مسمی ہیلیو لوک مذکور نے
جو اوس جماعت قلیل کا سرغنہ تھا کلیسہ مین لوگون کو اپنی پچھلی ذلتون کا بدلہ لینے

اور غاصبون کو اپنے موروثی وطن سے اوکھاڑ دینے پر آمادہ کیا اور زیر دست
محکوم رہنے اور جلا وطن ہونے پر سخت نفرین اور ملامت کی - چنانچہ مسیحیون
نے اپنی مقبوضات مین مسلمانون کے حملون کا جواب دینا شروع کر دیا اور اگرچہ
مسلمانون نے کوئی شہر یا گانون ایسا باقی نہ چھوڑا جہان اپنی حکومت نہ قائم
کرلی ہو مگر اوس غار کے جہان پیلیو بوک نے صرف تیس آدمیونکی جمعیت سے جاکر
مستحکم قلعہ بنا لیا تھا مسلمانون کو جب اونکے ارادے کی خبر پہونچی تو کچھ التفات نکیا
اور یہی سمجھے کہ تیس ذلیل آدمیون کی حقیقت ہی کیا ہے کہ جنکے خورد و نوش کا کچھ
سامان بھی نہ تھا مگر شہد - غرض اونکی جمعیت وقتاً فوقتاً تازہ کمک پہونچنے
سے بڑہتی گئی اور اسطرح شدہ شدہ غار سے نکل آئے اور اپنی شکست و ریخت کی
درستی کرتے رہے اور ہزیمت خوردہ مسیحی مردانہ وار عزم مین اپنے آپ نظیر تھے
گو کہ وحشی اور جاہل مطلق ہونے مین شبہہ نہین مگر ساتھہ ہی اوسکے دلاور بھی
اس بلا کے تھے کہ شکستون پر شکست کھاتے ہزارون نقصان اوٹھاتے مگر پھر
دفعۃً ایک تازہ جوش کے ساتھہ اوٹھتے جسکا ابھی مذکور ہو چکا ہے ہم اوپر لکھہ آئے
ہین کہ صوبہ لیون کی طاقت کو وہانکی خانہ جنگیون نے کچھہ عرصہ کے لیے مضمحل کر دیا
تھا مگر شاہ ڈونون کا لائق جانشین زامیرون ثانی سنہ ۹۳۱ء مین تخت نشین ہوا
اور سنہ ۹۳۹ء مین مسلمانون کو الخندق یعنی سنڈائی مین بھاری شکست دی
جس مین ۵۰ ہزار مسلمان کھیت رہے اور عبدالرحمن حاکم قرطبہ مع پچاس سوار کے
جان بچا کر بھاگ گیا یہ نامبارک سال مدت تک اندلس مین سن الخندق جاتا مشہور رہا
مگر اوسکے بعد مسیحیون کے باہمی نفاق و جھگڑون نے خلیفہ کی مساعدت کی

کہ یہ باہمی خانہ جنگی مین رہے خلیفہ نے پچھلے نقصانون کی تلافی کے لیے اور
فوج بھرتی کرکے دوسری لڑائی کا سامان تیار کرلیا۔ تفصیل اسکی اسطرح ہے
کہ کسٹائیل لیون کی سرداری تسلیم نکرتا تھا کسٹائیل کا نواب مشہور معروف
فرڈی نینڈ جسکی تعریف اوسوقت کے شاعرون نے کی ہے اور لیون کی حکمران
ایک عورت تھی کونٹ کسٹائیل جیسا کہ نامور تھا ویسا ہی اوسکی بیوی بھی بلی
تھی مسماۃ انفنٹا گارشیہ شاہ نادار کی بیٹی کسٹائیل بجاے لیون کی ماتحتی کے
خودسر ہوگیا تھا اپنی خودسری کی بدولت زامیرون کے ہاتھ مین پکڑ کر قید ہوا
لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ اہل کسٹائیل بجز اسکے دوسرکی اطاعت نکرینگے تو کونٹ
یعنی نواب کو رہا کردیا دو شرط پر پہلے یہ کہ وہ تاج لیون کا ہمیشہ تابعدار رہو خوا
رہے دوسری یہ کہ اپنے بیٹے کی زامیرون کے کورڈولو سے شادی کردے اسنے
طوعاً وکرہاً منظور تو کرلیا لیکن انتقام کا منتظر رہا جب ۹۵۰ع مین زامیرون
تلادری زا کے میدان مین مسلمانونکو شکست دیکر انتقال کرگیا تو کونٹ خود
بادشاہ بنکر اور ڈولو کے خلاف ہوکر اوسکے بھائی سانکو کا طرفدار بنگیا اور ۹۵۷ع
مین سانکو کو تخت نشین کیا پھر اوسکو تخت سے اوتار کر ایک لنگڑے شہزادے
کو اوڈرڈ نہم ملقب با بجیث نام کو بادشاہ بنادیا۔ سانکو معذور ہوکر ملکہ نادار
کے پاس جو اسکی دادی تھی گیا اور ادن دونون نے ملکر خلیفہ اندلس سے
استغاثہ اور استمداد کی جسکی تفصیل یہ ہے کہ سانکو اپنے موٹاپے سے تنگ آگیا
تھا بلا سہارے چل نہین سکتا تھا اوسنے ارادہ کیا کہ اطباے قرطبہ سے جنکی
حذاقت یورپ بھر مین مشہور تھی رجوع کرے۔ چنانچہ ملکہ بونرا نے

خلیفہ کی خدمت مین قاصد بھیجا خلیفہ نے حسب الطلب ایک طبیب حاذق مسمی سنڈالی کو علاج کے لیے بھیجدیا مگر طبیب نے بموجب ایماے خلیفہ کے چند شرائط پیش کین - اول یہ کہ سانگو اپنے چند قلعہ خاص خلیفہ کے سپرد کرنے اور مع ملکہ نادار کے بذات خود قرطبہ آکر معالجہ کرے ہر چند کہ ملکہ کو منظور نتھا مگر اہل غرض مجنون چارناچار اپنے بیٹے شاہ نادارا اور پوتے معزول شاہ لیون کو لیکر روانہ ہوئی - عبدالرحمن نے عالی حوصلگی کو کام فرمایا اور شاہانہ مراسم سے پیش آیا اور مناسب مہماندار ی کی - خلاصہ یہ کہ سانگو نے خلیفہ کی بدولت نہ صرف اپنے مرض مہلک سے نجات پائی بلکہ ایک جری فوج کے ساتھہ واپس آکر ۳۴۶ھ مین لیون پر بھی قابض ہوگیا مورخ ابوالفدا لکھتا ہے کہ عبدالرحمن نے ۳۴۴ھ مین ایک مرکب بحری اسکندریہ روانہ کیا کہ وہان سے کچھہ سامان نادرہ اور جواری لائے لوٹتے وقت مراکب صقلیہ سے جسمین تحائف علوی خلیفہ مصر کے تھے مقابلہ ہوگیا اہل اندلس نے اون کشتیون کا سامان لوٹا جب یہ مرکب بعد کے افریقہ کے قریب پہونچا تو اہل خلیفہ مصر نے اوس جہاز کو مع سامان جلا دیا اور اوسمین جو کچھہ تھا مع جواری لوٹ لیا جب عبدالرحمن نے یہ حال سنا تو افریقہ پر چڑھہ آیا اور بعد سخت لڑائی کے اندلس کو لوٹ گیا -

ماہ رمضان ۳۵۰ھ ہجری مین بچاس برس حکومت کرکے مرا - اسکے بعد حکم بن عبدالرحمن المشتہر باللہ جو ایک بڑا عالم الدہر تھا تخت نشین ہوا -

دوسرا خلیفہ حکم بن عبدالرحمن

ہر چند کہ اسکو کتاب بینے اور کتب جمع کرنے کا نہایت شوق تھا - اور امور

سلطنت کیطرف توجہ کم تھی پھر بھی اوسکے باپ کا رعب اسقدر چھایا تھا کہ کسیکو مجال سرتابی نہ تھی چنانچہ ایک مسیحی معزول شہزادہ نے قرطبہ مین آکر فروتنی سے سلطان سے استدعا کی کہ وہ اوسکو تخت پر بحال کردے اس ذریعہ سے فریقین مین صلح ہوگئی خلیفہ نے تمام اپنی عہد سلطنت مین قاہرہ - دمشق بغداد کو سفیر بھیجکر نایاب اور نئی کتابون کا ذخیرہ اپنے کتب خانہ مین جمع کیا اگر کوئی کتاب قیمتاً نہ ملتی تو نقل کراتا اسیطرح چار لاکھ سے زائد لکھی ہوئی کتابین اوسنے بہم پہونچائیں ایسے وقت مین کہ جب چھاپے کا وجود نہ تھا اس امر کو مغتنمات سے سمجھنا چاہیے یہ خلیفہ محض جامع الکتب ہی نہ تھا بلکہ ہر ایک کتاب کو بغور دیکھکر حواشی اور نظائر چڑھاتا جنسے بیسون عالم مستفیض ہوتے مگر افسوس کہ اوس نادر الوجود کتب خانہ کا بہت سا حصہ اہل بربر نے برباد کردیا باقی بچا بچایا اسپین کے مسیحیون نے تباہ کیا ادھر نایاب کتابونکے جمع کرنے مین سرگرم اور اونکی درستی مین ہمہ تن مصروف تھا تو اودھر اکابر سلطنت ملکی اقتدار حاصل کرتے جاتے تھے آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ پردہ نشینان حرم سرا دخیل معاملات سلطنت ہوگئین انگلش مورخ لکھتا ہے کہ حکم محض ایک کتابی کیڑا تھا کتب بینی اپنے موقع پر مناسب اور موزون ہوتی ہے مگر الوالعزم اور نامور سلطان بننے کے لیے اسی پر اکتفا کرنا بیکار آمد نہین بادشاہ کو دنیا اور مافیہا کا معمولی علم ہونا ضروری ہے لیکن کتب خانہ کے اندر بیٹھے تمام الوالعزمیونکو محدود کر دینا اور رزمی نیکنامیون کو چھوڑکر کتابون کی ورق گردانی کرنا یا جلدون کی نازک اور خوشنما بندشون مین مصروف رہنا اور ان امور کو رعیت کے زخمی دلون کے مرہم لگانے پر ترجیح دینا کسی طرح شایان شان

جہانداری نہین ہم نہین کہتے کہ خلیفہ کمزورطبیعت یا اپنے فرائض منصبی سے بیخبر تھا
نہین بلکہ مطالعہ کتب مین اسقدر محو اور مستغرق اور از خود رفتہ رہتا کہ رزمی سکتا ہون
کیطرف توجہ کرنیکی اوسے فرصت ہی نہ ہوتی تھی کتب بینی کے سوا اوسکو عمارت
کا اوسی قدر شوق تھا اس کثرت شوق نے اوسکو فن معماری کا ایک خاص مذاق
پیدا کردیا تھا علاوہ اگلے مدرسون اور کتب خانون کے اور بہت مدرسے بنائی
اور اونکے مصارف کے لیے جائداد وقف کی ہر ملک کے علما اور فضلا کو جمع کیا
اور جو کتب خانہ دار الخلافت قرطبہ مین فراہم کیا تھا اوسکا نام کتب خانہ مروانی رکھا
جسکی فہرست چوالیس جلدونمین تھی اسکے صلح پسند مزاج نی اسکی عہد مین سلطنت
کو زیادہ نقصان نہین پہونچایا گیارہ برس حکومت کرکے انتقال کیا اور صاحب ابوالفدا
لکھتا ہے کہ پندرہ برس پانچ مہینے خلافت کی ۶۳ برسکی عمر پاکر ۳۶۶ھ مین مرا
اسکے بعد اسکا بیٹا ہشام جو دس برس کا تھا برائے نام خلیفہ ہوا۔

تیسرا خلیفہ ہشام دوم بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوم

عمر اسکی اوسوقت دس برسکی تھی لقب اسکا المؤید باللہ قرار پایا اسنے محمد منصور بن ابی
عامر قحطانی کو کہ اسکے باپ کا وزیر تھا کل انتظام خلافت کا سونپ دیا یہان تک
کہ محمد منصور مثل مالک و رقابض کے ہوگیا جسکا آگے مذکور ہوتا ہے۔

ابو عامر کی کیفیت

مسیحی مورخون نے اسکو ابن ابی امیر لکھا ہے ابو عامر محمد بن عبداللہ ولی عامر
محمد بن ابو الولید ابن یزید المعافری اوسنے موید کو اپنی عہد حکومت مین نظر بند
رکھا نہ کوئی خلیفہ کے پاس جاسکتا تھا اور نہ دیکھہ سکتا تھا اور آخر ملقب بہ منصور ہوا

اور اصل اسکی طرش کی ہے جو قریہ ہے اندلس کا پہلے منصور نے قرطبہ مین علم حاصل کیا
اور اکثر فضلا اور علما اوسکی صحبت مین رہتے تھے۔ صاحب تاریخ مسیح لکھتا ہے
کہ منصور طالب علم شریف النسل معمولی حیثیت کا آدمی تھا باوجود علم و فضل کے
اوسکے دماغ مین حکومت اور خودسری بھی تھی اور پورے تیقن سے آپکے طالبعلمون
مین پیشین گوئی کرتا تھا کہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ جب مین اندلس کا تاجدار ہونگا
تو تم مین سے کون کون کیا عہدہ پسند کروگے اور لطف یہ کہ جب وہ وقت آیا تو اوسنے
اپنا وعدہ فراموش نہین کیا پہلے منصور خطوط نویسی اور عرایض نگاری مین ملازم ہوا
اور امیر بیت المال کے مزاج مین رسوخ پیدا کرکے ایک چھوٹی سی اسامی پر مامور
ہوگیا۔ آدمی چالاک اور ہوشیار تھا اپنی حکمت عملی سے خوشامد اور چاپلوسی کو ذریعہ
گردان کر خاتونان محلسرا تک رسائی پیدا کرلی اور اکثر بیت المال پر دست درازی
کرکے تحفہ اور تحائف نذر کرتا کیونکہ اوسوقت مین حرم سرا کا ملکی اقتدار بڑھا ہوا تھا
اور ہشام کی والدہ سلطان عروہ کفیل کار سلطنت تھی اوسکے مزاج مین دخل پیدا
کرلیا۔ کہ سلطانہ بغیر مشورہ منصور کے کوئی کام نکرتی تھی تھوڑے عرصے مین اسنے
مختلف خدمتون پہ ترقی کرنا شروع کی یعنی پہلے ولیعہد سلطنت کے کارخانہ کا کارکن ہوا
پھر دو عدالتون کا جج اور کچھ حصہ فوج کا افسر ہوا خلیفہ حکم کے انتقال کے بعد اوسکی
جانشین ہشام کی صغرسنی کی وجہ سے جسقدر ملکہ عروہ کا بحیثیت والدہ ہونے خلیفہ کا اقتدار
بڑھتا گیا اوسی قدر اوسکے مدارج کی ترقی ہوتی گئی اوسی عرصے مین محلسرا کے متعلق
کچھ فوج یعنی سلو نے سرکشی کی تو منصور نے نہایت تیزی سے با حسن تدبیر اونکی
سرکوبی کردی اس سے یہ اور زیادہ ہردل عزیز اور مقبول انام ہوگیا کیونکہ

اہل قرطبہ ایک قوم سلوسی جو اوس ملک کی رہنے والی نہ تھی سخت متنفر تھے
اب اسکا حریف خلافت بھر مین بجز مصحفی امیر بیت المال کے جو ابتدا سے اسکا
مربی اور معاون تھا۔ اور کوئی نہین رہا اوسکے اوکھاڑ پھینکنے کے موقع کی
تاک مین رہتا تھا اتفاقیہ اوسکو یہ موقع ہاتھ آیا کہ یکایک شمالی علاقجات پر
مسیحی پھر چڑھ آئے مصحفی حیران تھا کہ اب کیا چارہ کرے اسلیے کہ اسکو بالکل رزمی
مذاق نہ تھا بالآخر مصحفی نے منصور کو سپہ سالار کرکے اوس طرف روانہ کیا اوسنے
پوری سرگرمی سے اس کام کو انجام دیا تھوڑے عرصے مین لیون پر اسقدر کامیابی
کے ساتھ حملے کیے کہ بابدوشاید اور فوج کے ساتھ مال غنیمت سے فیاضانہ سلوک
کیے اس سے یہ کل فوج قرطبہ کا عزیز الوجود محبوب بنگیا پھر دوسری لڑائی شمالی
مسیحیون سے ہوئی اوسمین بھی اسنے شکست فاش دی گو کہ اوس لشکر کا سپہ سالار
مسمی غالب تھا مگر اسنے اپنی حکمت عملی سے یہ فتح بھی اپنے ہی نام سے مشہور کی۔
یہانتک کہ اراکین دربار اور عوام الناس کو یقین کامل ہوگیا کہ منصور کو فن رزم
کی بھی قابلیت اعلےٰ درجہ کی ہے بعد اوسکے حکمت عملی سے شہر کا انتظام بھی جو مصحفی کے
بیٹے کے تعلق تھا وہ بھی اپنے قبضہ مین کیا اور یہانتک انصاف پر کمر باندھی کہ ایکمرتبہ
اپنے ایک بیٹے پر قانون خلاف ورزی کی حد قایم کی اور اسقدر بلارعایت درے
مارے کہ وہ جان بحق ہوگیا اس سے اور لوگونکی نظرون مین رسوخ بڑھگیا۔ یون تو غالب
اور مصحفی مین مدت سے نقیض چلا آتا تھا منصور نے مصحفی کو اور اوکسانا شروع کیا
اور غالب سپہ سالار کے لڑکی جو مصحفی کے لڑکے سے منسوب تھے اپنی شادی
کرلی خلیفہ حکم کے بعد دو برس کی شئلہء مین مصحفی کو بعلت تغلب بیت المال

مجلس مین گرفتار کر دیا بعض کہتے ہین کہ اوسے زہر دلا دیا مصحفی کے اوٹھ جاتے
ہی منصور نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔ اگرچہ خلیفہ اور مجلس مشورہ عام
تھی لیکن برائے نام۔ غرضکہ جو کچھہ تھا منصور تھا اپنے ایوان عالیشان مین جو
سواد شہر مین شاہانہ بنایا تھا بیٹھکر حکومت کرتا تھا اور بکار۔ فرامین اشتہار اوسکے
نام کے جاری ہوتے خطبہ سکہ اوسی کے نام کا تھا شاہی عبائین پہنتا جسپر اوسکا
نام کڑھا ہوتا۔ اسی عرصہ مین قوم سلوے جنھین کہ اسنے نکالدیا تھا ایک شخص نے
اسکے قتل کی فکر کی مگر کامیاب ہوا۔ اور معتمد مع چند سرغنون کے قتل ہوا
اب قرطبہ مین جو کچھہ تھا منصور۔ نوعمر ہشام خلیفہ کو اتنا وقوف ہے نہ تھا
کہ اپنے وزیر سے مخالفت کرتا ملکہ ماں خلیفہ کی پہلے ہی سے ہمزبان اسکی تھی
صرف ایک غالب سپہ سالار اسکا مدمقابل تھا اب منصور نے اسکے اوکھیڑ پھینکنے
کی تدبیر شروع کی۔ یہ مستقل مزاجی سے جس کام کو شروع کرتا کامیابی پر ختم
کرکے چھوڑتا مذکور ہے کہ ایکدن کسی مہم سلطنت مین بحث کر رہا تھا کہ دفعتاً
گوشت کے جلنے کی بو نے تمام حاضرین کو بدماغ کر دیا دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ منصور کی ٹانگ پر داغ لگایا جاتا ہے اُف تو درکنار وہ پوری دلجمعی سے
ردوقدح مین مصروف تھا ایسے مدبر اور عالی حوصلہ کے روبرو غالب کی کیا
حقیقت تھی غرضکہ اسنے جوڑ توڑ شروع کر دیا اور اختیارات چھوٹے چھوٹے
افسرون کے مثل کپتان کرنیل میجر توڑکر اپنے ہاتھہ مین لیے۔ سپہ سالار کا زور
گھٹا دیا۔ پھر نئی فوج بربر۔ افریقہ مسیحی بھرتی کی جو بسبب اجنبی ہونے کے بجز
اپنے محسن منصور کے کسیکو کچھہ نہین جانتے کہ غالب کس باغ کی مولی ہے منصو

یکا فوجی عنصر اور نہایت تنگ گیر تھا اگر کوئی سپاہی وردی پہنے کوئی ہتھیار
خلاف قاعدہ لگاتا تو اوسی وقت سزائے سخت دیتا سپاہ کو تنخواہ دیتا اور باقاعدہ
رکھتا فوج کے حق مین گویا وہ جلاد تھا لیکن جب سپاہی کہ جان توڑ کر لڑتے اور
پورے قواعد کی پابندی کرتے تو اونکے حق مین اس سے زیادہ کوئی محسن نہ تھا
یہی وجہ تھی کہ سپاہی اوسکے انعام کے منتظر رہتے مال غنیمت مین نہایت
سیر چشمی سے فوج کے ساتھ پیش آتا تھوڑے عرصہ مین غالب بیدست ہوگیا
اور محض لاشی رہگیا اور آخر کو ایک لڑائی مین کام آیا اوسکے بعد ایک فوجی
سردار مسمی جعفر ملک لزریب جو مقبول سپاہ ہونے مین غالب سے کم نہ تھا اوسکو
بہانے سے محلسرا مین بلا کر پوشیدہ قتل کرادیا افسوس کہ اوسکے دامن زندگی پر اس
قسم کے بدنما دھبے تھے مگر اسمین شک نہین کہ اندلس کو جو اقبال اور عظمت اوسکے
عہد مین بعد خلیفہ اعظم حاصل ہوئی کسی کے خیال مین بھی نہ تھی ہر ایک محکمہ کی فوجی
ہو یا ملکی بلاوساطت دیگرے خود نگرانی کرتا قانون وضابطہ کی پابندی مین
نہایت سخت تھا ملک فریقیہ پر کئی مرتبہ فوج کشی کی اور کامیابی حاصل کی
اندلس کو سواحل بربر تک وسیع کردیا اسکا معمول تھا کہ سال مین دو دفعہ گرمی
اور جاڑے کی شروع مین کسٹائیل و لیون اور الغار کے مسیحیون پر یورش
کرتا کتاب اور تلوار کو پہلو بہ پہلو رکھتا جسطرف فوج کشی کرتا شعرا اور علما کو
ساتھ لیجاتا کبھی کسی نے اوس وقت تک ایسی متواتر فتوح حاصل نہین کین
جیسی اسے نصیب ہوئین گویا اقبال و نصرت اسکے ہم رکاب تھا لیون کو فتح
کرکے اوسکی اونچی بالاٹ فصیلون اور برجون کو مسمار کردیا بارسلونا پر قبضہ کرلیا

آخر کو گلیشیہ بھی نہ بچا سینٹ یاگو کو جو مسیحیون کا سب سے بڑا معبد و بتخانہ تھا
بالکل منہدم کر دیا انھین معرکون کے بعد اوسنے اپنا لقب المنصور رکھا۔ غرضکہ
لیون۔ کسٹائیل۔ بارسلونا۔ نادار۔ پمپلونا۔ کمپوسٹیلا پر اپنا قبضہ کیا اور بعض
شہزادون کو اپنا باجگذار بنا لیا ایک مرتبہ اوسکو خارجاً معلوم ہوا کہ نادار مین
ایک مسلمان عورت مقید ہے شاہ نادار کو نہایت ذلت کے ساتھ پابوسی پر
مجبور کیا اور عورت مذکور فوراً رہا کی گئی ایک دفعہ منصور مسیحیون کے پیچھے یلغار کرکے
ایسے ایک مقام مخوف و دشوار گذار مین جا کر گھر گیا نہ تو آگے بڑھنے کی جرأت تھی
اور نہ پیچھے پا پھر سکتی کیونکہ دشمنون نے پچھلے درے بند کر دیے اگرچہ وقت
اور موقع نہایت مخدوش تھا لیکن اوسنے اپنی تدبیر سے اوسی حالت مین یہ
حکم جاری کیا کہ گرد کے تمام قصبات پر حملہ کر دو اور لوٹ مار سے یا جس طرح
ہو سکے کھیتی اور اسباب معیشت و سکونت کا سامان بہم پہونچاؤ چونکہ مسیحی
بوجہ کم ہونیکے حملہ آور نہ ہو سکتے تھے لیکن اس بات کا اطمینان تھا کہ دشمن اپنے
قبضہ مین ہی نکل کر کہان سے جاویگا جب اونھون نے دیکھا کہ اسلامی لشکر اطمینان
سے مکانات و گھر بنانے مین مصروف ہے اور کھیتی وغیرہ کی بھی تدبیرین کر رہے
ہین تو بہت چکرائے اور تفتیش کرنے لگے کہ ان باتون سے دشمن کا منشا
کیا ہے کسی عربی سپاہی نے جواباً بیان کیا کہ ہر وقت واپس وطن جانا
اور پھر آنا ایک طول عمل ہے جس سے یہین قیام کرکے جب تک کہ کل ممالک
محروسہ پر بخوبی قابض نہون یہین قیام کرین مسیحی سمجھے کہ ایسا نہو کہ مسلمان
ان میدانون کو ہمیشہ کے لیے اپنا مسکن الاپس بنا بیٹھین اس خوف سے

اونھون نے دشمن کو بخوف گذر جانے کو رستہ بھی دیا اور مال غنیمت لیجانیکو بار برداری بھی دی مثل ہے کہ گنوار گنا نہ دے اور بھیلی دے دفعتاً کسٹا ئیل کی فتح کے بعد المنصور بیمار ہوا اور بمقام میڈ نیا سلی السنلوع مطابق سنہ ۹۳ ہجری مین انتقال کیا مسیحیون کو اسکی مرگ ناگہانی سے نہایت خوشی ہوئی کون ہے جو اپنے دشمن کی مرگ سے خوش نہین ہوتا المنصور کے بعد اوسکا جانشین اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک الملقب مظفر ہوا چھہ برس تک اپنے باپ کے قدم بقدم چلا اور سیاست اور عدالت مین وہی قوانین جاری رکھے جو اسکے باپ کے وقت مین تھے اور خلیفہ کی ویسی حفاظت کی جیسی منصور کے وقت مین تھی اسکو ایک معرکے مین عیسائیون سے شکست ہوئی شنہ اء مطابق سنہ ۴ ہجری مین بمقام قرطبہ زہر دیا گیا اور وہ مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی عبد الرحمن وزیر ہوا اور اوسنے اپنا لقب ناصر کر کے حکومت کا دعوی کیا جس سے عوام لناس مین جو شاہی خاندان کی حکومت کے آرزو مند تھے برانگیختگی پیدا کر کے وزیر اعظم کے خاندان کے مخالف ہوگئے اور اس بات پر زور دیا کہ ہشام بذات خود فرائض خلافت ادا کرے ہشام کی یہ کیفیت تھی کہ بیچارہ تیس برس سے حرم سرا کی چار دیواری مین نظر بند تھا اور سوا عیش و عشرت کے امور جہانداری کی طرف مطلق توجہ نتھی ہرچند انکار کیا لیکن کون سنتا ہے بار خلافت اوسکے سر رکھ ہی دیا آخر کچھہ عرصے کے بعد جب لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ خلیفہ محض نالائق اور دنی الطبع ہے اوسی سنہ مین محمد بن عبد الجبار بن عبد الرحمن ناصر نے خروج کیا۔

گیارہوان بادشاہ چوتھا خلیفہ قرطبہ کا محمد بن ہشام ہوا

یہ بزور شمشیر خلیفہ ہوا اور اپنا لقب مہدی باللہ رکھا لیکن وہ بہت دنون تک اس
خلافت مغصوبہ سے منتفع ہوا اور لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلاب سلطنت
مین اپنی بھلائی جانتے تھے اوسکی اطاعت قبول کی اور ہشام موید کو گرفتار کر کے
قرطبہ مین قید کر دیا اسی عرصہ مین سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبد الرحمن کہ وہ بھی
اسی خاندان خلافت کے شاہزادون سے تھا افریقیہ سے فوج لیکر آیا اور خلیفہ
محمد دوم بن ہشام سے مقابل ہوا آخر اس لڑائی مین سنہ ۱۰۰۹ع مین خلیفہ کی
فوج نے شکست کھائی اور خلیفہ فرار ہوگیا اور سلیمان دار الخلافت پر قابض
ہوگیا کئی مہینے بعد محمد دوم نے پھر قرطبہ پر قبضہ کر لیا لیکن اہل شہر نے کہ اوس سے
ناراض ہوگئے تھے اوسکو سنہ ۴۰۰ ہجری مین قتل کر کے سلیمان کے پاس سر اوسکا
بھیجدیا سلیمان پھر آکر خلیفہ قرطبہ کا ہوا۔

بارھوان بادشاہ اور پانچوان خلیفہ قرطبہ کا سلیمان بن حکم بن

عبد الرحمن سوم ہوا۔ اسنے لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا اسکی خلافت سنہ ۴۰۷
ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۶ع مین ختم ہوئی اور یہ آخری بادشاہ بنی امیہ خلفاء اندلس کا
تھا اب اقتدار خاندان بنی امیہ کا ملک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی سپانیہ
مین بالکل زوال آگیا حکام اور والیان ممالک بیرونی نے اقتدار حاصل کیا جو والی
شہزادے بزور شمشیر دعویدار خلافت کے ہوے اونکو کسی نے تسلیم نہ کیا اب ہر ایک
حاکم اپنے ملک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل بنگیا اور خلافت قدیمی ٹکڑے ٹکڑے
ہوگئی یہانسے اہل فرنگ کو یورش اور حملہ کرنیکا موقع ملا یہان تک کہ بتدریج اسلام
اوس ملک سے نیست و نابود ہوگیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خاص تخت گاہ قرطبہ پر چڑھے جو رہے

نامی سرکش مسلط ہوئے چنانچہ علی بن حمود بن یحیٰی کہ سادات حسنیہ ادریسیہ سے تھا سنہ ۴۰۷ ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۶ء مین سلیمان کو شکست دیکر تخت نشین ہوا اور تھوڑے عرصے مین مارا گیا اوسکے بعد قاسم بن حمود اوسکا بیٹا سنہ ۴۰۸ ہجری مین تخت پر بیٹھا اور وہ بھی مارا گیا پھر اوسکا بھتیجا یحیٰی سنہ ۴۱۲ ہجری مین تخت نشین ہوا اور وہ بھی مارا گیا اسکے بعد پھر ہشام بن سلیمان سنہ ۴۱۸ مین تخت نشین ہوا اور اسنے اپنا لقب رشید رکھا۔

واضح ہو کہ علی بن حمود اولاد مین ادریس بن عبداللہ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کے ہین ادریس سنہ ۱۷۲ ہجری مین خلفاے عباسیہ کے خوف سے مغرب کیطرف چلے گئے اور کسیقدر ملک پر قابض ہو گئے وہان اونکی وفات کے بعد اونکی اولاد اوس ملک پر قابض رہی ادریس کے بعد عمر پھر عبداللہ پھر علی پھر احمد پھر یعقوب پھر حمود ہوئے اگرچہ ان ادریسیون کے ملک کا بڑا حصہ افریقہ مین خلفاء قرطبہ نے دبا لیا تھا لیکن اونھون نے بزور شمشیر واپس لیا یہانتک کہ خود مالک قرطبہ ہو گئے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ لوگون نے جو فرقہ مفسدین سے تھے اور انقلاب سلطنت مین اپنی بھلائی جانتے تھے اونھون نے ہشام مؤید کو گرفتار کر کے قرطبہ مین قید کر دیا اور محمد بن ہشام بن عبدالجبار ملقب بہ مہدی کو خلیفہ گردانا اب دوسرے فریق مخالف نے سلیمان بن حکم کو اپنا خلیفہ گردان کر مہدی پر خروج کیا اور مہدی کو شکست دیکر دارالخلافت پر قابض ہو گئے پھر تھوڑے عرصہ مین مہدی لشکر جمع کر کے قرطبہ آیا اور سلیمان کو شکست دی اس عرصے مین تمام اہل قرطبہ نے روز کے جدال و قتال سے تنگ آکر بہیئت اجتماعی مہدی کو قتل کر کے ہشام

مؤید کو تیسری مرتبہ تخت نشین کیا اور واضح عامری وزیر اعظم ہوا تھوڑے عرصہ
میں وزیر اعظم کو بھی کسی سبب سے مار ڈالا اس عرصہ میں اہل بربر نے سلیمان بن حکم
سے اتفاق کر کے قرطبہ کو فتح کیا اور ہشام المؤید کو پھر قید کر دیا لوگوں نے ۴۰۳ھ
میں سلیمان سے بیعت کی اور لقب اوسکا المستعین باللہ رکھا۔ بنی امیہ کی حالت
اوسوقت نہایت خوفناک اور قابل افسوس تھی مور۔ سلو۔ بربر۔ باری باری اونکو
شاہ شطرنج بناتے تھے اور پھر نئی نئی چالوں سے ایک دوسرے کو کشت و مات
دیتے تھے جب تیسری مرتبہ ہشام کو معزول کر کے ایک کلبۂ تاریک میں مع
اہل حرم قید کر دیا اوس وقت کا حال شدت جاڑے اور بھوک سے نہایت تنگ
تھا اور اندھیرے کی تکلیف مزید براں کہ یکایک ایک شخص نے آکر کونسل کا فیصلہ
سنایا کہ قبلۂ عالم آپ کل فلاں قلعہ میں قید کیے جائینگے اسکے اول نوید موت
کی سنا چکے تھے اسکے جواب میں خلیفہ نے یہی کہا کہ کچھ مضایقہ نہیں یوں ہی
سہی مگر خدا کے لیے کچھ کھانیکو دیجیے اور جاڑے اور روشنی کا بندوبست
کر دیجیے گا اسپر کیا موقوف اس قسم کی وحشت انگیز سانحے قرطبہ میں متواتر ہوتے
رہے ہر روز نیا انقلاب ایک تازہ آفت برپا کرتا رہا اس عزل نصب نے ہر شخص کے
مزاج میں خود سری اور آزادی پیدا کر دی جب لوگوں نے میدان صاف پایا
تو لوٹ مار شروع کر دی اور بعد خانہ بربادی وزیر اعظم کے اوسکے قصر عالی کو بھی
تاخت و تاراج کر کے آگ لگا دی اور قرطبہ ایک وحشتناک مسلخ اور مقتل کا نمونہ
بنگیا یہ گروہ یعنی سلو وغیرہ جب اپنی ہوسیں پوری کر چکا تو اب بیرحم بربری
کی باری آئی اور اونکے پنجۂ قضا میں پھنسے خدھر جاتے تھے تباہی اور بربادی

اونکے ساتھ ہوتی تھی قصر اور محل اور شان دار عمارتین سب برباد کر دیے تھے
اور آخر وہ سب آگ کی نذر ہوتے تھے یہانتک کہ مدینۃ الزہرہ پر بھی قبضہ کر کے
لوٹ لیا اور آگ لگا دی اور وہان کے ساکنین جو بھاگ کر جامع مسجد مین جا
چھپے تھے اون بیرحمون نے مع بچے اور عورتین اور بوڑھون کے قتل کر دیا
اور خانہ خدا کا کچھ خوف دل مین نہ آیا یہ واقعہ ۴۰۱ھ کا ہے الغرض کہ ۴۰۰ھ
ہجری مین جران عامری جو قوم قوادی اور اصحاب موید سے تھا ایک جماعت
کثیر اوسکے ہمراہ ہوئی اور علی بن جمود العلوی حاکم سبتہ بنیا کا اوسکے شریک
ہوکر قرطبہ روانہ ہوا اور سلیمان نے مع لشکر کے مقابلہ کیا۔ آخر شکست کھائی
جران عامری نے قرطبہ پر قبضہ کیا اور ہر چند ہشام نے موید کی تلاش کی مگر
نپایا اور سلیمان کو اس جرم مین قتل کیا کہ تونے موید کو مار ڈالا ہے حالانکہ ہشام
اس محبس کی سختی سے قرطبہ سے روپوش ہوکر مکہ معظمہ کیطرف روانہ ہوا تھا
یہ حال اوسکی ایک کنیز حرم سے معلوم ہوا غرضکہ اسنے موید کے مرنے کا سبب پڑھا
کر کے اپنی خلافت کا مستدعی ہوا اور لوگون نے اوس سے بخوشی بیعت کی او
لقب اوسکا متوکل باللہ رکھا اور یہ اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تھا جبکہ صاحب
دار العمارت کا یہ حال تھا کہ خلیفہ پر خلیفہ ہوتے تھے کبھی مجلس امراے قرطبہ جنکو شست
کرتی تھی تو صوبہ جات ملحقہ کا اسی پر قیاس کر لیجیے منصور نے جو اصول قائم
کیے تھے صرف آٹھ برس کے عرصہ مین سب نسیا منسیا ہوگئے حامیان بنی امیہ
کو جب یہ حال معلوم ہوا کہ ابھی تک ہشام موید قرطبہ مین ہے اور عامری قریب
ہے اب خلیفہ بن بیٹھا تو ایک شخص عبد الرحمن نامی بنی امیہ کو جو اولاد عبد الرحمن

ناصری تھا ملقب بہ مرتضی کیا یہ خبر سنکر اہل شاطبہ اور ولنشیا اور طرطوشہ جمع ہوے
جو مخالف حمود علوی کے تھے یہ قرطبہ پر آئے اور مقابلہ ہوا لیکن نصرانی فوج ہر ایک ناکام
واپس ہوا - اور غلامان کی حمود کو حمام مین قتل کرکے اوسکو بڑے بھائی قاسم کو خلیفہ ملقب
بہ مامون کیا پھر اوسپر خروج کیا یحیے بن حمود نے اور قرطبہ کے لوگون نے اوس سے
بیعت کی اوس وقت قاسم اسبلیان مین تھا جب قاسم وہان سے لوٹا تو یحیے
بغیر لڑے مالقا جزائر کی طرف چلا گیا اور ہر شہر و قصبہ ہر ضلع خود مختار بن بیٹھا
سرداران بربر جنوبی اضلاع پر قابض ہو گئے قوم سلو نے مشرقی صوبہ دبا کے
جو ملک بچا اوسپر اون چند نو دولت یا مسیحی خاندانون نے تسلط کر لیا جو خوش قسمتی
سے سلاطین قرطبہ کی اولوالعزمی سے ادھر ادھر جان چھپائے بیٹھے تھے اور
اندلس کے نہایت مشہور شہر قرطبہ سوائیل مین جمہوری سلطنت قائم ہوئی مگر قرطبہ
کی حکمران مجلس قابل عملی طور سے بالکل بادشاہی کی مشابہ تھی خلاصہ یہ کہ نصف گیارہوین
صدی کے قریب نہین خاندانون کے علیحدہ علیحدہ شہرون مین خود مختار بن بیٹھے
سوائیل کا خاندان مالاگا مین - عیاد نا الجرس و سالٹا مین حمود غرناطہ مین نصرانی
زاراگوزا مین بنی سعود طلیطلہ یعنی ٹولیڈو مین ذالنون - بطرح ولنشیا مرشیہ
المریا کے خاندان نہایت جلیل القدر اور مشہور تھے گو انمین بعض مہذب علم دوست
شعر و سخن کے قدردان بنے تھے اور اونکا طرز حکومت بھی نہایت شائستہ اور
منصفانہ تھا مگر بیشتر سخت گیر اور ظالم تھے اب ہم یہانسے واسطے ربط کلام
کے اون سلاطین افریقہ کا حال بیان کرتے ہین کہ جنکی سلطنت دیار مغرب
مثل مراکہ تانجیر اور تونس وغیرہ مین تھے اور یہان آکر قرطبہ مین اپنا قبضہ کیا

مختصر کیفیت سلاطین مرابطین کی جنھون نے قرطبہ پر حکومت کی

ابتدا اونکی سنه ۱۰۹۹ء سے سنه ۱۱۴۶ع تک ہی گیارہوین صدی کے وسط مین دو آدمی
ایک یحیی بن ابراہیم کہ حاجی تھے اور مکہ معظمہ مین اونھون نے الہیات اور علم
شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبداللہ بن یسین کہ مشہور معلم علم شریعت و الہیات
کے تھے دونون نے باہم اتفاق کرکے افریقہ کے جاہل گروہونکو کہ کوہستان اطلس کے اوس
پار رہتے تھے تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا اور اونکے ذریعہ سے [illegible]
اطراف پر قابض ہوگئے اور اونھون نے اپنا نام مرابطین رکھا یعنی باہم دوستدار
اور مروجین مذہب بھی اپنے کو کہلایا۔ عبداللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اونکے ابوبکر
نامی ایک شخص اونکے قائم مقام ہوے اور اونھون نے صحرائے اطلس کو چھوڑکر افریقہ
کے ملک فتح کرنے پر کمر باندھی اوسکے بنی عم یوسف بن تاشفین نے شہر فاس کو فتح
کرکے ملک موریطانیہ یعنی مراکو پر قبضہ کیا اور سنه ۱۰۷۳ء مین شمالی اور وسط افریقہ کے
لوگون نے اونکی حکومت قبول کی۔ اسی عرصے مین ہسپانیہ کے اسلامی سلاطین
نے جنکو عیسائی الفانسو نے تنگ کر رکھا تھا یوسف تاشفین کو اپنی مدد کے
لیے طلب کیا یہ سنه ۱۰۸۶ء مین حسب الطلب ابنائے اسپانیہ کو عبور کرکے قریب باداجوز
کے ایک مقام پر جسکو زلاگا کہتے ہین ماہ اکتوبر سنه صدر مین نصارا کی فوج کو شکست
فاش دی اسکے بعد اور اکثر فتوحات اسے نصیب ہوئین اور تھوڑے عرصہ مین
بزور شمشیر اور تدبیر ممالک اسلامی اسپانیہ پر اپنا اقتدار اور اختیار جماکر کل سلاطین
اسلامیہ کو اپنا مطیع اور تابعدار کرکے مراکو کو آگیا جسکا مذکور پہلے درج کتاب ہوچکا ہے
القصہ یوسف سنه ۱۱۰۶ء مین مراکو مین مرا اوسکے بعد اوسکا بیٹا علی قائم مقام ہوا علی نے

۱۱۰۸ء مین پھر قسطلانی یعنی کشتائیلی فوج کو جسکا بادشاہ الفانسو تھا قریب اکلس کے
شکست دی - اور بعد مرنے الفانسو کے اوسکے بیٹے نابالغ ڈان سانچو نے اطاعت
قبول کی پھر ۱۱۱۸ء مین شہر سرگوشیہ بسبب غلبۂ نصاریٰ کے مسلمانون کے قبضہ سے
نکل گیا - اور اب ممالک شمالی اسپانیہ اہل اسلام کی عملداری سے ہمیشہ کے لیے جاتی رہے
اس لیے کہ علی بن یوسف تاشفین ۱۱۴۳ء مین قضا کر گئے اور اونکے بیٹے تاشفین
بن علی بسبب یورش فرقہ مہدویہ کے جو دار السلطنت مراکو پر حملہ آور ہوے تھے مصروف رہے
اور ملک اسپانیہ پر بالکل توجہ نکی یہان تک کہ فرنگستان کے عیسائی اکثر ملک
اسپانیہ پر قابض ہوگئے اور اوسی محاصرہ ۱۱۴۵ء مین تاشفین بن علی نے
انتقال کیا اوسکے بعد ابو اسحاق بن تاشفین کل ایک برس حکومت برائے نام کرکے
۱۱۴۶ء مطابق ۵۴۱ ہجری مین مہدویون کے ہاتھ سے قتل ہوے اور اونکے
ملک پر مہدوی قابض ہوگئے یہ آخر بادشاہ مرابطین کے تھے جنکی حکومت ۱۰۹۹ء سے
لیکر ۱۱۴۶ء تک رہی -

کیفیت مہدویہ کی مختصر یون ہے

نام اونکا محمد بن عبداللہ اور بعض مورخ نے مہدی ابن تومرت لکھا ہے حضرت امام حسن
علیہ السلام کی اولاد سے تھے اطراف سوس مین عشرہ کے دن ۴۸۵ھ مین پیدا ہوے
کم عمری ہی میں بغرض طالب علمی قرطبہ آئے اور مصر کی سیر کی علوم دینی مکہ شریف
اور مدینہ منورہ مین حاصل کیے وہان سے بغداد پہونچے تین برس امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے اور قرشی اور طرطوسی سے بھی علم حاصل کیا
اور مورخین مغرب نے لکھا ہے کہ جن دنون امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مدرسۂ نظامیہ

بغداد میں درس دیتے تھے اونھوں نے ایک نوعمر طالب علم کو خلاف رواج
ایک سوتی ٹوپی پہنے ہوے دیکھا۔ پوچھا تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے
ہو اونھوں نے کہا کہ میں ارض مغرب شہر سوس کا ہون پھر امام صاحب نے
دریافت کیا کہ تم قرطبہ کے مدرسہ مین بھی رہے ہو جو دنیا میں تمام مدارس سے افضل
خیال کیا جاتا ہے۔ عرض کیا جی ہان اسکے بعد قرطبہ کے علما کے نام دریافت
کیے اونھون نے بالتفصیل بیان کیے پھر فرمایا کہ تمنے میری کتاب احیاء العلوم بھی
دیکھی کہا جی ہان پھر فرمایا کہ اوسکی نسبت علماء قرطبہ کے کیا خیالات ہیں طالبعلم
نے سر جھکا لیا جب امام نے اصرار کیا تو جوان نے کہا کہ اگرچہ اس امر کا اظہار کرنا
گستاخی ہی مگر بحکم الامر فوق الادب عرض کرتا ہون کہ علماے قرطبہ نے آپکی
کتاب پر کفر و الحاد کا فتوی لگایا ہے اور اوس کتاب کو پھاڑ کر جلا دیا۔ اون
سبھون نے ملکر بادشاہ علی بن یوسف تاشفین کو اطلاع دی کہ یہان احیاء العلوم
بکثرت پھیلتی جاتی ہی اس سے مسلمانون کے عقائد کے بگڑ جانیکا اندیشہ ہی جسکا
یہ نتیجہ ہوا کہ بموجب حکم بادشاہ کے علاوہ قرطبہ کے مراکش مرینہ فاس قیروان
اور مغرب کے تمام شہرون مین احیاء العلوم جلا دی گئی۔ نوجوان کا یہ بیان
سنتے ہی امام کا چہرہ متغیر ہوگیا اور حالت جذب مین ہاتھ اپنے آسمان کیطرف
اوٹھا کر یہ بد دعا کی کہ بار الٰہی جس طرح بادشاہ نے میری کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے
کرکے برباد کیا اسی طرح اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے تباہ کر جو کچھ
اوسی وراثت مین ملا ہے سب چھین لے عین اثنا بد دعا مین نوجوان
نے کہا کہ یا حضرت اتنا اور اضافہ فرما دیجیے کہ اسکی تکمیل میرے ہاتھ سے ہو

حضرت نے فرمایا کہ یا خداوندا اسکی تکمیل اسی شخص کے ہاتھ سے ہو طلبہ نے
آئین کہی یہ نوجوان طالب علم نہایت متقی اور پرہیزگار تھا اگر کسیکو خلاف شرع
دیکھتا تو اوسکو فی الفور تنبیہ کرتا آزادی اوسکے مزاج مین کوٹ کوٹ کر بھری
تھی۔ اجراے احکام شرعی مین نہ کسی بادشاہ کا کھٹکا تھا نہ عوام کا ڈر بلکہ معظمہ
سے اسی آزادی اور خودسری کی بدولت مصر پہونچا وہان بھی اسی طور کی
صورتین پیش آئین آخر مجبوراً وہان سے بھی شہر بدر ہونا پڑا سفر مین بجز ایک
چھڑی اور چھوٹے سے مشکیزہ کے اور کوئی چیز اوسکے پاس نہ تھی پھر مصر سے
اسکندریہ گیا اور وہان سے جہاز مین سوار ہوکر ۵۰۰ھ ہجری مین مہدیہ داخل ہوا
جہاز مین اسکی شیرین بیانی اور نصائح دلپذیر نے اہل جہاز کو نہایت تاثیر بخشی
کہ اہل جہاز پابند صوم وصلوۃ ہوگئے اور کوئی ایسا نہ تھا کہ تلاوت قران مین ناغہ
کرتا مہدیہ مین اُن دنون یحیے بن تمیم بن معز کی حکومت تھی اسنے جاکر مسجد مین
قیام کیا راہ گذرنے والون کو دیکھا کرتا۔ جہان کسیکو خلاف شرع دیکھتا دست
بگریبان ہوجاتا دوہی تین دن مین بہت سی ڈھولکین پھاڑ ڈالین طبلے
پاش پاش کیے توڑا اور تنبورے چھین کر زمین پر دے مارے شرابون کے
خم چکنا چور کردیے غرضکہ سارے شہر مین ایک آفت مچادی اس باعث سے
اوسکی تمام شہر مین شہرت ہوگئی ہزارون معتقد ہوگئے طلبہ نے آکر کچھہ استفادہ
حاصل کیا جب امیر کو یہ حال معلوم ہوا بہت اعزاز سے بلوایا نہایت قدر
ومنزلت کی۔ اپنی حسن عقیدت ظاہر کرکے رخصت کیا یہ چند روز کے بعد
مہدیہ چھوڑ کر بجائیہ پہونچا وہان بھی اوسکا یہ حال رہا کہ ایکدن حسب اتفاق

اسکا گذر ایک بستہ مین ہوا کہ اوسکا نام ہلالہ تھا وہان اوسنے ایک نوعمر لڑکے کو
دیکھا کمال محبت سے اوسکا نام پوچھا اوسنے کہا میرا نام عبد المومن ہے نام کے
سنتے ہی اب اوسے دولت سلطنت ملنے کا یقین ہوگیا اس لیے کہ جس طرح
اسکو دینی فضائل کے حاصل کرنیکا شوق تھا اسی طرح دنیوی حکومت کا بھی
مادہ تھا اسکو ایام طالب علمی مین ایک کتاب علم جفر کی ملگئی تھی اوسکے ذریعہ
سے اسکو معلوم ہوا تھا کہ ایک شخص نسل بنی فاطمہ سے پیدا ہوگا جو لوگون
کو خدا کیطرف بلائیگا اور اوسکا دار الخلافت وہ مقام قرار پائیگا جسکے نام مین
ت - ی - م - ل - ن - ہونگے اور ایک شخص کی مدد سے جسکے نام مین ع - ب - د - م
و - ن - ہونگے وہ اپنی اغراض مین کامیابی حاصل کریگا ہمیشہ یہ اوس شخص
کا متلاشی ہر جگہ رہتا تھا یہ وہی عبد المومن ہے پوچھا آپ کا مکان کہان ہے
کہا کرنیا مین - کہا ارادہ کیا ہے کہا ارض مشرق کو جاتا ہون - کہا کیون
کہا علم کے شوق مین - محمد بن عبد اللہ نے کہا کہ علم و فضل و دولت و ثروت
سب تمکو خدا نے دی ہے آؤ میرے ساتھ - اور اوسکو تمام امور سے واقف کردیا
اور یقین دلایا کہ تھوڑے عرصے مین تو بہت بڑا شہنشاہ ہونیوالا ہے غرضکہ
عبد المومن اسکے ساتھ ہوگیا اسکے بعد عبد اللہ بن شفرالسی جو بڑا فقیہ و حافظ
قرآن اور محدث تھا اور فصاحت اور بلاغت مین کوئی اسکا ہمپلہ نہ تھا
انکا شریک سفر و حضر ہوا ان تینون نے ملکر کارروائی شروع کی شفرالسی نے
بالکل گونگا بنا دیا کہ موقع پر اپنے علم و فضل و فصاحت اور بلاغت کو بطور
معجزے کے ظاہر کرے اور اونسے اس بات کی کوشش کر کے بہت سے مرید

خوش وضع تنومند شکیل چن چن کر فراہم کیے اس مختصر جماعت کے ساتھ
نجائی سے نکلکر شہر مراکش مین پہونچا شہر کے باہر ایک ویران مسجد مین اوترا
اور پند و وعظ شروع کیا اور خلاف شرع امور پر حکام کو لعن طعن کرنے لگا
بادشاہ وقت ابو حسن علی بن تاشفین نہایت نیک نفس تھا ایکدن کا مذکور
ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے ایسی حرکت کی کہ تمام شہر مین ہلڑ پڑ گیا اوس ایام مین ہاں
یہ رسم تھی کہ شاہزادیان بسبب صحبت نصارا اسپین کم پردہ کرتی تھین اسی بنا
پر ابو حسن کی بہن گھوڑے پر سوار شہر سے گذری اسکو دیکھکر کب برداشت ہوتی
تھی کہ خلاف شرع بات کو گوارا کرے - اپنے مریدون کو لیکر عورتون کے
غول پر جھپٹ پڑا اور اکثر لونڈیون کو مار پیٹ کر زخمی کردیا اور شہزادی کے
گھوڑے کو بھی ایک ڈنڈا مارا کہ وہ گھوڑے سے گر پڑی پھر شہزادی کو مارتا جاتا تھا
اور کہتا جاتا تھا کہ مسلمان عورتین اور یون بے پردہ سیر کرین - استغفر اللہ
غرضکہ یہ تو مار پیٹ کر چلدیا اور شہزادی کو لوگ اوٹھا کر محل سرا مین لیگئے
یہ خبر سارے شہر مین پھیل گئی اور لوگونکو اس جرارت اور دلیری پر نہایت تعجب
گذرا اس واقعہ کے بعد جمعہ کے دن جامع مسجد مین پہونچا اور خاص اوس جگہ پر کھڑا
ہوا جہان بادشاہ نماز پڑھا کرتا تھا لوگون نے منع کیا تو اوسنے اونکی طرف
گھور کر دیکھا اور سنجیدگی کے لہجہ مین کہا کہ المساجد للہ یعنی مسجدین صرف اللہ
ہی کی ہین اور اسنے تردید منہیات مین ایک پر جوش تقریر شروع کی تقریر
ہو رہی تھی کہ بادشاہ آگیا لوگ آداب بجا لائے اور یہ وہین بادشاہ کی
طرف سے منہ پھیر کر بیٹھا رہا بادشاہ نہایت سلیم الطبع تھا اوسنے دوسری جگہ

کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی جب نماز سے فارغ ہوے تو محمد بن عبد اللہ نے کھڑے
ہوکر پہلے سلام علیک کی پھر کہنے لگا کہ اے بادشاہ رعیت پر جو ظلم ہوتے ہین
اونکی خبر لے خدا کے یہان تجھے جواب دینا ہوگا یہ کہکر تہ چھوٹ سکیگا کہ مجھے
خبر نہ تھی بادشاہ سمجھا کہ یہ کوئی عالم اہل غرض ہے جاتے وقت کہہ گیا کہ اس سے
دریافت کرو جو کچھہ اسکی غرض ہوگی پوری کر دیجاویگی اسنے جوابا بادشاہ کے
پاس کہلا بھیجا کہ میری کوئی غرض دنیوی نہین فقط مسلمانون کی بھلائی چاہتا
ہون اس واقعہ کے بعد بادشاہ کو اسکے حالات تشدد اور بہن کے زخمی ہونیکا
اور سلطان کی مخالفت کا حال معلوم ہوا اسنے علما کو بلا کر حکم مناظرہ دیا۔ اور
حسب الحکم محمد بن عبد اللہ دربار شاہی مین حاضر ہوا قاضی بن محمد رشید نے تقریر
کی کہ تم ایسے بادشاہ کو جو نیک نفس پرہیز گار ہے برا بھلا کہتے پھرتے ہو اوسکے
جواب مین محمد بن عبد اللہ نے نہایت جرات اور فصاحت سے کہا یہ جو آپ
پوچھتے ہین کہ بادشاہ کے خلافِ شان کلمات مینے کہے یا نہین۔ ہان کہے
اور بیشک کہے باقی رہا بادشاہ کا منصف پرہیز گار خدا ترس ہونا اسی قدر کافی
ہے کہ اوسنے تمھاری باتون پر اعتبار کر لیا ہے جو تم سب کہتے ہو اوسیکو سچ جانتا ہے
خدا کے یہان وہی جوابدہ ہوگا نہ کہ تم قاضی صاحب کیا آپ نے نہین سنا
کہ مسلمانونکی آبادی مین سور مارے مارے پھرتے ہین شراب علانیہ بک
رہی ہے یتیمون کا مال ہضم اس تقریر نے اس قدر اثر کیا کہ بادشاہ نے آب دیدہ
ہوکر ندامت سے سر جھکا لیا اور دلمین کہا کہ بیشک یہ سچ کہتا ہے تمام فقہا
نے عرض کیا کہ اسکی باتون سے بوے بغاوت آتی ہے اور اس بات پر علامت بت

وہب نے جو مصاحب خاص تھا زور دیا اور کہا کہ اگر اسکا قتل خلاف مصلحت ہے
تو حراست میں رکھا جاے مگر ایک وزیر نے کہا کہ یہ لوگ خود روٹیون کو محتاج ہو رہے
ہین سلطنت کو کیا نقصان پہونچا سکتے ہین انکی سزا یہ ہے کہ خارج البلد کرد یے
جائین غرضکہ بادشاہ نے طوعاً وکرہاً اس بات کو منظور کرکے شہر مراکش سے نکالدیا
یہ وہان سے نکلکر ایک چھوٹے سے شہر العمات مین پہونچے وہان عبدالحق بن
ابراہیم نے انکو صلاح دی کہ شہر العمات مین آزادی سے رہکر اوسکی مخالفت نہ
کرسکوگے تمکو مناسب ہے کہ کوہستانی قصبہ مین جو پہاڑونکے اندر واقع ہے وہان
قیام کرو اوس گانون کا نام تین مل ہے تو محمد اوسکا نام سنتے ہی مارے خوشی
کے اوچھل پڑا جسوقت تین مل مین پہونچا تو اہل قصبہ نے نہایت تعظیم وتکریم سے
اوتارا اور سکونت کے لیے اپنے مکان خالی کردیے یہان وہ اکثر بادشاہ
کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا اسکی شہرت علم وفضل زہد وتقوی کی لوگ سن سن
کر دور سے آتے اور اوسکی شرف بیعت سے مشرف ہوتے ایک اوسکا یہ بھی اصول تھا
کہ توانا اور تندرست اور نوجوان اور مالدار کو زیادہ اپنے حلقہ ارادت مین لیتا
ایکدن اتفاقاً اوسنے حسب تلبیہ کہ لوگو سچ کہا کہ ہرسال خراج وصول کرنیکو بادشاہی
غلام رومی افرنجی یہان آتے ہین اور وہ آتے ہی ہمین گھرون سے نکالکر ہماری
عورتون سے ہمکو بیعزت کرتے ہین اور یہ جو آپ بھورے اور زرد رنگ کے لڑکے
دیکھتے ہین یہ سب وحشیون کی نسل ہے محمد نے نہایت طیش سے کہا کہ واللہ اس
زندگی سے تو موت اچھی ہے پھر پوچھا کہ اگر اس راہ مین کوئی تمہاری مدد کرنا
چاہے تو تم اوسکا ساتھ دوگے اونھون نے کہا کہ ساتھ دینا کیسا ہم

جہان منتظر رہنے کو موجود ہو جاوینگے بموجب اسکے حکم کے جب وہ غلام حسب معمول کے
موافق یہان آئے تو اون سبکو گھر شراب مین پلا کر بدمست کر دیا اور محمد
بن عبداللہ کو خبر دی اوسنے فوراً حکم قتل عام کا دیدیا اور آن واحد مین سبکو
مارڈالا۔ صرف ایک غلام نے بچکر دربار شاہی مین حال واقع کی اطلاع دی
اور کہا کہ محمد بن عبداللہ کی سازش سے یہ قتل وقوع مین آیا ہے بادشاہ کو یہ
سنکر نہایت فکر پیدا ہوئی اور اپنی ناتجربہ کاری اور مالک بن وہب کی رائے
کے خلاف کرنے سے نہایت نادم ہوا اور فی الفور دس ہزار سوار اوس طرف
روانہ کیے محمد عبداللہ نے مآل کار سمجھکر پہلے ہی سے یہ تجویز کر رکھی تھی کہ پہاڑون
کی گھاٹیون پر دونون طرف لوگون کو بٹھادیا تھا جیسے ہی بادشاہ کی فوج
آئی پہاڑون کی چوٹیون پر سے پتھر مارنا شروع کر دیا اس حکمت سے دس ہزار
فوج پتھرون کے نیچے کچل کچل کر تباہ ہو گئی باقیماندہ نے بادشاہ کو اطلاع دیکہ
آخر یہ تجویز ٹھہری کہ اب یہ تین دل والون سے کچھ مزاحمت نکیجاوے کہانتک
بغاوت کرینگے۔ تھوڑے عرصے کے بعد جب اوسکو بادشاہ کی یورش سے
اطمینان کامل ہو گیا تو اسکو یہ سوجھی کہ اس درے سے نکل کر بادشاہی شہرون پر
حملہ آور ہون ایکدن اوسنے تمام لوگون کو بلا بھیجا جب سب جمع ہو گئے تو محمد
بن عبداللہ کے اشارے سے وہی گونگا شرابی ممبر پر جا کر کھڑا ہوا اور سبکی طرف
مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے مسلمانون آج تک مین گونگا تھا الحمدللہ کہ رات کو ایک
فرشتہ نے آکر میرا سینہ شق کر کے دل مین ایمان اور علم کو بھر دیا کل تک مین
ایک جاہل گونگا تھا آج خدا کی عنایت سے ایک زبردست عالم حافظ

قرآن شریف اور موطہ امام مالک ہون اس فصیح تقریر اور اظہار کرامات
نے صدق دل سے سبکو معتقد بنا دیا پھر محمد نے کہا کہ الحمد للہ خدا نے آپ کو
ہمارے لیے ہادی بھیجا ہے پھر اسنے پوچھا کہ میرے بارے مین آپ کیا فرماتے
ہین اوسنے کہا کہ تم مہدی قائم بامر اللہ ہو جو کوئی تمھاری پیروی کرے وہ ناجی ہے
اور جو تمھاری مخالفت کرے وہ ناری ہے اس جملے نے اور بھی اعتقاد لوگون کا
بڑھا دیا اور جو کچھہ لوگون کو فی الجملہ شبہات تھے وہ بھی دور ہو گئے اب
محمد بن عبد اللہ نے لڑائی شروع کردی اور دس ہزار کوہستانیون کی فوج عبد المومن
اور عبد اللہ کے ہمراہ کرکے مراکش روانہ کی لڑائی مین فوج کو شکست فاش ہوئی
اور عبد اللہ مراکش کی دیوارون کے نیچے مارا گیا اور عبد المومن مع چند رفقا کے
تین مل کیطرف بھاگا یہان پہونچا بھی نہ تھا کہ محمد بن عبد اللہ کے قضا کرنیکی
خبر سنی محمد کو مرنے سے پہلے اس شکست کی خبر ہو گئی تھی اوسنے قبل مرنیکے
موجودہ لوگون کو بلا کر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون میرا یہ پیغام عبد المومن
سے کہدینا کہ میرے بعد دین کی تقویت کے لیے تمکو خدا نے میرا جانشین بنایا اور
اوسکی اطاعت تمپر فرض ہے اور لڑائی مین شکست کا کچھہ مضایقہ نہین مگر خدا کی مرضی
یہی ہے کہ آخر عبد المومن ہی کامیاب ہوگا عبد المومن کو اوسکے مرنے سے بڑا
صدمہ ہوا مگر اوسکی وصیت پوری کرنے پر آمادہ رہا اور اوسکی نصیحت کا
یہ نتیجہ ہوا کہ چند ہی روز مین سرزمین مغرب مین عبد المومن سے بڑا کوئی بادشاہ
نہ تھا محمد بن عبد اللہ نے ۵۲۴ھ ہجری مین انتقال کیا اوسکے مرنیکے بعد عبد المومن
خلیفہ مہدی نے ۵۲۱ھ مین ایک بڑے لشکر کے ساتھہ مرابطین سے لڑائی

کی اور بعد فتوحات متواتر کے سنہ ۱۱۲۵ع مین - مراکو - اور فاس وغیرہ مہدویہ
کے قبضہ مین آگئے اور بلا شراکت غیرے کل افریقیہ پر قابض اور متصرف ہوگیا
تھوڑے عرصے کے بعد اسپانیہ کی فتح کا بھی خیال ہوا کہ اوسکو بھی ملحق ممالک
افریقیہ کرین اسی تہیہ مین تھا کہ سنہ ۱۱۶۳ع مطابق سنہ ۵۵۸ ہجری مین قضا کی
اوسکے بعد اوسکے بیٹے ابو یعقوب یوسف نے سنہ ۱۱۷۱ع مین آبناے اسپانیہ کو
عبور کرکے مقام سویلی مین ایک جامع مسجد بنوائی کہ وہ بالفعل کنیسہ خانہ تولیدو
مشہور ہے اور سنہ ۱۱۸۲ع مین الفانسو ہشتم بادشاہ قسطلان پر فتح پائی اور
سارا ملک تاخت و تاراج کرکے اور چند قلعون پر قبضہ کرکے افریقیہ مین آیا پھر
سنہ ۱۱۸۴ع مین دریاے شور کو عبور کرکے سانتارم کے قریب ملک پرتگال کے معرکہ
مین زخمی ہوا اور اونھین زخمون کے سبب سے وہین انتقال کیا اوسکے بعد
ابو یوسف یعقوب اوسکا بیٹا جسکا لقب منصور تھا اوسکا قائم مقام ہوا - وہ
الجزائر پہ دریا کی راہ سے اوترا اور قسطلان کے بادشاہ الفانسو سے میدان الارکاس
مین بڑی لڑائی ہوئی جسمین الفانسو کی فوج کو شکست ہوئی بعد اوسکے ابو یوسف
نے وہان سے کوچ کرکے ٹولیڈو کا کہ دار الحکومت اون ممالک کا تھا محاصرہ کیا
اگرچہ ابو یوسف باوجود کوشش بلیغ کے اس شہر کو مسخر نہ کر سکا لیکن اوسکے
اطراف کے بڑے بڑے شہرون پر مثل میڈرڈ - اور گواڈالاکز اوسکے قبضے مین
آگئے یہ ابو یوسف ماہ اگست سنہ ۱۱۹۹ع مین قضا کر گیا اسکے بعد بڑے نامور
اور لایق اور شجاع اور بڑی خوبی کے دو بادشاہ ہوئے ایک محمد بن عبد اللہ
ملقب بہ الناصر دین اللہ کہ آخر سلاطین مہدویہ سے ہین کہ تخت گاہ اور ممالک

اسپانیہ پر قابض ہوے بمجرد تخت نشینی کے قصد کیا کہ ہر ایک اسپانیہ جسکا حصہ
عیسائیان فرنگ نے اوسکے مورثون سے لیا تھا پھر اپنے قبضہ مین لاوے۔
ورایسی قصد سے مشہور ہی کہ کئی لاکھ آدمی اوسنے فراہم کیے۔ اور وہ افریقہ سے
۱۲۱۱ء مین روانہ ہوا اور آبنائے اسپانیہ سے عبور کر کے [illegible] قلعہ جبال کے
سلسلہ پر لشکرگاہ کیا جسنے قطلان جدید کو کسٹیل سے جدا کیا ہی وہان
عیسائیون کیطرف سے یہ سامان ہوا کہ پوپ نے جو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا جانشین
سمجھا جاتا ہی اور جسکا نام انوسنٹ سوم تھا جہاد کا ذریعہ مشہور کیا
جس سے سلاطین متفقہ کے لشکر تمام فرنگستان اور دیگر ممالک سے فراہم ہوے
لاکھون سے تعداد اونکی بڑھ گئی سخت کھمسان کی لڑائی ہوئی لیکن آخرکو فوج مسلمین
کو شکست ہو کر یہ سبب زوال سلطنت اسلامیہ کا ہوا۔ اور محمد بن عبد المومن
مین ۱۲۱۳ء مین قضا کر گیا یوسف دوم مسمی ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کا بیٹا
گیارہ برس کی عمر مین باپ کا قائم مقام ہوا اسکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد
رہا اور ماہ جنوری ۱۲۲۴ء مین قضا کر گیا اور اپنا کوئی وارث بھی نہ چھوڑا۔
دوسرا ابو الملک عبد الواحد اوسکا قائم مقام ہوا چند مہینے کے بعد ابو محمد
ملقب بہ العادل کے ہاتھ سے قتل ہوا جسنے خود دعوی سلطنت کیا مگر
بھی ماہ اکتوبر ۱۲۲۷ء مین مقتول ہوا پھر ابو علی ملقب بہ المامون اوسکا قائم مقام
ہوا یہ برگشتہ بخت تھا افریقہ مین اوسکے اقارب مین سے یحیے نامی ایک شخص
برسر جنگ تھا اور اسپانیہ مین ابن ہود نامی ایک چھوٹا سردار مخالفت پر
ہوا جسنے اپنے کو سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا بادشاہ قرار دیا اور اوس مخالفت

کو مہدویہ سے نکال لیا الغرض المامون ۱۲۳۶ھ میں قضا کر گیا محمد قائم مقام المامون نے بیکار کوشش کی کہ اسپانیہ میں اپنا اقتدار پیدا کرے - اور اون ممالک سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوا اور سلطنت اسلامیہ اسپانیہ تین شخصوں پر کہ مخالفین سے تھے تقسیم ہو گئی جمعیت بن زین نامی ایک شخص والنشیا اور اوسکے حوالی پر قابض ہو گیا - ابن ہود کے آراکان آردگان اور حصہ اندلس کے لوگون نے اطاعت کی محمد بن الاحمر مملکت جین اور حصہ غرناطہ یعنی گرناڈا پر ظالمانہ حکومت کرتا رہا - اور یہ تینون بھی باہم ایک دوسرے سے لڑتے رہے اور وہ تینون عیسائی بادشاہ فرنگ سے مغلوب ہو گئے کسی مین طاقت اونکے مقابلے کی نہ تھی - قرطبہ کو کہ معتبر اور نامور دار الخلافت سلطنت اسلامیہ اسپانیہ کا تھا ماہ جون ۱۲۳۶ع مین عیسائیون نے لیلیا والنشیا ماہ ستمبر ۱۲۳۸ع مین اہل اسلام کے ہاتھ سے نکل گیا دنیا ۱۲۴۵ء مین مسلمانون سے نکل گیا ۱۲۴۷ع مین سارے قلعے دونون کنارے دریا گواڈل کوبر کے مسخر ہو گئے جو جین لیکر شہر سویلی کے دروازہ تک تھے ایک نامی شاہ غرناطہ کا یعنی نامور اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اتنی بڑی نامی سلطنت اسلامیہ اسپانیہ مین رہ گیا جسنے اطاعت فرڈینانڈ سوم کی قبول کی اور فرڈینانڈ نے نامی شہر سویلی کو لیلیا

خلاصہ احوال سڈ یعنی سیڈو

منجملہ اون طوائف الملوکی کے جو ملک اندلس مین بعد خرابی خلافت خلفاء بنی امیہ کے واقع ہوئی ایک سپہی بڑا نامی گرامی مشہور تھا جسکے قصے اولوالعزمی کے اسپین مین زبان زد خلائق تھے وہ کون سڈ و یعنی سید کہ جسکا ذکر خالی از لطف نہیں واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر کیا جاتا ہے -

جبکہ ملوائف الملوکی کا بازار اندلس مین گرم تھا تو اوسی ایام مین فردی ننڈ اول
نے نیون اور کسٹائیل کو فتح کر کے اول شہر یار ارگان کو اسے ملحق کر دیا۔ اور پھر
زار جیکو۔ وسکو کرام واقع پرتگال کو فتح کر کے شامل کر دیا لیکن مرتی وقت تمام ریاست
کو تین بیٹے اور دو بیٹیونکی تقسیم کرنے مین سخت غلطی کھائی جسکی وجہ سے اوس
علاقہ مین عرصہ دراز تک خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر الفانسو پنجم نے اوس بکھرے
ہوے شیرازہ کو پھر ایک جا جمع کیا اوس وقت سے آج تک مسیحی روز بروز ترقی
کرتے رہے اوسی وقت مین یعنی الفانسو کے عہد مین سید یعنی سید مذکور
قومی نامور گذرا ہے جسکا اصلی نام راڈری گوڈیا زآف ویوار تھا
اور جسکو مورخ سید المواضع سے موسوم کرتے ہین۔ مورخون
مین اختلاف ہے بعض اوسکو نہایت متصف باوصاف حمیدہ لکھتے ہین اور
بعض لکھتے ہین کہ یہ کوئی نامور بہادر نہ تھا بلکہ ایک رہزن غارتگر سفاک تھا اور ناموری
اوسکی محض بھاٹون کی جودت طبع ہے اصل یہ ہے کہ وہ گو کل عیوب سے مبرا
نہ تھا بلکہ بعض اوقات خطائین بھی اوس سے بمقتضاے بشریت سرزد ہوتی
تھین مگر وہ ایک مضبوط بہادر اور جویای جاہ وجلال تھا جس طرح عیسائیون
کی طرف سے مسلمانون سے لڑتا اوسی طرح مسلمانون کیطرف سے عیسائیون سے
مسجد ہو یا گرجا اوسکو کسی شے کے تباہ کرنے مین دریغ نہ تھا بشرطیکہ اوسے
مال غنیمت ہاتھ آتا سنہ ۱۰۶۵ء مین بیس برس کی عمر مین اوسنے نمود حاصل کی
یعنی ناوار کی لڑائی مین ایک نامور شجاع کو مار کر المواضع کا خطاب حاصل کیا
اور تھوڑے عرصے مین افواج کسٹائیل کا سپہ سالار ہو گیا اسی اثنا مین

شاہ نادار یعنی سانکو کے ساتھ ہو کر اوسکے بھائی الفانسو شاہ لیون کو مغلوب
اور مقید کر لیا آخر سانکو ویلی بوڈ کے ہاتھ سے زامورہ کی فصیل کے نیچے
قتل ہوا اور پھر الفانسو جسکو سید نے بعد قید کے جلا وطن کیا تھا تخت نشین
ہوا الفانسو نے پہلے اسکی نہایت خاطر کی بلکہ اپنی چچازاد بہن کی بیٹی سے
شادی بھی کردی مگر بعد کو حاسدون کے بہکانے سے اور گذشتہ جلا وطنی
کے شدائد یاد آنے سے سید کا مخالف ہو گیا اور آخر کو یہ حکم دیدیا کہ سید نو دن
کے عرصہ مین شہر بدر ہو جاوے ورنہ سزاے موت کا سزاوار ہوگا سید ساتھ
آدمیون کے ساتھ پہلے برگوز گیا جب وہان جگہ نہین پائی تو لوساڈہ گیا اب
وہان اوسکی مدت کے تین دن باقی رہ گئے تھے چھ دن گذر گئے تھے -
اسکے بعد سید نے الفانسو کی حد سے نکلکر شاہ زاراگوزا مسلمان کی ملازمت
اختیار کی اور اوسکی طرف سے اراگون علاقہ الفانسو پر چڑہائی کر کے [illegible]
ریاست کوتہ و با لیا پھر اوسنے کونیٹ بارسلونا کو شکست [illegible]
گوزہ کا حلقہ بگوش بنایا اور اوسکی طرف سے ولنیشیا کا محافظ مقرر ہوا -
اور یہ شرط ٹھہری کہ قلعہ جات ملحق کو مطیع رکھے اور جو کچھ خراج دیتے چلے
آئے ہین وہ شاہ یحیی کو بھی دین اور ولنیشیا مین سکونت اختیار کرے اور
لوٹ مار سے اسکی اور عہد نامہ جانبین سے تحریر ہوا اسلیے ولنیشیا کے پاس
اعلے منصب پر متمکن ہوتے ہی قرب وجوار کی ریاستون پر یلغار شروع کردی
جدھر گیا مظفر و منصور جس طرف رخ کیا فتح و نصرت ہمرکاب پھر سنہ [illegible]
مین الفانسو نے ازراہ مکر سید کو عفو جرائم گذشتہ کرکے واپس بلا لیا - اور

حکم دیا کہ قلعہ جات مقبوضات سابقہ ملینگے اور آیندہ سید کے فتوحات
خود بادشاہ کے فتوحات خیال کیے جاینگے ۔ گویا اسکو شہزادہ خود مختار تسلیم
کیا جب وقت کہ سید شمالی علاقہ جات کے تاخت تاراج مین مصروف تھا
الفانسو نے فرصت غنیمت جانکر ولینشیا پر قبضہ کر لیا جب سید نے سنا تو
الفانسو کے علاقہ جات کو تباہ اور برباد اور خاک سیاہ کرتا ہوا ولینشیا
مین آیا ۔ تو شہر پناہ بند تھا مگر نو مہینے تک محاصرہ کر کے ولینشیا فتح کر لیا
بعد فتح کے اسنے اکثر کو آگ سے جلا دیا اور کوئی دقیقہ لوٹ مار کا باقی نہ رکھا
اور ولینشیا کا خود مختار بادشاہ بنکر رہا تھا سب قرب و جوار سے زر کثیر بطور
خراج سالانہ مقرر کیا ۔ چنانچہ خاص ولینشیا سے ایک لاکھ بیس ہزار اشرفیان
والی البراسن سے دس ہزار ۔ اور والی البونٹ سے دس ہزار اور حاکم
ملوڈلو سے چھ ہزار لیتا تھا اور اسنے نہایت دلجمعی سے سینٹ پیڈرو سے جہان
پہلے اپنے اہل و عیال چھوڑ آیا تھا بلو لیے اب اسکو غرور نے لیا ۔ اکثر یہ کہا
کرتا تھا کہ ایک راڈرک نے سلطنت مسلمانون کو دی دوسرا لے لیگا ۔ اسی عرصہ
مین یوسف تاشفین نے ولینشیا کو آگھیرا ۔ سید مسلح میدان کارزار کو حصار
کیے باب العفی سے سید مع لشکر مرابطون کیطرف چلا جب انھون نے سید کا
لشکر آتے ہوے دیکھا تو جلدی جلدی گھوڑون پر زین رکھکر مقابلہ کو آئے اور جنگ
ہونے لگی ۔ آخر بعد لڑائی کے مرابطون کو پسپا ہونا پڑا ۔ مورخ لکھتا ہے کہ اسی
گیر و دار مین تعاقب کے وقت شاہ یوسف اسکے سامنے آگیا اور
سید نے اوسپر وار کیا مگر یوسف نے وار خالی دیا ۔ غرضکہ اس کشت و خون

بین یوسف کے پچاس ہزار فوج بین سے کل پندرہ ہزار بچے اور یوسف نے
قلعہ گابرہ بین پناہ لی پھر اطمینان سے یوسف تاشفین نے فوج تازہ دم
کو جمع کرکے ازسرنو ولینشیا کا محاصرہ کیا اور سید نے اوسی طرح سے مقابلہ کیا
بالآخر اوسکو شکست فاش ہوئی اور اسی صدمہ سے سید خود در آسنہ مذکور بین مرگیا
اوسکے وفادار و نے عین معرکے مین سید کی لاش کو ٹونگا گھوڑے پر ایسطرح باندھا
کہ وہ زندہ معلوم ہوتا تھا اور تلوار بقبضہ کرکے مع پانچہزار مسلح جوانون کے
خدم وحشم سے آہستہ آہستہ شہر کے باہر نکلکر محاصرین کے درمیان سے نکلکر
گذرتے ہوئے کستائیل کی سڑک پر چلے گئے اوسکے بہت دیر کے بعد مسلمانون
کو اس سوانگ اور اوسکے انتقال کی خبر معلوم ہوئی تو نہایت متعجب ہوے

خاندان بنی نصر غرناطہ یعنی گرانڈا

بنو مہدی جو ایک متعفف اور موحد فرقہ تھا جب افریقیہ بین سلاطین مراکو مغلوب
اور مستاصل کرچکے تو اس صوبہ کے فتح اور الحاق کیطرف متوجہ ہوے کہ اپنے پیشرو
مغلوب کا پورا پورا قائم مقام ہو یہان سلطنت کی یہ حالت تھی کہ مدت سے
مرحوم مغفور ہوچکی تھی اور اجزای منفرد باقیہ یعنی شہزادگان خودسر آپس مین
دلی کاوشین رکھتے تھے۔ اور فساد پر تلے بیٹھے تھے یہ فتوحات کے باعث
ہوے پہلے ۱۱۴۵ء مین بنی مہدی الجیرس پر قابض ہوے پھر ۱۱۴۶ء مین
سیوائیل اور مالگا پر پھر چار برس کا عرصہ نہ گذرا ہوگا کہ قرطبہ اور باقی اضلاع
شمالیہ پر متصرف ہوگئے۔ اگرچہ بعض عامل کچھ سرکشی پر اڑے رہے مگر اس قدر
فوج کے روبرو اونکی حقیقت ہی کیا تھی رفتہ رفتہ سب مطیع ہوگئے۔ بنو مہدی

نے گو اندلس کو فتح اور ملحق کیا - مگر دارالقرار کبھی نہیں سمجھا ہمیشہ افریقہ مین
بیٹھکر حکمرانی کی - مراکو سے دوسرے یا تیسرے سال کوئی سردار مع فوج
اتفاقیہ عند الضرورت آتا اور مسیحیون کی سرکوبی کرکے چلا جاتا چنانچہ ۱۱۹۵ء
مین مسیحیون کو الارکوس کے میدان مین جو بازاجورا کے قریب ہے بھاری شکست
دی ہزارون مسیحی کام آئے اور مسلمانون کے ہاتھ بے انتہا مال غنیمت
آیا لیکن ۱۲۱۲ء مین لاس نایاس کے میدان مین مسلمانونکو شکست ہوئی
اور باوجودیکہ مسیحی بھی بہت قتل ہوے لیکن مسلمانون کی چھ لاکھ فوج
مین سے معدودی چند جان بچاکر بھاگے اور باقی شہید ہوے اس خبر کے
مشتہر ہوتے ہی یہ حالت ہوئی کہ شہر شہر مسیحیون کے قبضہ مین آنے لگے
اور دولت مہدوی کو زوال شروع ہوگیا اودھر اہل اندلس نے حکومت کے
دور تسلسل سے تنگ آکر بار حکومت جسمین اب کچھ جدت باقی نرہی تھی زمین پر
پٹکنا چاہا اور ۱۲۳۰ء مین بالکل سبکدوش اور مطلق العنان ہوگئے اوسمین سے
ایک سردار عربی ابن ہود نے ایوان حکومت کو خالی پاکر قبضہ کرلیا اور ملک
کے بیشتر جنوبی حصون پر حکومت شروع کردی آخر اوسکے انتقال پر ۱۲۳۸ء
مین عنان حکومت چکر کھاتے کھاتے بنو نصر فرمانروایان غرناطہ کے ہاتھ
مین آئی - اور ابن الاحمر آخری بادشاہ بنو نصر کا ہوا - اسکا عہد اندلس مین
مسلمانون کی بزم آخری تھی - کیونکہ اب اونکے قبضے مین ملک کا کم حصہ باقی
رہگیا تھا ۱۲۳۸ء سے لیکر ۱۴۹۲ء کے درمیان فردی ننڈ ثالث والی کشتائیل
اور جیمی - اوّل والی ارگون نے بلاد ولینشیا - اور مرشیہ - اور سوائیل فتح

کے اوسکو کم اور کمتر کردیا اب بنو نصر کے قبضہ مین اوسی قدر ملک رہگیا
جو صوبہ غرناطہ کے متعلق تھا یعنی وہ اضلاع جو کوہستان سرانیٹی ندا کے
قریب اور ساحل سمندر پر ایلویرا اور جبل طارق کے واقع ہین باقی رہگیا
اس تھوڑے سے محدود ملک پر مسلمانون کی قسمت مین اور دوسو پچاس
برس حکومت کرنا لکھا تھا اور امصار مغلوبہ ریاستہای اسلام کے باشندے
مسیحیون کے ظلم سے ازبس متنفر تھے سلطان غرناطہ کی خدمت مین جمع ہوگئے
کیونکہ اب سوا اوسکے ملک مین کوئی مسلمان بادشاہ باقی نہین رہا تھا۔
ویلنشیا سے ۵۰ ہزار اور سوا ئیل و رزبرس کھنڈا سے ایک لاکھ مسلمان مہاجر
ہوکر ظل سلطانی مین پناہ لی لیکن بایں ہمہ شور و شر ابن الاحمر والی
غرناطہ کو تاج کسٹائیل کا باجگذار ہونا پڑا ہرچند کہ وہ نہایت دلیر اور اولوالعزم
تھا ایک وقت گو اوسنے اپنے آپ کو اس کمند عنایت سے آزاد ہونیکی کوشش
بھی کی یعنی بعد مرنے فردی نینڈ کے الفانسو دہم اوسکے بیٹے کے عہد مین بھی
لڑا مگر ہوتا ہی کیا ہے اسلیئے کہ تمام اسپین پر مسیحی قابض تھے۔ کامیاب نہوے
بعدہ مسیحیون نے پھر غرناطہ کیطرف منہ نہین کیا بلکہ اوسکو اپنی حالت پر
چھوڑکر مقبوضہ اضلاع کے نظم و نسق مین مصروف ہوے اور سنہ ۱۲۶۶ع مین
پھر ایک عہدنامہ موقت ہوا جس سے لڑائی چندے کے واسطے موقوف
رہی۔ محمد بن الاحمر ماہ جنوری سنہ ۱۲۷۳ع مین قضا کر گیا۔
بعد انتقال محمد بن الاحمر اوسکا بیٹا محمد دوم جانشین ہوا اسکے عہد مین ابن
یوسف بادشاہ فارس اور مراکو نے پھر قصد اپنے اقتدار بڑھانے کا مع مالک

اسپانیہ چھین کیا اور ۱۲۷۵ء مین بڑے لشکر کے ساتھ آبنای اسپانیہ کو عبور کر کے اسپانیہ کے کنارے پر ٹھہر کر معرکہ جنگ درمیان محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکہ مین تھوڑی سی کامیابی ابن یوسف کو ہوئی لیکن آخرش شکست فاش ہوئی ۔ اور اپنے ملک کو پھر گیا اب محمد دوم نے قصد کیا کہ جو ملک اوسکے باپ کے عہد مین عیسائیون نے لے لیا تھا اوس سے نکال لے لیکن ناکام رہا ۱۳۰۲ء مین اوسنے انتقال کیا اوسکا بیٹا محمد سوم باپ کا قائم مقام ہوا مگر زمانہ نے اوسکے ساتھ ناموافقت کی اوسکی عملداری مین دو جگہ بغاوت ہوئی ۔ یعنی گولوس مین اور المیریا مین ۔ اس فتنہ و فساد کی فکر مین مصروف تھا کہ عیسائیون نے اوسکے ملک پر یورش کی حتی المقدور وہ مقابلہ کرتا رہا آخرش قلعہ اور شہر جبل الطارق کہ اب جبل جبرالٹر کہلاتا ہے عیسائیون نے اوسکی فوج سے چھین لیا ۱۳۰۹ء مین المیریا پر بادشاہ ارگان نے جو قبضہ کیا تھا اوسکے استرداد کیواسطے گیا لیکن ناکام رہا اور اپنی دار السلطنہ مین واپس آیا لوگ اوس سے ناراض ہوئے اور وہ حکومت سے مستعفی ہوا ۔ اوسکا بھائی ناصر بادشاہ ہوا ابتدائی سلطنت ناصر کی بہت اچھی تھی مملکت المیریا اہل فرنگ سے پھر چھین لیے قبوطہ کہ افریقیون کے قبضے مین تھا اور جب سے جبل الطارق پر عیسائیون نے قبضہ کیا وہی آبنائے اسپانیہ کی کنجی لے لیا ۱۳۱۲ء مین جنہون نے کہ ناصر کو تخت نشین کیا تھا اوس سے پھر گئے اور اسمٰعیل بن فرج کو بادشاہ کیا ۔ ناصر لڑنے پر آمادہ ہوا ۔ آخرش ناصر کو شکست ہوئی اور اوسنے سلطنت ترک کی اسمٰعیل فرج کو ایک سلطانی خاندان کا شاہزادہ

تھا جسکی کنیت ابو الولید تھی اور وہ بڑا شجاع اور مدبر اور سلطنت کے لائق تھا
اوسنے تخت نشین کیا اور ۱۳۱۶ء مین اوسکو بڑی فتح عیسائیون کی فوج پر حاصل
ہوئی جسکی سپہ سالاری خود پدرو بادشاہ قسطلان اور اوسکے چچا مسمے اجان
نے کی تھی اور وہ دونون میدان جنگ مین مارے گئے ممالک مارطاس اور
بوزا اوسکے قبضے مین آئے اور شرقی حد اوسکے ممالک کی بہت بڑھ گئی باانہمہ
اوسکو اندرونی دشمنون سے نجات نہ ملی ؛
محمد نامی کہ ایک شاہزادہ اوسی خاندان سے تھا کچھ تھتک ہوگئی اوسنے قسم کھائی
کہ مین اوسکا بدلا لونگا ۱۳۲۵ء مین ایکدن وہ مع اپنے وزیر کے قصر الحمرہ کے
صحن مین چہل قدمی کرتا تھا محمد چند اشخاص کو لیکر وہان گھس گیا اور بادشاہ
اور وزیر دونون کو قتل کیا اسمعیل کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم امرا کے
اتفاق سے بادشاہ ہوا۔ اسکے شروع سلطنت مین کچھ فتنہ اور فساد پیدا ہوا
عثمان نامی ایک شخص کہ کپتان اسکے باڈی گارڈ کی فوج کا تھا اوسنے غدر
کردیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا ۱۳۲۸ء مین قسطلانیون نے دیرا
اور البیریا اور بعضے اور قلعون پر قبضہ کرلیا۔ محمد چہارم بذات خود اس فتنہ
کے دور کرنے کے لیے نکلا لیکن اوسکو شکست ہوئی اور اوسکی فوج منتشر ہوگئی
اور عثمان بلوائی کہ خاندان فاس ومراکو سے تھا اوسکو افریقہ نے مدد پہونچی
اور اوسنے الجزائر اور ماربلا اور رونڈا پر بھی قبضہ کرلیا مگر آخر ایام اوسکی سلطنت
مین کچھ بخت مساعد ہوا ۱۳۲۹ء مین بڑے شہر نامی اور معتبر کو ظاہر عیسائیون
سے لیلیا اور اوسی سال جبرالٹر پھر لے لیا اور ۱۳۳۳ء مین سارے بلوائیون کو

منطیع کرلیا۔ لیکن ۱۳۳۲ء مین محمد چہارم ابو الحسن بادشاہ فاس و مراکو کی دوستانہ ملاقات کے واسطے افریقیہ مین جانیو الا تھا دریاے شور کے عبور کے قصد سے جبرالٹر مین تھا کہ وہان اوسکو دشمنون نے قتل کیا ابو الحجاج یوسف محمد چہارم کا بھائی کہ اوس عرصہ مین دار السلطنت غرناطہ مین تھا فوراً بادشاہ مشہور کیا گیا۔ مورخین عرب کی راے ہی کہ یوسف بڑا صلح جو محب وطن رفاہ خواہ عام بڑا دانشمند اور لائق بادشاہ کہ مثل اوسکے سلاطین غرناطہ مین دوسرا بادشاہ نہین ہوا اوسنے اپنی سلطنت مین بڑی کوشش اور انتظام محکمہ جات عدالت مین کی صنائع اور حرفت قبیل وہ مفید علم ہنر ونکو بڑی ترقی دی اوسکی سلطنت کی زمانہ مین ابو الحسن بادشاہ فاس اور مراکو نے بڑی آخری کوشش کی کہ وسط ممالک اسپانیہ مین جہان عیسائیون کا قبضہ ہو گیا تھا پھر اسلام کا جھنڈا اوڑا دے مگر وہ اس کوشش مین ناکام رہا۔ ماہ اکتوبر ۱۳۴۰ء مین دریاے سالاڈو کے کنارے قریب تارفا کے ابو الحسن کی فوج سے اور پرتگال اور قسطلان کی فوج سے بڑی جمگھٹ لڑائی رہی لیکن آخر ش ابو الحسن کے لشکر کو شکست ہوئی اور عیسائیون کو اسمین بہت غنیمت ہاتھہ آئی ۱۳۴۴ء مین مملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کر لی اور ۱۳۴۴ء مین اونکی معتبر معمورات اوس سلطنت کے چھین لیے جس سے اوس سلطنت کی سرحد بہت تنگ ہو گئی یوسف ابو الحجاج مثل اپنے پیشینیون کے قتل کیا گیا ماہ ستمبر ۱۳۵۴ء مین جامع مسجد مین نماز پڑھتا تھا ایک مجنون آدمی نے اوسکو قتل کر ڈالا محمد پنجم یوسف کا بڑا بیٹا اپنے باپ کا قائم مقام ہوا اوسکی طبیعت مین بھی صلح جوئی

اور رفاہ عام مثل باپ کے تھی رفاہ عام سے تمام خاص مالداروں کو کسی قدر
نقصان پہونچتا تھا اسی سبب سے بعض بڑے چھوٹے رئیس محمد نجیم کے دشمن
ہو گئے اور سنہ ۱۳۵۹ع مین قصر سلطانی مین دفعتہ گھس گئے اور سپاہ جو قلعہ مین ذاتی
کو بادشاہ کے قتل کر کے شورش کی محمد نجیم کو اس ہنگامہ مین موقع ملا اور کسی
راہ سے نکل بھاگا باغیون نے جب قصر شاہی کو خالی پایا فوراً اسمعیل بن یوسف
کو تخت نشین کر کے بادشاہ مشہور کیا۔ اسمعیل دوم مشکل تمام مفسدہ پردازون کے
فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہا ابو سعید اوسکے امراؤن مین سے جسنے
سب سے پہلے اوسکے بادشاہ ہونے مین مدد کی تھی خوسا اوس سے باغی ہو گیا اور
قصر الحمرا مین اوسکو قید کر لیا اور ماہ جولائی سنہ ۱۳۶۲ع مین اوسکو قتل کر کے
خود تخت پر بیٹھ گیا لیکن اس غاصب سے وہ بھی بہت دنون تک منتفع نہ ہوا پیدرو قسطلان
کا بادشاہ ابو سعید سے لڑنے پر آمادہ ہوا اور خاص اوسی مملکت مین محمد نجیم
لشکر فراہم کر رہا تھا کہ غاصب سے اپنے ملک کو واپس لے۔ غاصب نے دیکھا کہ
دونون طرف سے سر برآر ہونا مشکل ہے اسلیے اوسنے پیدرو کے پاس تحفے
ہدیے بھیجے کہ جسمین پیدرو راضی ہو اور عہدنامہ چاہا۔ پیدرو نے سویلی مین
اس معاہدہ کے انجام کے لیے ابو سعید کی دعوت کی اور جب وہ دعوت
مین گیا اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا۔ الغرض محمد نجیم دوبارہ تخت نشین ہوا
تھوڑی سی زحمت اوسکو بلوے سے پھر ہوئی لیکن اوسنے انسداد کیا بعد
اسکے سنہ ۱۳۹۱ع مین محمد نجیم نے قضا کی۔ یوسف دوم اوسکا بیٹا باپ کے قائم مقام
ہوا اوسکی کنیت ابو عبد اللہ تھی خود اوسکے ایک بیٹے نے بلوہ کیا کہ باپ کو مارا

عیسائیون کا دوست ہے اوسکا نام محمد تھا لیکن عوام کے بلوے کی
بیچکیا بعد اوسکے بلوہ فرو ہو گیا۔ الغرض یوسف دوم نے مملکت مرشیا کو
تاراج کیا مگر اوس سے کچھ نتیجہ نہوا ۱۴۹۳ع مین عیسائی رئیس جسکو
گرانڈ ماسٹر آف الکنٹارا کہتے ہین ایک رسالہ سوارون کے ساتھ غرناطہ
کے دروازون تک پہونچ گیا یوسف نے اس حملہ کے دور کرنے مین
خوب بہادری دکھلائی۔ بڑی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر مارا گیا اور
سوار لڑائی اوسکے کہ یوسف کی عاقلانہ تدبیر سے گھر گئے تھے
مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ آئی یوسف دوم ۱۳۹۵ع مین قضا
کر گیا بعد اوسکے قضا کرنے کے اوسکا بیٹا جسے بلوہ کیا تھا تخت پر
بیٹھا اور ملک پر قبضہ کر لیا اور بنام محمد ششم کے ملقب ہوا اور اپنے
بڑے بھائی کو جسکا نام یوسف تھا قید کیا اول سال اوسکی بادشاہت
کا مدار صلح پر تھا۔ عیسائیون سے ملت کرلی بلکہ بیری کوئی سوم کی ملاقات
کو تولیڈو گیا تھا لیکن بسبب بدنظمی قلعداران سرحدی کے دونون
طرف لڑائی شروع ہوگئی ۱۴۰۶ع مسلمانون نے مملکت آباسٹی کو مسخر کرلیا اور
اوسکے دوسرے سال عیسائیون کے تھوڑے سے لشکر کو شکست بھی دی لیکن عیسائیون
نے اسکے بدلے مین ۱۴۰۸ع مین زاہرہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ محمد ششم ۱۴۰۸ع
مین مر گیا یوسف سوم اوسکا بھائی جو کہ قید مین تھا بادشاہ ہوا اور
چودہ برس صلح کے ساتھ سلطنت کی اور ۱۴۲۳ع مین مر گیا
بعد اوسکے اوسکا بیٹا محمد ہفتم بادشاہ ہوا اوسکی اول

کوشش یہ ہوئی کہ عیسائیون سے عہدنامہ جدید کرلیا اس سے لوگ ناخوش ہوئے دوسرے یہ کہ وہ بہت غصہ ور تھا تیسرے یہ کہ لڑنے کھیلنے کی ممانعت کی اس سبب سے ۱۴۲۷ء مین مفسدون نے بلوہ کیا قصر سلطانی مین گھس آئے اس ہنگامہ مین اوسکو موقع ملا اور جان بچاکر بھاگا اور ٹونس پہونچا جہان اوسکے قرابت مند حاکم تھے محمد ہشتم کو لوگون نے تخت نشین کیا دوسرے سال محمد ہفتم بادشاہ ٹونس کی مدد سے بڑی فوج کے ساتھ اندلس پہونچا اور قصر سلطانی کو گھیر لیا محمد ہشتم کو پکڑا اور ۱۴۳۱ء مین اوسکو قتل کرڈالا اور پھر بادشاہ بن بیٹھا مگر یوسف بن احمد غرناطہ کے پہلے بادشاہ کے بیٹے جان دوم عیسائی بادشاہ قسطلان سے مدد لیکر بڑی فوج کے ساتھ آیا۔ اور محمد ہفتم کو شکست دی دوسری مرتبہ بادشاہی سے معزول کیا اور اوسنے بھاگ کر ملاگا مین پناہ لی یہ واقعہ ۱۴۳۵ء مین ہوا یوسف چہارم بلامزاحمت قصر شاہی مین داخل ہوا اور بادشاہ ہوا چھ مہینے بادشاہت کرکے مرگیا پھر محمد ہفتم تیسری مرتبہ بادشاہ ہوا اس تبہ بھی وہ آسایش سے بادشاہت نکرسکا اوسکے ایک بھتیجے محمد بن عثمان نے غدر کرکے ۱۴۴۵ء مین قصر الحمرا کو گھیرلیا اور محمد ہفتم کو قید کیا جہان بقیہ عمر اوسنے بسر کی اور خود بنام محمد نہم مشہور ہوا اس بادشاہ کو بھی اطمینان و آسایش نصیب نہوئی ایک شخص محمد بن اسمٰعیل نے عیسائی بادشاہ قسطلان سے مدد لیکر ایک قلعہ کو سخر کیا اوسکی مدافعت مین محمد نہم نے بہت کوشش کی لیکن بیکار تھی آخرش جب محمد بن اسمٰعیل کو اور عیسائی بادشاہ سے

مدد نہیونچی تو اوسنے غرناطہ کا محاصرہ کیا اور محمد سنہم کو شکست دیکر اوسپر قابض
ہوگیا محمد سنہم بھاگا اور محمد بن اسمٰعیل محمد دہم کے لقب سے ۱۳۵۴ء مین بادشاہ
غرناطہ ہوا اوسنے اکیس برس آسایش سے حکومت کی اسکے عہد مین بلوے
نہین ہوئے لیکن روز بروز اوس کا ملک برابر کم ہوتا گیا اور عیسائیون
نے جبل الطارق یعنی جبرالٹر اور ازکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک
متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کے نکل جانے سے اہل اسلام
کے ممالک بہت کم ہوگئے۔ ایک عہدنامہ مصالحت کا ۱۳۶۳ء مین مابین
بادشاہ غرناطہ۔ اور عیسائی بادشاہ قسطلان یعنی کسٹیل کے منعقد ہوا اس شرط
پر کہ اول باطاعت و تابعداری بادشاہ رہے اور بارہ ہزار ڈاکیہ یعنی اشرفی
سالانہ خراج دے اور علاوہ اسکے قلعہ جبل الطارق۔ اور الجبراس سے لیکر اپنے
قبضہ مین کیا۔ بجز اسکے پھر کوئی فتنہ و فساد اس عرصے مین نہ ہوا پھر تو نبی نصر
نے دلجمعی سے علوم و فنون کی ترقی اور تہذیب و شائستگی کی اشاعت کی تھوڑے
عرصہ مین غرناطہ بلحاظ اس علمی اور کسبی کمالات کے رشک قرطبہ بنگیا اوسکے
عالیشان اور خوبصورت عمارتین مثل قصر الحمرہ بدیع المثال اور اعجوبہ صنائع
کے سبب سے مشہور آفاق ہوگئین جسکا تھوڑا نمونہ از خروارے سفرنامہ مین درج
ہوگا بالجملہ محمد دہم ۱۳۹۶ء مین قضا کر گیا۔ اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا ملا علی
ابوالحسن اپنے باپ کا قائم مقام ہوا ۱۴۶۹ء قریب شاہ فردی نینڈ اور ملکہ
النیزہ کے عقد نکاح سے کسٹائیل اور آراگون کی سلطنت متحد ہوگئی اوسوقت
ابوالحسن المعروف بہ مولی علی جو غرناطہ کا جنگجو اور تیز مزاج شہزادہ تھا دربارہ

دربارہ ادای خراج سالانہ جواب صاف دیا کہ خراج دینے والے تو عدم آباد
سدہارے ہماری دار الضرب مین تو بجاے اشرفیون کے صرف خون آشام
تلوارین ہین - اور اس قول کی تائید مین تاخت و تاراج بھی شروع کردی اور
پہلا حملہ زہرہ پر کیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ ابو الحسن ایک جری فوج لیکر غرناطہ سے
کوچ کرکے کوہستانی درون سے گذرتا ہوا آدھی رات کے قریب حوالی شہر
کے آپہونچا اور کمندین لگا کر قلعہ پر چڑھ گیا شہر والون کو اوسوقت خبر پہونچی
جب شہر انکے قبضہ سے نکل گیا ابو الحسن نے اونکی آہ و زاری پر کچھ التفات
نکرکے حکم دیا کہ انکو قید کرکے غرناطہ لیجاؤ - اور تھوڑی سی فوج محافظ قلعہ مین
چھوڑکر آپ مظفر اور منصور معہ بے انتہا مال غنیمت غرناطہ مین داخل ہوا
کیڈز کے بادشاہ مارکوس نے بموجب حکم فردی نینڈ کے اچانک آکر الحمہ پر
قبضہ کرلیا اور فوج کی چھاونی ڈالدی ہر چند کہ ابو الحسن نے غرناطہ سے
نکلکر کئی حملے کئے مگر کوئی نتیجہ نہ ہوا کونٹ ٹولیڈو نے تمام وگا کو
تاخت و تاراج اور ویران کردیا اور مال غنیمت کو خچرون پر لادکے اور
بھیڑ بکریون اور گایون کے گلے دار الصدر کو روانہ کئے اور بہت سے
قافلے مسلمان قیدیون کے جسمین عورت مرد اور بچے بھی تھے بارگیڈرمین بموجب
حکم پہونچائے گئے کونٹ ٹولیڈو نے باقی ملک کے فتح کرنیکا قصد کیا ان ملاگا
کا ساشتی کورین سے مع بہنتگ ادرشان سے فتح کرکے روانہ ہوا آخر چلتے
چلتے وہ اوس مقام پر پہونچے کہ جسمین بے شمار چھوٹی چھوٹی بستیان آباد
سلسلہ کوہستان مین واقع تھین اور جسکو آکسارگوا کہلاتے تھے - یہ عقد نیا

کی خرابی پر سپاہ نکے باشندہ اس یلغار سے واقف ہو کر پہلے ہی مال
مویشی لیکر مع آل و عیال کوہستانی قلعون اور برجون مین جا چھپے
تھے انھون نے تمام خالی جھونپڑون مین آگ لگادی اور تمام علاقہ
کو خاک سیاہ کر دیا رستہ مین چند مسلمان کسان جو مع اپنے مویشیان
کے کسی طرف بھاگے جاتے تھے اونھین گرفتار کرلیا اثناے راہ مین ایک
رستہ نہایت دشوار گزار تھا جہان مسلمانون کی ایک بڑی جمعیت
قلعہ کوہ سے بڑے بڑے پتھرون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ والی سڈانگو
نے مارکوئس اور گیدڑ کی مدد سے فوج کو اوس خوفناک درے سے باہر نکالا
اور ایک سہل رستہ سمجھکر اوس طرف روانہ ہوے اور وہان پھر وہی واقعہ
پیش آیا اور بہت سے سوار اور گھوڑے مجروح اور مقتول ہوے غرضکہ
وہ شام تک اسیطرح بھاگے اور اونکو کہین رستہ نکلنے کو نہ ملا۔ اور رات کو
ایک تنگ تاریک غار مین ٹھہرے اس عرصے مین الذاجل بھی کمک کو
مسلمانونکی مالکا سے شریک ہوا آخرش سپاہی بدہمت سے منتشر اور بھاگنے
لگے بھاگتے بعض رستہ مین ناہموار چٹانون مین دبکر رہ گئے بعض ادھر
اور ادھر جہان چھپاتے پھرتے تھے جو مسلمانون کے قید ہوے وہ الفنگ ہوے اور جو
بچے وہ گرفتار ہو کر غلام ہوے اسکے بعد جب [illegible] مین سلطان عبداللہ نے
ابو الحسن اپنے باپ کو معزول کرکے عنان حکومت ہاتھ مین لی تو غارتگری
کے لیے مسیحی علاقے پر شبخون کرنیکو بڑھے اور اثناے راہ مین اپنی دلی منشا
حاصل کرنے پایا تھا کہ ایک شب کو مسیحون نے اوپر شبخون مار کر اوسی معرکہ

مین سلطان عبداللہ کو گرفتار کرلیا۔ اودہر فردی نینڈ نے میدان خالی دیکھکر
مالگا کی خوبصورتی اور زرخیزی کو خاک مین ملا دیا جب ابو الحسن کو یہ حال معلوم
ہوا تو نہایت پیچ وتاب کھایا لیکن غرناطہ کی چار دیواری سے کرہی کیا سکتا
تہا سلطان ابو عبداللہ کی گرفتاری نے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کو اور بہی
مضمحل اور کمزور کردیا غرضکہ جب سلطان غرناطہ بندیوں کی حیثیت سے دربار
قرطبہ مین پہونچا تو شاہ فردی نینڈ اور ملکہ ازابیلہ نے بڑی تعظیم اور تکریم کی اور شاہانہ
مراسم ادا کرکے پہر اوسکو نشیب و فراز دنیا کا سمجھا کر اس بات پر راضی کیا کہ تاج
قرطبہ کا خود کو ہوا خواہ اور مطیع سمجھے اور غرناطہ کیطرف رخصت کیا ابو الحسن
کی دو بی بیان تہین ایک عائشہ عبداللہ کی مان دوسری زاریہ جو ایک مسیحی عورت
تہی انکے باہمی نہایت رشک و حسد تہا کیونکہ ابو الحسن زاریہ کو زیادہ عزیز رکھتا تہا
اب بسبب زیادہ اقتدار ہونے کے ایک بربری قبیلہ بنی جزر عائشہ کا طرفدار
ہوگیا اور بنی سراج زاریہ کا حامی ہوا اور نوبت چہیڑ چہاڑ کی شروع ہوئی جسکا آخرکار
یہ نتیجہ ہوا کہ باپ بیٹوں کے آپس مین بگاڑ پڑ گیا جنگ و جدال کی نوبت آئی۔
اور بنی سراج کے سرغنہ عبداللہ کی سازش سے الحمرہ کے اوس ایوان مین
قتل ہوے جو آج تک مقتولین کے نام سے مشہور ہے اب عبداللہ فریق بنی
جزر کی حمایت سے ابو الحسن کا مقابلہ کرتا رہا ابو الحسن وہان سے طرح دیکر المریہ
چلا گیا آخر بڑہاپے مین بیٹے کی نا سعادتمندانہ سرکشی اور سلطنت کی تباہی کے
صدمے نے اسکا تھوڑے عرصے مین دنیا کو خیرباد کہکر راہی ملک عدم ہوا
اب غرناطہ کے ملک پر آدہے مین عبداللہ حاکم تہا اور آدہے مین اسکا چچا

از ذاجل مینیسیحیون کا پورا دوست اور چچا اسکا پکا دشمن۔ کار پردازان قضا و قدر جب کسی سلطنت کو تباہ کرنا چاہتے ہین تو اول بادشاہ وقت کی عقل پر پردہ ڈالدیتے ہین کہ اوسمین مادۂ عاقبت اندیشی کا بالکل نہین رہتا دوست دشمن پہچاننے کی تمیز نہ اصلاح معاملات نہ رخنے بندی کی عقل طمع نفسانیت صفات انسان جبھی تک ہے کہ اپنی حد سے نگذرے یہی حالت بعینہٖ فرمانروایان غرناطہ کی تھی وہ ایسی جنون خیز بلا مین مبتلا تھے کہ جسمین انسان اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرتا ہے فرصت کو غنیمت جاننا بالکل چھوڑ دیا ایسے نازک وقت مین جبکہ باہم متفق ہوکر مسیحیون کو پسپا کرنا مناسب تھا وہ ناعاقبت اندیشی سے باہم جنگ وجدال کرکے رہی سہی طاقت کو تلف کرتے رہے خاص باشندگان غرناطہ ہر دو فریقون پر منقسم ہوکر ایک دوسرے کے سخت مخالف بن بیٹھے اپنے ساختہ پرداختہ بادشاہون کو ہمیشہ بھڑکاتے اور لڑاتے رہے۔ جدت پسند متلون مزاج انقلاب کے شائق سلطنت کے عزل ونصب کو بہتر زندگی سمجھتے ہین اس سے اونھین کچھ غرض نہین کہ اسمین بھلائی ہے یا برائی بہبودگی ہے یا بربادی الغرض ابوعبداللہ تو اسی فکر مین ہین کہ اپنے دلاور چچا ازذاجل کی اولوالعزمی کو مسدود کرے ادھر مسیحی اس سوچ مین کہ جس طرح ہو سکے مسلمانون کی سلطنت کیا بلکہ نام ونشان تک برباد کرکے صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط کے چھیل ڈالے روز بروز علاقہ کو محدود کیے جاتے تھے آج یہ شہر لیا تو کل وہ چنانچہ ۱۴۸۶ء مین فردی نینڈ نے اپنے ایک آتش بجانے کی مدد سے الورا

اور دیگر قلعہ جات پر قبضہ کیا اگلے برس کا ٹن قرطبہ روندو پر شتہ اور ہمین مسیحی سلطنت کا متفرق حصہ کل دبا بیٹھے مگر اس تبہ از ذاجل خوب ہی داد مردی دی مگر ہوہی کیا سکتا تھا ایک سور ناچنا کتا بھاڑ کو ہیو رے از داجل جب مسیحیون کے مقابلے سے فی الجملہ ناکام واپس ہوا تو غرناطہ کے اہل شہر نے حکومت سے خارج کر کے ابو عبداللہ کو المیر یا سے بلا کر بادشاہ بنا لیا عبداللہ نے اپنے زعم مین چچا کے مخالف سنکر غرناطہ مین قسم جمنا غیر ممکن سمجھکر مسیحیون سے استمداد چاہی اور اس ذریعہ سے چچا کا مقابلہ شروع کیا ابھی اثنا مین خبر پہونچی کہ شار فردی ننڈ نے قلعہ ویلز کا محاصرہ کیا از ذاجل سنکر بھتیجے عبداللہ کو نظر انداز کر کے مسلمان کی مدد کے لیے ویلز روانہ ہوا لیکن ناکامیاب شکست کھا کر لوٹ آیا جب اہل شہر کو اس ناکامی کی خبر ہوئی تو اہل شہر نے اوسکو دغا باز کا خطاب دیکر حکومت سے معزول کیا اور شہر مین نہ داخل ہونے دیا - یہ مجبور دروازے سے پھر کر کاٹ کس مین قیام کیا اور اوسیکو دار الحکومت بنایا اودہر مسیحیون نے قلعہ ویلز کو لیکر مالقا کا شروع کر دیا الجزری سرلشکر ایک بڑا شیر دل تھا جو پہلے قلعہ رونڈا کا عامل تھا اور بسبب چھین لینے قلعہ کے مسیحیون سے سخت متنفر و بیزار تھا نہایت جرات سے محافظت قلعہ مین ساعی ہوا اور فردی ننڈ کی کوئی تدبیر نہ چلی ہر چند کہ اوسنے گولے مارے دلقت بی اور بلے پر ہلا کیا لیکن اوسکی جرات کے سامنے کوئی تدبیر نہ چلی لیکن تقدیر سے چارہ نہین کہ قحط فی آکر خبر لی اہل شہر نے بسبب شدت فاقہ کشی کے الجزری کے کہنے پر التفات

تک بچی کیونکہ اونکو تو بیرونی مدد کی توقع ہی نہ تھی اور ازذاجل نے دوسرے مرتبہ جو مدد کے لیے فوج روانہ کی تھی اوسکے سعاد تمند بھتیجے عبداللہ نے اشنا راہ مین خبر لی اور مار کر بھگا دیا مجبوراً دروازہ شہر کا کھولدیا اور وہ الجزیرہ بالا حصار مین تھوڑی فوج سے محصور ہوکر بدستور مقابلہ کرتا رہا لیکن بھوک سے اوسنے بھی مجبور ہوکر دروازہ بالا حصار کا کھولدیا فردی نینڈ نے باشندگان شہر کو حکم دیا کہ اپنے مال و متاع اثاث البیت جو اونکے پاس موجود ہو وہ بطور قسط وار خون بہا جو مقرر کیا وہ باقی آٹھ ماہ کے عرصہ مین ادا کرین ورنہ غلامی قبول کرین غرضکہ تمام مسلمان مالگا سے نکالکر سوائیل مین آباد کیئے گئے۔ اور بعد ختم میعاد معینہ جب بقیہ خون بہا وصول نہوسکا تو پندرہ ۱۵ ہزار بموجب شرط عہدنامہ نسلاً بعد نسلاً غلام قرار دیئے گئے۔ اب صرف ایک غرناطہ باقی رہا جسپر ابو عبداللہ چند روزہ حکومت پر پھولا ہوا تھا۔ فتح مالگا کا تہنیت نامہ فردی نینڈ کو لکھا۔ اب فقط ازذاجل ٹوٹی پھوٹی جمعیت سے مقابلہ پر جما ہوا تھا۔ اور جبسے المیریا تک بالکل خودمختار حاکم بنا ہوا تھا۔ غرضکہ ۱۴۸۹ء مین فردی نینڈ مسلمانون کے بچے کچھے علاقہ کیطرف متوجہ ہوا۔ اور مرشہ سے فوج جمع کرکے مغرب کیطرف بڑھا اور اول بازار پر حملہ کیا مگر کچھ بس نہ چلا کیونکہ ازذاجل نے مسیحیونکو بزور شمشیر پسپا کیا اودھر بالا بالا اونکے علاقجات مین غارتگری شروع کردی یہ سال تو یون ہی گذرا دوسرے برس فردی نینڈ نے پھر بازار پر حملہ کیا۔ اور قرب نواح کے علاقجات تاخت و تاراج کرنا شروع کیئے جسکا نتیجہ محصورین کے قحط اور فاقہ کشی کا وقوع ہوا۔ اگرچہ محاصرہ مین چھ مہینے صرف ہوئے اور کل بیس ہزار آدمی حملے

اور مقابلے میں ضائع ہوئے لیکن انجام کار ۱۴۸۹ء میں شہر فتح ہوگیا اسیطرح وہ قلعے جو البکٹ زل کے علاقے میں مستحکم اور محفوظ سمجھے تھوڑے عرصے میں بذریعہ رشوت یا حکمت عملی کے فتح ہوگئے ازذاجل نے نہایت دانشمندی سے خاتمہ کار پر نظر کرکے اطاعت قبول کرلی اور شہر آلمیریا خود بخود فردی نینڈ کے سپرد کردیا بادشاہ نے اتنا البتہ اسکے ساتھ سلوک کیا کہ البکٹ زل کا چھوٹا سا قصبہ اسکی حکومت کے لیئے چھوڑدیا لیکن ازذاجل کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ جس ملک میں اسکی عزت وعظمت برباد ہوجائے پھر وہیں کسیکی دست نگری کرے کچھ عرصے میں اپنی ریاست فروخت کرکے افریقہ چلا گیا وہاں سلطان فیض نے اوسکے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں جو شخص اسکو حالت بیکسی اور لباس دریوزہ گری میں دیکھتا وہ ضرور اوسکی مصیبت پر روتا اوسکی کہنہ اور دریدہ عبا پر عربی میں لکھا تھا کہ میں ہوں بدنصیب اندلس کا بادشاہ بدنصیب مجھسے عبرت لو رہے نام اللہ کا اب مسلمانوں کے پاس صرف غرناطہ باقی رہگیا جسکا حاکم عبداللہ تھا اور عبداللہ کا یہ حال کہ جب اوسنے یہ خبر چچا کی بداقبالی کی سنی تو مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ اس خوشی میں کہ اب کوئی کھٹکا ملک میں نہیں رہا اور شاہ فردی نینڈ میری مدد پر ہے مگر اس بات سے غافل کہ عہدنامہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ازذاجل کا علاقہ فتح کرلیوینگے اور آلمیریا پر قابض ہوجائینگے تو ابوعبداللہ غرناطہ خود بخود سپرد کردیگا جب یہ ازذاجل سے فارغ ہوا تو فردی نینڈ نے عبداللہ کو خواب خرگوش سے جگایا کہ غرناطہ خالی کردیجیے اور اپنا وعدہ پورا کیجیے چند روز اسنے لیت ولعل میں رکھا۔

پھر اونہون نے اونکو لکھا کہ ایفاء وعدہ کے سوا آپکو اور کوئی چارہ نہیں ورنہ
آپسے وہ سلوک کیا جاویگا جو اہل مالگا سے کیا گیا اب یہ حیران کہ کیا کیجیے
لیکن اہل شہر نے موسی نامی کو جو ایک شخص نہایت دلیر تھا سرگروہ بنا کر جواب
لکھ بھیجا کہ اگر آپ ہمسے ہتھیار چاہتے ہین تو آپ خود آئیے اور ہتھیار لیجیے۔ فردی نینڈ
کب چپ بیٹھنے والا تھا پچیس ہزار فوج لیکر تاخت و تاراج کرتا ہوا چالیس دن
تک ملک و قلعہ کو خوب پامال کرکے قرطبہ کو واپس ہوا پھر موسی کی اشتعالک
تقریر سے ابو عبداللہ نے جنگ کی طیاری کی اور شمشیر بکف مسیحیون کے علاقہ کیطرف
بڑھا گرد و نواح کے تمام مسلمان کیا ادنی کیا اعلی ہر چند کہ مسیحیون کو خط غلامی
لکھ چکے تھے تمام عہد و پیمان بالائے طاق رکھکر اوس آخری جہاد مین شریک ہوئے
اور مسیحیون کے چند قلعہ پھر فتح کر لیے۔ اور سرحدی علاقہ کو تاخت و تاراج
کر ڈالا اوس وقت کے جوش و خروش سے معلوم ہوتا تھا کہ غرناطہ پھر ایک مرتبہ
عالم شباب پر آنیوالا ہے لیکن افسوس کہ یہ روشنی چراغ سحری کی تھی ۱۴۹۱ء مین
فردی نینڈ مع ملکہ ازابلہ معمولی سالانہ جہاد کے لیئے کمربستہ ہوئے اور عہد کیا کہ
بغیر فتح غرناطہ کے ہرگز واپس نہ ہونگے۔ چالیس ہزار پیادے اور بیس ہزار
سوار کا ایک لشکر جرار ہمراہ تھا اور علاوہ ازین والی لیون اور والی سینٹ یاگو
والی گیڈز- نواب سہ زاو- نواب کھیرا- حاکم ولنشیا- حاکم مالگا
والی ایلیز ہمراہ تھے۔ اب ابو عبداللہ نے مشورہ کیا بعض نے تو کہا کہ مقابلہ
فضول ہے مگر موسی نے یہ صلاح ہرگز منظور نہ کی اور کہا کہ اگر آج دوست
بنے عزت سنے بیٹھے ہین تو واللہ عزت سے پہلے جان پر بنے گی یہ کہا اور تلوار

ٹھیک اوسوقت کھڑا ہوا سوسی کی پر اثر تقریر نے سکے دلون پر اثر کیا اور کل
لڑائی پر کمر بستہ ہوگئے اور فوج کی کمان موسیٰ کے حوالے ہوئی غنیم کے حوالی
شہر مین آنے پر۔ دروازے بند کر دیے تھے لیکن موسیٰ نے تمام دروازے
کھول ڈالے اور کہا کہ بجائے کواڑ کے ہماری آنکھین ان دروازون کی حفاظت
کرینگی وہلگا کا حصہ مابین شہر اور مسیحی لشکر کے معرکہ کارزار تھا ور بصرہ کا معمول
تھا کہ ایک مسلمان مسلح ہو کر لشکر مین آکر پکارتا اہل سپاہ زرنسکم ہے کوئی جوانمرد
تم مین جو مقابلے پر آئے۔مسیحی کہ اوسکے مقابلے کو آتا زندہ واپس جانا نصیب
ہوتا فردی نینڈ نے جب دیکھا کہ تمام جنگ آور ایک ایک کر کے میدان کے
نذر ہوے جاتے ہین اور حاصل کچھ نہین ہوتا تو اسنے ممانعت کی کہ کوئی
مسیحی مقابلے کو نہ نکلے جب محاصرہ کو طول ہوا اور حملون اور بلون سے کچھ کام
نہ نکلا تو فردی نینڈ نے قحط کے زور سے دروازہ کھلوانا زیادہ مناسب سمجھا
اور یہ اسنے خلیفہ پیشین عبدالرحمن ثالث کے قدم بقدم چلا اور مثل طلیطلہ کے
محاصرہ کے ایک ہفتہ مین چھوٹا سا قصبہ شہر کے محاذی مین آباد کر لیا اور
بغیر جنگ جدل منتظر انجام کار رہا قحط نے اس موقع پر وہ کام کیا کہ لاکھ
بہادر ہوتے تو نکر سکتے اہل شہر ضروریات سے مجبور ہو کر عبداللہ سے شدائد
فاقہ کشی کی شکایت اور صلح کرنے پر اصرار کرنے لگے مجبوراً بدنصیب بادشاہ کو
ماننا پڑا مگر شیر دل موسیٰ نے صلح کو پسند نہین کر کے ہتھیار لگا کر اور گھوڑے پر
سوار ہو کر شہر سے باہر ہوا مورخ لکھتے ہین کہ اسکو رستہ مین دس مسلح سوارون
سے موٹھ بھیڑ ہوئی چونکہ یہ ہتھیلی پر جان لیے پھرتا تھا اور اسکی یہ آرزو نہ تھی

کہ اپنی زندگی مین غرناطہ کو ٹوٹتا دیکھے - اون سب نے ایک ساتھ وار کیا اکثر کو مار لیا باقی
زخمی ہوے اور خود بھی زخمی ہوکر زمین پر گر پڑا لوگون نے چاہا کہ اوسکو لیجا کر علاج
معالجہ مرہم پٹی کیجاوے مگر موسیٰ نے منہ پھیر کر جواب دیا کہ نہین چاہتا کہ میری لاش
دشمنون کی شرمندہ احسان ہون - اور گھٹنون کے بل کھڑا ہوکر برابر لڑتا رہا یہانتک
کہ ہاتھ پاؤن نے بالکل جواب دیدیا - پھر اوسنے آخری کوشش سے خود کو دریاے
زیل مین گرا دیا - اور غرق آب فنا ہوا - ۲۵ - نومبر ۱۴۹۱ء کو عبد اللہ نے کلیجہ پر پتھر
دھر کر فردی نینڈ کو کہلا بھیجا کہ آپ ہمارے گھرون پر کیا بلکہ دلون پر قبضہ کر لیجیے جب
فردی نینڈ کی سواری پاس آئی تو اوسنے اپنا منحوس ہاتھ بڑھا کر غرناطہ کی کنجی سونپ کر
معہ اہل و عیال کوہستان کیطرف روتا ہوا چلا گیا - اوسکی والدہ اوسکے ہمراہ تھی اوسنے کہا
کہ جس چیز کو تم کل مردون کی طرح نہ بچا سکے اوسکو آج عورتون کی طرح رونے سے کیا
فائدہ غرضکہ یہان سے پھر عبد اللہ افریقہ مین چلا گیا اور دریوزہ گری پر اوقات بسر کی
اس عرصہ مین بدنصیب اہل غرناطہ نے سلطان ترکی اور خدیو مصر کو قاصد بھیجے
لیکن بیفائدہ کسی نے التفات نہ کیا بدنصیبان مسلمانان اندلس یون تو پہلے ہی نصاریٰ
کے ہاتھون تباہ ہوچکے تھے لیکن اوسکے بعد اور بھی سخت مصیبتون مین مبتلا ہوئے کیونکہ
فردی نینڈ اور ملکہ ازابیلا کو مذہب مسیح کی اشاعت منظور تھی جبتک پادری بدستور
با اختیار تھے ورنہ اوس وقت تک کسی قسم کی تکلیف نہوئی کیونکہ وہ سلیم الطبع ہی
ایسا تھا جب کارڈی نل قرطبہ مین آیا اوسے اشاعت مذہب مین سہولیت پسند
نہ تھی - اوسکا اصرار پر تھا کہ مذہبی بنا پر شدید قوت و کیجاوے اور جو مذہب عیسوی سے
انکار کرے اوسے جرم بغاوت قرار دیکر گرفتار کر لیا جاوے - اسی بنا پر اس جرم مین ایک

عورت بھی ماخوذ ہوئی تھی اور اوسکو جبراً قید خانے مین لیجانے لگے تو مسلمانون نے حملہ کر کے چھوڑا لیا اور غرناطہ مین ایک غدر کیصورت پیدا ہوگئی اور قریب تھا کہ آتش فساد مشتعل ہو لیکن کارڈینل کو یہ امر نہایت ناگوار تھا ملکہ کو سمجھا کر ایک فرمان اس مضمون کا جاری کردیا کہ تمام مسلمان جلاوطن ہوجاوین یا دعوت نصرانی قبول کرین اس فرمان کے جاری ہوتے ہی کل مسجدین جبراً بند کردی گئین اور لاکھون کتاب جو علمی سرمایہ تھا جلا کر خاکستر کردی گئین۔ اس ہنگامے مین اکثر لوگ عیسائی ہوگئے جسکے سبب سے بغاوت غرناطہ کی کچھ فرو ہوئی لیکن الکنرہ کے کوہستانی باشندون مین اس سے زیادہ جوش پیدا ہوگیا اوسکی سرکوبی کے لیے ۱۵۰۱ء الگیرڈ مع فوج کے روانہ ہوا جنرل مذکور وہان پہونچکر مع فوج کے تباہ ہوگیا اس باعث سے آتش غضب نصرانی اور مشتعل ہوگئی پھر تو کوئیڈا وات ننڈلا نے قلعہ گویجا کو چھین لیا اور کوئیٹ آف میری نے ایک مسجد کو باروت سے اوڑا دیا جسمین تمام عورتین اور بچے بھرے تھے شاہ فردی نیڈ نے قلعۂ ریجان کو فتح کرلیا اکثر مسلمان ان حملون مین کام آئے باقیماندہ مراکو اور مصر وتر کی کیطرف بھاگ گئے اور وہان جا کر پناہ لی اس واقعے کے بعد ۵ برس تک امن رہا مگر کینہ کی آگ اندر ہی اندر سلگا کی مسلمان اگرچہ ظاہری عیسائی ہوگئے تھے اور فرائض مذہبی بھی ضرور پورا کرتے تھے لیکن نہایت بددلی سے پادریون کے روبرو اپنی اولاد کو بوسٹما کا پانی ڈلواتے تھے اور پھر آکر اوسے دھو ڈالتے تھے پہلی نکاح گرجا گھر مین ہوتا تھا۔ پھر آکر شرع کے مطابق گھر مین عقد ہوتا تھا رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی کہ مسلمانون کو اس حکم پر مجبور کیا کہ اپنا قطعہ اور لباس چھوڑ کر مسیحیون کے تپلون

اور ٹوپی لیکر پہنیے زبان اور رسم و رواج بلکہ نام تک بدیے۔ اونھین کا طریقہ سیکھیے یہ طریقہ اور قانون ۱۵۴۶ء مین چارلس پنجم نے جاری کرنا چاہا لیکن بسبب مصلحت وقت کے اسکا عمل درآمد نہ ہوا تھا۔ فلپ دوم اسکے بیٹے نے ۱۵۶۶ء مین سختی سے حکم عام دیا کہ زبان اور آداب اور طرز معاشرت بدلے۔ اور اس غرض کہ مسلمان طہارت سے جو اکثر امر اسلام ہو بہانیات شرع مسیح مین داخل ہیں باز رہین اوسنے الحمہرہ کے تمام خوبصورت حمام مسمار کرادیے علاوہ اسکے ٹکس وصول کرنے والون نے رعایا پر ظلم اور لوٹ مار شروع کردی اسپر اتفاقاً چند کسانون اور سپاہیون سے جھگڑا ہوا۔ اور سپاہی کو مار ڈالا جب نوبت کشت و خون کی پہونچی تو عاقبت اندیشی سے مسمی فرج کیبن نامی جو بنی سراج سے تھا۔ اور رنگ سازی کا کام کرتا تھا کوہستان مین گھس گیا مسلمان مظلومون نے جو یہ سنا تو چارون طرف سے یہان آکر جمع ہوگئے اور بنی امیہ کی نسل سے ایک شخص کو مولوی محمد ابن امیہ کا خطاب دیکر اندلس کا بادشاہ بنایا ایک ہفتے کے اندر تمام پہاڑ باغیون سے بھر گیا۔ یہ انگریزانکی دوسری بغاوت ہے جو سنہ ۱۵۶۰ء مین واقع ہوئی یہ پہاڑ قریب ستر میل لمبا اور گیارہ میل چوڑا ہے راستے اسکے نہایت دشوار گذار ہیں۔ اور جابجا اسکی سنگین ناہموار چٹانین تھین یہ آتش بغاوت دو برس تک مشتعل رہی اور یہ مسلمانون کی آخری کوشش تھی چونکہ وہ جان چکے تھے کہ دشمن چارون طرف سے گھیرے ہوے ہین۔ اور سوا اس مختصر جگہ کے دوسری جگہ انکی مفر نہین کہین سے امداد کی امید نہین اونھون نے مجنونانہ جوش مین آکر اوٹھتے ہی گذشتہ سو برس کے ظلم و تشدد کا بدلہ لیا اور جو بن سکا لوٹ مار اور غارت و قتل مین کوئی بات باقی نہین رکھی پھر حاکم غرناطہ

مسمی مارکوئیس اور موڑسی جا رسنے نمایاں صانہ سلوک اور مہر و محبت کر کے
بغاوت کو بہت فرو کر دیا تھا مگر ادر الولیس کے جیلخانہ مین مسلمان کل قیدیون کو قتل
کر دینے سے فساد کی آگ اور بھڑک اوٹھی اون واقعون کے بعد مسلمانون
کی طاقت روز بروز بڑھتی گئی اور ابن امیہ تمام کوہستانی ملک کا مالک بن
بیٹھا اور سنہ ۱۵۶۹ء مین اسکے بسبب نالایق اور اوباش ہونے کے کسی نے سوتے
وقت گلا گھونٹ دیا اوسکے بعد ایک اور شخص مسمی مولوی ابو عبد اللہ مسند نشین ہوا
سنہ ۱۵۷۰ء سوم سرما مین ڈون جون آف اسٹریا بادشاہ فلپ کا سوتیلا بھائی
شاہی فرمان حاصل کر کے مسلمانون کو مستاصل کرنے کو روانہ ہوا اور اوسنے آتے
ہی قتل عام شروع کر دیا کہ خون کے ندی نالے بہ گئے اوسنے ہزارون
عورت مرد اور بچے اپنے سامنے ذبح کروا ڈالے تمام الکنزا کے دیہات کو مسلح
مسیح بناویا مولوی ابن ابو عبد اللہ کا سر کاٹ کر غرناطہ کے بڑھ کے دروازے
پر لگا دیا ۔ چونتیس برس تک دیکھنے والون کے لیے سراپا عبرت رہا جلیل القدر
سالار نے سرکوبی سے فارغ ہوتے ہی عام قتل اور غارت گری کا بازار
گرم کیا پانچوین نومبر سے پہلے ایک پرکالہ آتش بغاوت کا باقی نچھوڑا کہتے
ہین کہ بیس ہزار سے زیادہ مسلمان پہلی لڑائیون مین کام آئے اور پچاس ہزار
ایک تیوہار کی خوشی مین جو ۵ - دسمبر کو تھا ذبح کیے اور جو بچے اونکو جلاوطن کیا
ہزارون تو بسبب ناداری اور فاقہ کشی کے راستون مین مر گئے اور اس جلاوطنی
کا سلسلہ سنہ ۱۶۱۰ء تک برابر جاری رہا سنہ ۱۶۱۰ء سے سترھوین صدی کے عشرہ
اولی تک علاوہ مقتول اور مفرور وغیرہ کے تین لاکھ مسلمانون کو دیس سے نکال دیا

اور ایکہزار سات سو ستر مین یہ واقعہ ہیبت ناک پیش آیا بیشک خدا ہی کے
قبضے مین تمام ملک اور سلطنت ہین
وہ جسکو چاہتا ہے اوسکو دیتا ہے

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

کوئی مذہب کوئی مشرب کوئی ملت کوئی پنتھہ دنیا مین ایسا نہین کہ جو
ہماری سرخی عنوان کا مقر اور معترف نہو کیا ہند کیا سندھ کیا روم کیا شام
کیا فرنگ کیا چین کیا ایشیا کیا افریقہ کیا امریکہ کوئی ملک دنیا مین ایسا نہین
جہان کے عقلا و حکما کا اسپر عمل در آمد نہو کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ
اگر غور کیا جاوے تو بہت سے ایسے امور ہین جو مشاہدات اور تجربات
سے تعلق رکھتے ہین خواہ وہ تاریخ اور واقعات سے متعلق ہون یا کسی ورامر
سے جو فقط سماعی ہون گو اوسکے ناقل نے نہایت احتیاط سے اوسکا عملدرآمد
کیا ہو۔ مگر جب اونکو کسینے بنظر غور ملاحظہ کیا ہوگا تو کچھہ نہ کچھہ فرق کمی و بیشی کا
ضرور رہا ہوگا کیونکہ بعض اسباب ہی اسکے ایسے ہین منجملہ اونکے کچھہ ہم اپنے
کلام کی تصدیق کے لیے ظاہر کرتے ہین مثلاً کوئی حال کسی قوم یا مذہب کا
کسینے درج کتاب کیا تو اوسنے وہ حال بچشم خود تو دیکھا نہین فقط کسی مخبر
کتاب سے درج کیا اب ہمین اعتبار اوسکا کسطرح آئے اسکے کئی سبب ہین
سب مین بڑا سبب تو رعایت قومی اپنی اپنی قوم کی ہر شخص رعایت کرتا ہے
دوسرے تعصب بھی غیر مذہب والیکو اہانت کرتا گویا فرض مذہبی ہے اب
رہا قابل جسنے کیفیت مافیہا دریافت کی ہو تو ہزارون مین ایک آدہ آدمی

مدرک کلیات و جزئیات ہوتا ہے نہ کہ ہر شخص کیسیت وہ اقعات ایسے سماعت مین
آتے جنکی کچھ اصل ہی نہین ہوتی ہر شخص نے اپنی زندگی مین بہت سے ایسے
واقعات مشاہدہ کیے ہون گے منجملہ اونکے مشتے نمونہ از خروارے - عرہ ہی
گھس گھس تو مشہور ہی ہے - گوالیار مین مہاراجہ جینکوجی کے یہان لڑکا پیدا
ہوا تو ہین سلامی کی تعین صدر لینڈ صاحب بہادر جو ادس زمانے مین پریسیڈنٹ
صدر کورٹ کی وہان سے خریطہ مبارکبادی آیا - صاحب موصوف خوشی
خوشی لیکر دربار مین آئے تھے آوبھگت ہوئی سبب غیر معمولی تشریف آوری
کا دریافت کیا خریطہ پیش ہوا معلوم ہوا کہ لڑکا نہین لڑکی پیدا ہوئی ہے
یہ سنکر صاحب کے ہوش پران و حواس باختہ اب نادم و پشیمان ہوے کہ اب صدر
کو کیا لکھون الغرض صاحب بہادر نے اہلکارون کو ڈانٹ بتائی اور کوٹھی
کو واپس آئے یا مثلاً نواب دولھہ مرحوم اور بیگم صاحبہ قدسیہ کا تنازعہ تھا اور
نواب صاحب مع فوج آشٹہ مین مقیم تھے اور ادھر سے روانگی فوج کی تیاری
ولکنسن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سہور محرم کا مہینہ تاریخ دسوین سفر کا دن
کربلا کے قریب تعزیون کی دھوم خلقت کا ہجوم یکایک شور ہوا کہ وہ نواب
دولھا آگئے - بھگدڑ پڑ گئی مین تجھپر تو مجھپر سیکڑون مندیل اور دوشالے
اور کفشین تمام رستہ مین مارے مارے پھرتے فتحگڈھ کی توپین بھی یاد ہو لی
دنا دن چلنا شروع ہوئین سیکڑون آدمیون کے تعزیے شہید ہوے بیگم صاحبہ
نے صاحب ایجنٹ کو سیہور سے طلب کیا اب صاحب حیران کہ نواب صاحب
کے پاس سے آشٹہ سے ابھی خط آیا ہے یہ کیا ہوا ہو گئے - ابھی بھوپال پہونچے

مجبوراً بھوپال آئے مہمان دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک گائے کسی سبب سے بھڑک کر کہ ایک تعزیہ پر ہجوم مین گر رہی۔ تعزیہ ٹوٹا۔ ایک دو زخمی ہوئے وہ چلائے کہ ہائے مار ڈالا جب دوسرے تعزیہ پر گر رہی تو اوسنے کہا وہ یہ آگئے۔ لوگون نے جانا نواب دولہا ہین۔ پھر کیا تھا میدان صاف تھا صاحب بہادر نے جو کچھ دلمین آیا کہا لیکن پھر ہوتا ہی کیا تھا اور لیجیے محمد حسن صاحب مخزن الادویہ کو تو آپ لوگ جانتے ہونگے کہ مشہور آفاق ہین۔ کیونکہ اونکو علم و فضل مین کمال ہی ایسا تھا میرے اظہار کی چندان ضرورت نہین آپ لوگ خود مجھسے زیادہ جانتے ہونگے لیکن افسوس کہ باوجود اس علم و فضل و کمالات کے ہماری سرخی عنوان پر عمل نہین کیا تو آج ہماری نکتہ چینی کے مورد ہوے کہ آپ مخزن مین تحریر فرماتے ہین کہ برگ قاقلہ مثل برگ انار نست یا وحشت اگر ذرا بھی آپ لوگ کوشش کرکے ملک ملیوار کہ جو ایک مدراس کا ضلع ہے یا سیلان کو ملاحظہ فرمایئے تو آپ کو اس قول کی تصدیق بخوبی ہوجائیگی میرے زیادہ تصدیعہ دینے کی ضرورت نہین اور اسپر کیا موقوف ہے بعض چین کے حالات ملاحظہ کرو کہ جنکا کچھ ازنگ چین مین مذکور ہوچکا ہے۔ اب تو انھین پر اکتفا کرتا ہون۔ اسی پر ہم حالات اندلس بھی قیاس کرتے ہین کہ وہان کے واقعات لکھنے والے دو قوم مین اہل اسلام یا نصارا تو اہل اسلام کا جنھون نے بچشم خود دیکھا تھا تو اونکا وہان خاتمہ ہی ہوگیا رہین اونکی کتابین وہ سب برباد ہوئین اور باقی رہے اور مورخ عرب تو اونھون نے دور سے سنائے واقعات قلمبند کردیے کچھ حال واقعی اور کچھ رعایت قومی اب رہے نصارا انھین تو انھون نی اون وقعات کو بطور خود بر بنایت تعصب

مذہبی درج کیے اہل کانفرنس نے کہ اونکے مزاج میں خفقان تعصب نہیں ہی نہیں اور
انصاف پسندی ہے - اونمین سے چھانٹ چھانٹ کر لکھا لیکن پھر کہان تک
اسلیے آپکے خادم نے اس عنوان - شنیدہ کے بود مانند دیدہ پر عملدرآمد کیا

بقیہ سفرنامہ

ہم شروع کتاب مین اپنا سفرنامہ مختصر بندر مارسیل تک مذکور کر چکے ہین
یہان اعادہ کی اوسکی کچھ ضرورت نہ سمجھی غرضکہ بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۹۳؁ع بندر
مارسیل علاقہ فرانس پہونچے وہان دو دن قیام کیا اسواسطے کہ مترجم کی نہایت
ضرورت تھی غرضکہ بذریعہ ایجنٹ کوک کمپنی ایک فرانسیسی کو جو کچھ تھوڑی تھوڑی
عربی جانتا تھا ایک پونڈ روزینہ علاوہ خوراک اور کرایہ مکان اور ریل پر نوکر رکھکر
خادم کو وہین چھوڑ کر اور ہیئت تغیر کر کے آٹھ بجے شب کو بارسلونا کیطرف
روانہ ہوے دو بجے شب کو سلیس سے ریل کی بدلی ہوئی چار بجے پریک پہونچے
یہ علاقہ اسپین ہے - علاقہ فرانس تمام ہوا یہان مال کی تلاشی ہوئی ریل کی تبدیلی
ہوئی دس بجے دنکو بندر بارسلونا پہونچے - بارسلونا ایک پرفضا بندر ہے -
اسپین کی بڑی تجارت گاہ - ڈھائی لاکھ آدمیونکی مردم شماری ہے کل جہاز
یہان سوداگری ہین سرکاری جنگی کوئی نہین ہے - مارسیل سے دریا کے کنارے
ریل آتی ہے کہین لب دریا واقع ہے کہین پہاڑون مین سے بڑے بڑے اسٹیشن
یہ ہین (۱) آرلا (۲) ترسکن (۳) مجبلی (۴) شفت (۵) بی ربیہ (۶) سیرغل -
یہان دو آثار قدیمہ مور کے وقت کے دیکھے - دونون مسجدین عالیشان ہین
جنکو کلیسہ بنائے ہین اور بعینہٖ بجنسہٖ موجود ہین قاعدہ مور یہان کل مسلمانون

کو کہتے ہین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان پہلے مسلمان ملک مور اکہ سے آئے تھے اور
اسی وجہ سے چین مین بھی مورو کہتے ہین کہ پہلے اہل چین نے اسپین والون کی
زبانی جبکہ انکی پہلے وہان تجارت گرم تھی یہی نام سنا تھا یہ وہی بارسلونا ہے کہ
۲۳۰ھ ہجری مین خلیفہ حکم ثالث کے عہد مین جبکہ مسلمانون اور عبد اللہ
ابن عبد الرحمن ثانی اسکے چچاؤن نے اسپر خروج کیا تھا اور سلطنت اندلس مین
کمال درجہ تہلکہ تھا اوسوقت نصارا نے فرصت غنیمت جانکر اسپر قبضہ کر لیا تھا
اسکا یہی نام قدیم مور کے وقت کا ہے کسی طرح کی اسمین تحریف واقع نہین
ہوئی ہم کٹرلس ہوٹل مین بارسلونا ہوٹل مین اوترے تھے وہان سے بلنشیا
کو آٹھ بجے ریل مین روانہ ہوے راستے مین تین بڑے اسٹیشن ملے (۱)
تراگونا (۲) کسٹلن (۳) سنگت – اسکو روبیدا بھی کہتے ہین صبح چھ بجے پہونچے
بارسلونا سے بلنشیا ایک سو ساٹھ کلو میٹر ہے یا کلو میٹر میل سے کچھ ہی کم ہوتا ہے ویلنشیا
کی مردم شماری ایک لاکھ چھتر ہزار ہے نصف شہر کے قریب کل پرانی عمارت ہے
اور گلی کوچے بھی بہت تنگ ہین یہان تین مسجدین ہین ایک کا نام کلونستو
دوسرے کا نام کندرال سن تمریہ تیسرے کا نام سن بازل کمبتو علاوہ ازین
ایک دروازہ گول محراب کا عظیم الشان اسکے دونون بازو پر دو برج قدیم
شہر پناہ کے منہدمہ دیوار کا اب تک یادگار باقی ہے اور اسمین مور کے
وقت کے چوبی کواڑ کہنہ موجود ہین دوم دروازہ رفیع دار الحکومت جسمین
کچھہ عمارت بلند بطور دالان کچہری کے ہے جسکا نقشہ کتاب ہذا مین درج کرینگے
یہان کا انار بہت بڑا اور عمدہ مثل دمشق اور انگور گول دانہ کا خوش ذائقہ

اور لطیف ہوتا ہے۔ دیلنشیا سے دو بجے دن کے روانہ ہوئے رات کے دو بجے
الکسر شاید القصر ہو مین ریل بدلگئی دیلنشیا سے کارڈوبا یانسو اسی کلو میٹر ہے راستے
کے بڑے اسٹیشن یہ ہین (۱) بداخرنا (۲) جسابلیو (۳) الکسر (۴) بوبدیلیا
راستے مین ایک ندی ملی (ابدوغا) دن کو راستے مین بجز نارنگی کے
درختون کے کوسون تک دوسرا درخت نظر نہین آیا سرے پانون تک
خوب لدے ہوے پھر دوسرے دن زیتون اسی کثرت سے ملا۔ یہان سے نارنگی
پرتگیس کو جاتی ہین راستہ مین تمر یعنے کھجور عرب کا یادگار بھی کثرت سے
ملتے ہین مگر شیرین کم۔ دوسرے روز دس بجے دن کے کارڈوبا پہونچے

کارڈو یعنی قرطبہ

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا پھر اتحاد ملین میرے شوق کا انجذاب ہے
قبل اسکے او جاڑ قرطبہ شہر کا حال چشم دیدہ اور مسجد کی کیفیت کہ مقصود کلی اور
غایت اصلی اس سفر سے ہی گزارش کرتا ہون جو واسطے سیاق کلام کے پہلے ترجمہ
انگریزی اور عربی سے مثل کارنامہ مور اور طبقات اندلس جو ملاحظہ مین آئے
واسطے ملاحظہ ناظرین کے ترتیب اوراق کرتا ہون تاکہ مطالعہ کنندگان اخبار
و اصحار دسیر پر اصل حقیقت بموجب منشا اس شعر کے شعر از نقش و نگار در و دیوار شکستہ ۔ آثار پدیدست صنادید عجم را بخوبی منکشف ہوجاے خلیفہ کا
شہر ایک مورخ مسیحی لکھتا ہے کہ عرب کا قول ہے کہ قرطبہ عروس اندلس ہے اوسکا
لمبا سلسلہ سلاطین کا اوسکی ناموری کا تاج ہے۔ اوسکی پچلڑی اون موتیون کی ہے
جو اوسکے شعرا نے زبان کے سمندر سے نکالی ہے اوسکی پوشاک علم و فضل ہے

اور فن و ہنر اوسکی پوشاک کی جھالر ہے ہم جب یعنی انگریز اسکا خیال کرین کہ وہ
تحریر جو عربی مورخون نے کی ہے قرطبہ کی نمود کی دسوین صدی سے متعلق ہے
درحالیکہ اوسوقت ہمارے بزرگوار لکڑی کے جھونپڑون مین رہتے تھے اور بیابان
پر سوتے تھے زبان ہماری بے ترکیب تھی لکھنا پڑھنا چند ملکون مین تھا تو ہم مسلمانون
کی عجیب و غریب تہذیب کو کسی قدر سمجھہ سکتے ہین کہ تمام یورپ اوس وقت جہالت
مین ڈوبا ہوا تھا۔ صرف قسطنطنیہ اور اٹلی کے بعض مقامات پر تہذیب کے آثار باقی تھے
تو دار السلطنت اندلس کی کچھہ قدر ہو سکتی ہے باشندہ وہان کے۔ تپاک اور بے تکلف
برتاؤ عقل و فراست خوش خوری خوش پوشی شہسواری کے لیے مشہور تھے۔ ارباب
علم و فضل و کمال مین عدیم المثال رؤسا وہان کے فیاضی مین مشہور اور ہر فن
کے جنگ و جدل سے ماہر دنیا کے تمام حصون سے طالب علم آکر ہر قسم کا علم حاصل
کرتے تھے مسکن علما اور قیام تحصیل علوم تھا اہل علم اور اہل حرفہ ہمیشہ ایک دوسرے
پر سبقت لیجانیکی کوشش کرتے تھے۔ شریف اور نیک لوگون کا دنگل تھا قرطبہ
اندلس کے لیے ایسا تھا جیسے سر جسم کے لیے۔ اوسکی وسعت اور خوش وضع کا اندازہ
کرنا ناممکن ہے جو خلیفہ اعظم کے وقت مین تھی محل القصر اب ویران ہے
اوسکے خرابات مجلس و رمکانات کے کام مین لائے جاتے ہین دریاے وادی الکبیر
پر ایک پل موجود ہے۔ جو پہلے خلیفہ بنی امیہ کے سیاحون کو ایک حیرت مین ڈالتا ہے
اس شہر کی وسعت کی بابت مورخون مین اختلافات ہے مگر صحیح اندازہ لمبائی کا دس
میل تھا وادی الکبیر کے کنارے سنگ مرمر کے مکانون مسجدون اور باغون سے جگمگاتے
تھے جن مین نایاب پھول و درخت دوسرے ممالک کے ہوشیاری سے لگائے

جاتے تھے۔ اور عربون نے اپنا طریقہ آبپاشی کا جاری کیا جس مین اہالیان
اسپین اونکے پیشتر اور بعد کبھی برابر اونکے نہین ہوے پہلا بنی امیہ کا سلطان
ایک خرما کا درخت شام سے لیگیا تھا تاکہ اوسکو اپنے وطن کی یاد دلاوے
اور اوسکے نام پر اسنے ایک غمگین نظم اپنی جلاوطنی کی توجہ مین تصنیف کی
یہ درخت خرما اوس باغ مین نصب کیا گیا تھا جو اوسنے اپنے دادا ہشام کے
باغیچہ واقع دمشق کے دیکھا دیکھی ترتیب دیا تھا جہان وہ بچپن کی حالت مین
کھیلا کرتا تھا اوسنے اپنے کارپرداز تمام دنیا مین ممالک غیر کے درخت پودے
اور تخم لانیکے لیئے بھیجے اور سلطان کے باغبان ایسے ہوشیار تھے کہ اونھون نے
ان غیر ملک کے درختونکو بہت جلد پرورش کر دیا اور محل سے تمام ملک مین پھیلگئے
اسی طرح انار ایک تخم سے بویا گیا جو دمشق سے لایا گیا تھا ان بہت سے باغون کی
آبپاشی کے واسطے پہاڑون سے پانی بذریعہ سنگ شیشہ کے نلون کے لایا جاتا تھا
چنانچہ پہاڑونپر نشانات اون پانی کے کامون کے اب تک دکھائی دیتے
ہین اور اونکے ذریعہ سے بہت سا پانی سنگ مرمر کی جھیلون اور چشمون اور
نالابون مین پہونچایا جاتا تھا۔ مورخ لوگ سلطان کے محلون کی عجیب غریب
باتین لکھتے ہین اون مین سے خاص ایک محل سکونت تھا جسکا پھاٹک نہایت
عمدہ بنا تھا اوس مین سے مسجد کلان کو جانیکا رستہ تھا جس مین بادشاہ ہر جمعہ
کو جاتا تھا اور اوسکے تمام رستہ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک عمدہ
قالینون کا فرش ایک محل پھولونکا محل کہلاتا تھا دوسرا عشاق کا تیسرا قناعت
کا چوتھا تاج کا اسی طرح اور دن کے نام تھے۔ چنانچہ منجملہ اونکے ایک بنی امیہ

کے پرانے وطن کے نام پر دمشق کہلاتا تھا اوس آخیر محل کی چھتین سنگ مرمر
کے ستونون پر نصب تھین اور فرش پر سنگ موسیٰ کا کام تھا یہ محل ایسا خوبصورت
تھا کہ جسکی تعریف شاعرون نے لکھی ہے۔ قرطبہ کے بعض باغون کے نام
دلکش ہین جنسے دیکھنے والون کو چھرتے ہوے پانی سنکے قریب سونے اور پھولون
اور میوون کی عمدہ خوشبو کے لطف اوٹھانیکی ہوس ہوتی دریاے وادی الکبیر
کا خاموش بہاؤ باشندون کے لیے دائمی مسرت کا باعث تھا اسکے اوپر
ایک نہایت عمدہ پل سترہ محرابون کا تھا جو اب تک اہل عرب کی لیاقت انجنیری
کا گواہ ہے تمام شہر نفیس نفیس عمارتون سے بھرا ہوا تھا جنمین سے ۵۰ ہزار سے
زیادہ مکانات امرا اور سرکاری لوگون کے تھے ایک لاکھ سے زیادہ مکانات
عوام کے تھے اور سات سو مسجدین اور نو سو حمام تھے۔ یہ اسلامی شہرون مین
نمودی چیز ہے کیونکہ مسلمانون مین صفائی صرف طہارت کی غرض سے ہے
بلکہ ہر عبادت سے قبل اسکا ہونا ضرور ہے بخلاف اس قرن اوسط کے کہ نصرانی
نہانے دھونے کو مسلمان کا دستور سمجھکر اوسکی ممانعت کرتے تھے اور منک
لوگ اپنی کثافت پر یہان تک ناز کرتے کہ ایک نصرانی زاہدہ لکھتی ہے کہ اوسنے
سات برس کی عمر تک اپنے جسم کا کوئی عضو نہین دھویا بجز اونگلیون کی پورون
کے جب وہ ماس لینے جاتی جب علامت خاصہ نصرانی تقدس کا ٹھہرا تو مسلمان
نہایت مبالغہ کے ساتھہ طہارت کرتے اور اپنے جسم کو بغیر پاک کیے اپنے خدا
کی طرف جانے مین جرات نکرتے جب اسپین پھر نصرانی بادشاہون کے ہاتھہ
آیا فلپ دوم بادشاہ اسپین شوہر میری ملکہ انگلستان نے حکم دیا کہ تمام حمام

کھود ڈالے جاوین - اِس بنیاد پر کہ یہ یادگار اسلام ہین قرطبہ کی عمارتی چیزون
مین بڑی مسجد نمبر اول ہے اسکی تعمیر ۸۴ئ۷ عین عبد الرحمن اوّل نے شروع
کی اور اسّی ہزار اشرفیان صرف کین جو اوسے گاہتون سے بطور غنیمت
پائی تھین یہ مسجد نہایت عمدہ نمونہ یورپ نے اسلامی کمال کا دنیا مین سے ہے
ایک نے ستونون اور دیوارون پر سونا چڑھایا دوسرے نے نیا مینار بنوایا کسینے
لداؤ کا برآمدہ نمازیونکی آسایش کے لیے زیادہ تعمیر کیا - اِس طرح سقف
مکان پورب سے پچھم تک اونیس اور اوتر سے دکھن تک اکیس ہین اس مین
اکیتیس دروازونسے نمازی داخل ہوتے چھت ایکہزار ستونون پر تھی فرش
مین چاندی اور سنگ موسی کا کام تھا اور ستونون مین سونے جواہرات کے
پچیکاری - منبر عمدہ لکڑیون اور ہاتی دانت کا تھا اکثر قیمتی پتھر سونیکے کیلون سے
جُڑے تھے چار حوض وضو کے لیئے جن مین ونرات پہاڑون سے پانی آتا اور
مسجد کے متعلق بہت سے مکانات پچھم کیطرف تھے جن مین غریب مسافر رہا کرتا تھا
پاتے سیکڑون پیتل کی لالٹینن گرجون کے گھنٹون سے بنائی گئی تھین
مسجد کو روشن کرتی تھین ایک بڑی موٹی بتی پچاس پونڈ کی رات دن واعظ
کے سامنے ماہ رمضان مین جلا کرتی تھی اِس مسجد عالیشان کی عمارت کا ابتدائی
سلسلہ بھی ہنوز ناتمام تھا کا اسکا بانی یعنی عبد الرحمن اوّل چل بسا اوسکے بعد
اوسکے لڑکے ہشام قدسی نفس نے صوبہ ناربون کے غنائم سے اوس عمارت
کے سلسلہ کو ختم کیا پھر حکم بن ہشام نے اسکے تمام دروازون اور ستونون
کو مطلا کرنے مین بیش بہا دولت صرف کی پھر عبد الرحمن ثانی نے ایک نیا

مینار طلائی کا جو ایک سو پچاس فٹ بلند تھا نصب کیا۔ غرضکہ انکے بعد جو فرمانروا
ہوتا گیا اپنا یقائے نام اور حصول ثواب کے خیال سے اس عجیب غریب عمارت
مین کچھہ ترمیم کرتا رہا یہانتک کہ خلیفہ اعظم عبدالرحمن ثالث نے ایک اور درجہ
بڑھایا تین سو باون آدمی خدام فقط اس کام پر معمور تھے کہ اگر کی بتیان اور عود
عنبر منقل آہنی مین جلاکے اونکے بخورات سے نمازیون کا دماغ معطر کیا کرتے تھے
اور لالٹینون مع کے لیے جن مین روزانہ دس ہزار بتیان جلتی تھین روشن کیا کرین
اس مسجد کی بہت خوبصورتی اب تک باقی ہے۔ سیاح لوگ ستونون کے جنگل مین
کھڑے ہوکر بتصویر حیرت بنجاتے ہین ہر جانب بے شمار ستون نظر آتے ہین سنگ
سماق زبرجد سنگ مرمر اب تک اپنی جگہون مین قائم ہین عمدہ سنگ موسی کی شیشہ
جنکے بنانیکے لیے بی بی زین تم سے کاریگر آئے تھے جواہرات کیطرح اب تک
چمکتے ہین صحن نارنگیون کے درختون سے اب تک بھرا ہے دیکھنے والا جب اس
مسجد کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو تصور بے اختیار قرطبہ کے ایام اقبال کیطرف
جاتا ہے یعنے خلیفہ اعظم کے اوج اقبال کے زمانہ کیطرف جو پھر نہ لوٹیگا یہ شہر پہاڑ
کے نشیب کیطرف لب دریا واقع ہے اوسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ وا
گواڈر کیوا۔ کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل بھی بلند بلند دروازے اور شکستہ
دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی دے رہے ہین۔
ایک دروازے کے روبرو پل قدیم ہے۔ تیرہ محراب کا نقشہ دکھو دریا کی دوسرے
کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوس طرف پل کے بھی دروازہ عالیشان ہے۔
جسکے گوشے مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر عمارت کے شامل ہے بنا ہے

معلوم ہو کہ اس سے زیادہ عجیب و غریب شہر اور محل زہرا تھا کہ جو عبدالرحمن ثالث
نے اپنی زوجہ زہرا کی خواہش سے اوسکے نام سے بنایا تھا جبل العروس کے
دامن میں قرطبہ کے قریب ہر سال اپنی آمدنی کا ایک ثلث اس تعمیر میں صرف
کیا اور یہ سلسلہ اوسکی سلطنت کے بقیہ پچیس سال تک اور اوسکے بیٹے کی سلطنت
پندرہ سال تک جسمے بہت اضافہ کیا جاری رہا دس ہزار مزدور ہر روز کام
کرتے اور چھ ہزار پتھر ہر روز نئے شہر کے مکانات کی تعمیر کے لیے تراشے اور
ہموار کیے جاتے تھے ہزار لدو جانور مصالحہ موقع پر پہونچانے کے لیے ہر روز
کام کرتے اور چار ہزار ستون استادہ ہوتے جسمین سے اکثر امیر قسطنطنیہ کی
طرف سے ہدیہ ہوتے یادگار جیسے سفکس اور دیگر مقامات سے آتے علاوہ اوس
سنگ مرمر کے جو ترا گونہ اور المیریا کی کانون سے نکالا جاتا وہان پندرہ ہزار
دروازے تھے جپر لوہا صاف کیا ہوا پیتل سے چڑھا تھا اس نئے شہر مین خلیفہ
کے محل کی چھت اور دیوارین سنگ مرمر اور سونے کی تھین اور اوس مین
ایک عجیب و غریب تراش کا فوارہ تھا جو کہ یک امیر نے نذر دیا تھا اور ایک
نادر موتی بھی تحفتاً بھیجا تھا کمرہ کے وسط مین ایک ظرف پارہ سے بھرا ہوا تھا اور
دونون جانب آٹھ دروازے دندان فیل اور آبنوس کے چوکھٹون مین جڑے
تھے اور بیش بہا پتھرون سے مرصع تھے جب دھوپ اون دروازون سے
آتی اور سیماب کو بیقرار کرتی کل کمرے مین بجلی کیسی لپکین نظر آتین اور اہل دربار
چکا چوند کے وجہ سے آنکھیں بند کر لیتے مورخان عرب عجیب و غریب افسانہ
مدینۃ الزہری کے بابت بیان کرتے ہین ایک مورخ لکھتا ہے کہ اگر ہم

تمام اصلی اور مصنوعی خوبصورتیان جو مدینۃ الزہرہ مین ہین بیان کرین تو بہت طوالت ہوگی اس مین چشمہ جاری تھے پانی موتی سا صاف تھا لہلہاتی باغ
دربانون کے عمدہ مکانات اور اعلے عہدہ دارون کے نفیس محل تھے ہر قوم و ہر مذہب کے سپاہیون ہیو کردن غلامون کا ہجوم تھا جو ریشمی اور کمخواب کے کپڑے پہنے شہر کی چوڑی سڑکون پر ٹہلتے پھرتے تھے محل کے عمدہ کمرون اور وسیع صحنون مین جوق جوق پھرتے قاضی فقیہ اور شاعر متانت سے خرامان آتے محل کے ملازمان قسم ذکور کی تعداد تیرہ ہزار سات سو پچاس تخمینہ کی گئی تھی جنکو ہر روز گوشت علاوہ چڑیون اور مچھلی کے تیرہ ہزار پونڈ دیا جاتا اور مختلف اقسام اور درجہ کی عورتون کی تعداد جو حرم سلطانی مین داخل تھین یا اونکی خواصون مین منسلک تھین چھ ہزار تین سو پچاس تھین جنکو تیرہ ہزار پونڈ گوشت ہر روز دیا جاتا تھا بعض کو دس پونڈ روز دیا جاتا تھا اور بعض کو باعتبار اونکے منصب اور درجہ کے کم اور زیادہ مقدار علاوہ مرغی اور تیترون وغیرہ اقسام کے پرندون شکار کے گوشت اور مچھلی کے تھے مدینۃ الزہرہ کے تالاب کی مچھلیون کے واسطے بارہ ہزار روٹیون کا راتب مقرر تھا اور اسکے علاوہ چھ وزن مسور جو ہر روز پانی مین بھگوئی جاتی اس قسم کے بہت واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھ اُس زمانہ کی تاریخون مین موجود ہین اور فقہا اور شعرا نے انکی توضیح مین ثنا و صفت بہت کچھ کی ہے جن لوگون نے ان سبکو دیکھا اونھون نے اقرار کیا کہ بلاد اسلامیہ مین انکے مثل کہین نہ تھا دور دراز ملکون کے سیاح اور ہر رتبہ اور ہر پیشہ کے لوگ گو اونکا کچھ ہی مذہب ہو والیان ملک - سفیر - تاجر - حاجی - فقہا - اور شاعر

سب اس پر متفق تھے کہ اونھون نے اپنی سیاحت مین اوسکے مثل نہین دیکھا
فی الواقع اگر اس مین چکنے سنگ مرمر کے چھجے اور سنہرے کمرے اور ہر طرح اور
ہر قسم کی دستکاری کے کام سواے عمارت کے صناعی نقشہ کی عمدگی تناسب
اور خوب صورتی دیوار گیریون اور آرایش کی نفاست اور نیز ستونون کی بناوٹ
اور ہمواری مین اسی طرح معلوم ہوتی گویا کل سے ڈھال دیے ہین رنگ آمیز
جو نہایت عمدہ منظرون کے متشابہ ہوتے مصنوعی جبل نہایت مضبوطی سے
بنائے گئے تھے۔ اور حوض جس مین ہمیشہ پانی مصفا بھرا رہتا تھا عجیب
فوارہ قابل حمد و ثنا وہ خدا بزرگ و برتر ہے جسنے اپنے ناچیز بندون سے ایسے
عجیب و غریب محل تعمیر کرائے اور اونکو بطور معاوضہ کے اس دنیا مین آباد ہونے دیا
اور انکو نیکی کے رستہ پر مستقل ہونے کے لیے یہ نعمتین عطا کین جو عکس بڑی نعمتون
کا ہے جو جنت الماوے مین ہر مومن مسلمان کو ملین گے محل زہرہ مین اسی
محل مین وہ سفیرون کی آوبھگت کرتا۔ گریک امرا نے اوسکے دربار مین اپنا
سفیر بھیجا ماہ ربیع الاول ۳۳۸ ہجری مطابق ۹۴۹ء کمان افسران فوج کو اس
تقریب کے لیے تیار ہونیکا حکم دیا تھا کمرے نہایت خوشنمائی سے آراستہ کیے گئے
اور تخت جو ہیرے اور جواہرات سے جگمگاتا تھا وسط مین رکھا گیا تخت کے
دونون جانب خلیفہ کے دونون بیٹے کھڑے تھے انکے پیچھے داہنے بائین وزرا
اپنی جگہ تھے بعد اونکے حاجب وزرا کے بیٹے خلیفہ کے مولا اور اہلکے کامدار
محل کے صحن مین نہایت نفیس قالین بچھائے گئے اور دالانون پر ریشمی پر کار
پردے آویزان کیے گئے اب سفیر لوگ داخل ہوے اور اس عظمت و شان

اور بادشاہ کے جلال سے جسکے روبرو وہ کھڑے تھے متحیر ہوے پھر دو چند قدم بڑھے اور اپنے آقا قسطنطین ہفتم پورفیروجینی توس (بیسیو) فرمانروای قسطنطنیہ کا خط جو یونانی زبان مین تھا نیلے کاغذ پر سنہری حرفون سے لکھا ہوا تھا پیش کیا عبدالرحمن نے دربار کے ایک نہایت خوش بیان کو اس موقع پر مناسب اسپیچ کہنے کے لیے حکم دیا مگر ہنوز اوسنے ایک لفظ بھی شروع نہ کیا تھا کہ منظر کی چمک دمک نے اور امرا اور وزرا کی سنجیدہ خاموشی نے اوسکو ایسا خوف زدہ کیا کہ اوسکی زبان تالو مین چپک گئی اور وہ بیہوش ہو کر گرا دوسرے نے اوسکی جگہ پر کہنے کی کوشش کی مگر اوسنے بہت کچھ نہ کہا تھا کہ وہ بھی ساکت ہو گیا الغرض خلیفہ اعظم اپنے محل کی تعمیر مین ایسا مستغرق تھا کہ وہ تین جمعہ شریک نماز جمعہ ہوا اور جب وہ مسجد مین داخل ہوا پیش امام نے اوسکی غفلت پر شدائد دوزخ کی دھمکی دی کل قرطبہ کے محل اور گلستان بینظیر تھے اوسکے علما اور فضلا نے اوسکو یورپ کے علم و فضل کا مرکز بنا دیا تھا شایقین علم یورپ کے ہر حصے سے سبق لینے کے لیے آتے تھے جبکہ پرس نہا نام نن نے اپنے دور دراز سکس کالونٹ مقام گوارشلیم مین قرطبہ کی تعریف گائی تھی علم طب مین اندلس کے طبیبون اور جراحون کے دریافت تجربے سے بہت سی باتین معلوم ہوئین جو لیگن کے زمانہ سے مابعد تک صدیون مین دریافت ہوئی تھین ابوقاسم خلف گیارہوین صدی کا ایک نامی جراح تھا اور اوسکے بعض عمل اس زمانہ کے برتاؤ کے مطابق تھے ابن طہر نے اوسکے بعد بہت سے علم طب اور جراحی دریافت کرنیکے لیے سفر کیا اور اسپر ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی ورالیورس فلسفی گویا خاص کڑی اوس زنجیر کا تھا جو قدیم یونان کے فلسفہ کو قرون اوسطے کے یورپ سے متعلق کرتے ہین علم ہیئت ۔ جغرافیہ ۔ کمسٹری ۔ علم حیوانات نہایت شوق سے قرطبہ مین پڑھے جاتے تھے فصاحت و بلاغت اسکی بابت اتنا لکھنا کافی ہے کہ یورپ مین کبھی

ایسا زمانہ نہین ہوا جب نظم ہر شخص کے نوک زبان ہوتی ہو اور ہر درجے کے لوگ
عربی اشعار فی البدیہہ کہتے کہ اس سے غالبا اسپین کے سفینون اور [illegible]
اور اٹلی کے کبیشرون نے نمونہ لیا ہے۔ کوئی تقریب یا تشکر یا شادی بے نظم کے
مکمل نہ ہوتی۔ جو بولنے والا فی البدیہہ تصنیف کرتا یا کسی نامی شاعر کا منتخب شعر
پڑھتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل اسلامی دنیا واقف شاعری ہو گئی ہے خلیفہ سے
ملاح تک شعر بناتے اور اندلس کے شہرون کی حمد گاتے اسکے دریاؤن کے جوش کو
منارا دسکی پرنور ستارون کے نیچے خوب صورت رات عشق و شراب کی مسرت
خوش مزاجی کی صحبت اور ماہ پیکران حور جمال کے خفیہ ملاقاتون کا حال گاتے
جنکی زنجیر زلف گانیوالیکو اپنا قید کرتی صنعت مین اندلس نمبر اول تھا مدینۃ الزہرا
یا مسجد قرطبہ تعمیر نہ ہوتی اگر اوسکے کاریگر دست کاری مین یدطولے نرکھتے ہوتے
ریشم بافی کا کام اندلس مین نہایت پسندیدہ کامون سے تھا۔ فقط قرطبہ مین
ایک لاکھ تیس ہزار جولاہے سکونت پذیر تھے اور المیریا اپنے ریشمی کپڑون اور
قالین کے لیئے مشہور تھا ظروف گلی کی ساخت بھی درجہ کمال کو پہونچ گئی تھی
اور جزیرہ مجورکا مین کمہارون نے مٹی پر سونا یا تانبے کی بدر بنانا ایجاد کیا۔
جسے اطالیہ کے فن ساخت ظروف گلی کا نام مجورکا رکھا گیا سیسہ پیتل اور لوہے
کے ظروف پہلے المیریا مین بنائے جاتے تھے۔ اور دندان فیل کے تراشنے
اور کھودنے کے چند عمدہ نمونے اب تک موجود ہین جو قرطبہ کے اعلے
عہدہ دارون کے نام سے مشہور ہین۔ یہ ہنر بلاشبہہ مشرق سے لائے گئے تھے
اور عربی کاریگر بہت لائق شاگرد اپنے باہمیر [illegible]۔ ایرانی اور مصری استادون [illegible]

کے ہو گئی مرصع کاری مین ایک صندوقچہ ہی جس مین چاندی کا کام ہے اور موتی لگے ہوے ہین اس مین ایک عربی کتبہ ہے جس مین امیر المومنین حکم ثانی پر نزول رحمت کی دعا ہے مسلمانون کی تلوارون کے قبضہ اور زیورات بھی نہایت نفیس اور نادر تھے اور چھوٹی چھوٹی چیزون از قسم کنجی وغیرہ کو خوشنمائی سے مرصع کرتے تھے آرکہ اسپین کے مسلمان پیتل مین بدر کا کام کیا کرتے تھے ایک مسجد کے چراغ سے ظاہر ہے جو محمد ثالث بادشاہ غرناطہ کے واسطے بنایا گیا تھا۔ اور میڈریڈ کے دار السلطنت حال اسپین مین موجود ہی۔ اسپین سے بنبت کاری کے کام مین قاہرہ اور دمشق کے سوا اور کوئی مقام فوق نہ لیگیا تھا ہم محل قرطبہ کے پیتل کے دروازونکا بیشتر ذکر کر چکے ہین جنکے کچھہ نشانات اب تک اسپین کے گرجون مین پائے جاتے ہین ہر شخص نے ٹولیڈو کی تلوار کا ذکر سنا ہی اور گو فولاد کے نرم کرنیکا فن اہل عرب کے عہد سے پیشتر اسپین مین معلوم تھا۔ تاہم۔ ٹولیڈو کے ہتھیار بنانے والون کے سلاطین قرطبہ سرپرست تھے امیر سیوائیل مرشیہ غرناطہ بھی مشہور مقامات زرہ اور ہتھیارون کی ساخت کے تھے۔ ڈال بیڈہ کے وصیت نامہ جو چودھوین صدی مین لکھا گیا تھا حسب ذیل عبارت درج ہی۔ مین اپنے بیٹے کو بیہ کستیلی تلوار وصیتاً دیتا ہون جو مینے سیوائیل مین بنوائی تھی اور جسپر جواہرات اور سونیکا کام ہے علوم فنون تہذیب مین بالعموم قرطبہ ایام حکومت مسلمان مین فی الواقع دنیا کا نہایت چمکتا ہوا جواہر تھا۔ قرطبہ کی نسبت صاحب کتاب الذہب لکھتا ہے کہ ایسا پر عظمت اور پر شکوہ شہر چشم فلک نے آج تک نہین

دیکھا ہو گا جسکا طول چودہ فرسخ سے کم نہ ہو گا مگر اس مین وہ حصہ بھی شامل ہے
جسکو خلیفہ اعظم نے بطور سواد اعظم آباد کیا تھا جو مدینۃ الزہرہ کے نام سے چار
گوشۂ دنیا مین بلند آوازہ ہوا وادی الکبیر کے دونون جانب سنگ مرمر کے
نظارہ فریب ایوانات جلوہ افروزی اور بینظیری اور عدیم المثالی کا نقشہ پیش
کر رہے تھے اہل عرب کے صناعی کمالات اور انجنیری کی پر زور قوت اون فلک فرسا
حیرت انگیز عمارتون کے دیکھنے سے آشکار ہوتی ہے جیپر اونکے قادرانہ کمال نے
کلک صنعت سے اپنی یکتائی اور بے مثالی کی دورخی تصویر کھینچی تھی

سن لیا جو کچھ سنا اب چشم دیدہ دیکھیے

اب قرطبہ یعنی کارڈوبا دار الخلافت اندلس یعنی اسپین کی مردم شماری اسّی
ہزار آٹھ سو آدمی کی ہے یہ شہر پہاڑون کے قرب مین لب دریا واقع ہے
اسکا نام وادی الکبیر ہے اسپانیہ والے گواڈکیور کہتے ہین لب ساحل قلعہ کی فصیل
بھی بلند بلند پر دروازہ اور شکستہ دیوار باقیماندہ اب بھی اوسکی عظمت اور شان کی گواہی
دے رہے ہین ایک دروازے کے روبرو پل قدیم ہے تیرہ محراب کا نقشہ
نمبر دیکھو دریا کے دوسرے کنارے پر بھی آبادی ہے اور اوسی طرف پل کے
دروازہ عالیشان ہے جسکے گوشہ مین لب ساحل ایک برج وسیع جو ایک مختصر
عمارت کے شامل ہے بنا ہے معلوم ہو کہ خلفاء امویہ نے واسطے تفریح اور سیر
دریا اور شہر کے بنوایا تھا اب پہلے ہم جامع قرطبہ سے شروع کرتے ہین اس لیے
کہ کل مقصود ہمارا اس سفر سے یہی ہے جو خود اپنا آپ نظیر ہے بعد اسکے اور

مختصر حال مکانات قدیمہ کا لکھینگے مسجد جواب بطور کنیسہ کے ہے یہی اس دنیا کے عجائبات سے ہے اسکو عبد الرحمن نے کہ جسکو قرطبہ مین سکنتہ عبدالرحمن کہتے ہین اپنے عہد خلافت مین بنایا تھا اور ترمیم اسکی بعض خلفا کے وقت مین بھی ہوئی طول اسکا سات سو چالیس قدم ہے اور عرض اسکا چار سو چالیس قدم ہے اور ستون - آٹھ سو پچاس اور کنیسہ کے ستون ڈیڑھ سو پچاس جملہ ایک ہزار ہوے طول کی محرابین چالیس اور عرض کی بیس ہر ہر دو ستونون پر محراب واقع ہے جو طرف مسجد کو قائم رکھی ہے بیچ مین کنیسہ بنایا ہے مسجد مین داخل ہونیکے دس دروازے ہین دو بڑے خارج مسجد حرم کے اور آٹھ چھوٹے بنا مسجد کے ایک چبوترے پر واقع ہے جو زمین سے قریب دو ہاتھ کے یا کم و بیش نشیب و فراز کے واقع ہوا ہے چارون طرف کی دیوار بہت بلند ہے اور باہر کیطرف محرابین دیوار مین بنائی ہین اور چاروں طرف سڑک ہے شاید دریا کی طرف عبد الرحمن کے محل سے کسی زمانہ مین ملحق تھا اسلیے کہ وہ اپنی مسجد کے خلوہ مین جو بطور تسبیح خانہ کے بنایا تھا آیا جایا کرتا تھا اب ٹوٹ کر محل علحدہ اور مسجد علحدہ ہوگئی اور اسکے محل کے گوشہ سکنتہ مین وقت فتح کا یادگار بنایا ہے جسکا مخمصہ جرنیل فاتح ہے جسکا لقب درج کتاب نہ اہر الغرض حرم مسجد کے دو قطعہ ہین پہلے بطور کافی دیوارین دو دروازے عالیشان ہین جو بلند دروازہ ہے سیدھی جانب کو منارہ عالیشان اذان کا کئی منزلہ ہے اب اوپر کی گمزی مین چار گھنٹے آویزان ہین اندر صحن وسیع مین نارنگیون کا باغ ہے اوس مین فوارہ جاری ہے تین طرف دالان مین

میں اوراوسمیں اندر پہلو بنائی ہیں اس صفائی سے کہ عقل کام نہیں کرتی اور اسیطرح
کا کچھ کام محراب امام میں ہے لیکن وہاں ایک قسمہ عظیم الشان ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہے
اسمیں بعض بعض مجرا بو مثلیں بہی باقی ماندہ ہیں اسلیئے کہ مثل حرم بیت اللہ کے ہر چہار
ستون پر ایک گنبد واقع ہوا ہے اونمیں بھی سنگ مرمر کے چوپہلا تپھر لگائے ہیں کہ
قدرت خدا کی نظر آتی ہے - باقی ماندہ کی شکست و ریخت کر کے بطور خود بنائے ہیں
نوقش عمدہ سنگ مرمر کا با نقرئی تھا اوسکو نکال کر اب جدید تختے بندی ہو رہی ہے
اقسام اقسام کے پتھر کے ستون ہیں اکثر سنگ مرمر سنگ موسی وغیرہ کے ایک
اوسمیں چقماق تپھر کا دیکھا جسمیں آگ نکلتی ہے بیچ میں ایک حوض بھی ہے اب اوسکو
پاٹ کر مختصر رکھا ہے جسپر ایک ڈھکنا لوہے کا لگا ہے آگے یہ سب گنبد کل مطلا تھے
سب کو توڑ کر سونا نکال لیا سونا چڑھا نہیں تھا بلکہ خالص سونے کے پتر تھے جیسے جلوہ
مسجد الرحمن کے محراب میں واقع ہیں اور قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد
کے کچھ تپھر اور کچھ کندہ اور اطراف کو بھی گئے ہیں اس لیئے کہ بہت سی چیزیں
ہیں وہیں کے میوزیم میں دیکھیں دوم مسجد سے ذرا فاصلہ برلب دریا
ایک چمن ہے اوس میں سہ دری سنگ مرمر کی چھوٹے چھوٹے گول ستونوں
کی واقع ہے جسمیں تمام نقش و نگار رنگ برنگ کے تپھروں میں کیئے ہیں اسلیئے
پانچ زینہ سنگ مرمر کے ہیں روبرو دو حوض وہ دو دو بلب نہریں ہیں
دونوں کے بیچ میں چھوٹا پل مختصر بنا ہے تپھر اوسکے روبرو دریا کی طرف
چمن ہے قریب پانچ ہاتھ کے نیچا نہر کا پانی حوض میں سے چمن میں گرتا ہے
اور بذریعہ نالیوں کے روشوں میں جاتا ہے وہاں دیوار میں سے

چھ ٹیلوں پر شہر کے لب نہر محل بہت بلند بنا ہے دریا مین گرتا ہی اس چمن اور مسجد کے
درمیان کچھ باقی باندہ محل رکھیا ہے اوسکے دروازے جو بطور دیوان خانہ کے
بلند واقع تھے بند کردیے ہین اب بھی یہ جگہ پر فضا قابل سیر ہے عبدالرحمن نے
قرطبہ کو بطور دمشق کے بنایا تھا اوسیطرح نہر شہر مین کوچہ بکوچہ موجود مسجد
بھی ویسی ہی بلکہ اوس سے بہتر اور برتر کوئی چیز دمشق کی نہین چھوری اسیواسطے
اسکو بھی اندلس کہنے لگے جیسے کہ شام کو کہتے ہین۔

قرطبہ سے غرناطہ یعنے گرانڈا دوسو چھیالیس کلومیٹر ہے بڑے بڑے چھ اسٹیشن
ہین۔ پہلا اسپلیو (۲) اوس کینرا (۳) انٹی کیوارد (۴) لاربدہ (۵) روبدلیا
(۶) گرانڈا یعنے غرناطہ ستر ہزار آدمی کی مردم شماری غرناطہ مع قصر الحمرا کے ہی
غرناطہ کے مقابل مین قصر الحمرا جو بطور قلعہ جداگانہ کے واقع ہی اور درمیانی میدان
پر فضا کو ویگا کہتے ہین وجہ تسمیہ قصر الحمرا کی یہ ہے کہ ایک سرخ پہاڑ پر واقع ہوا ہے
اس قصر کی بدیع المثالی اور عجوبہ روزگار صناعی اس مٹی حالت مین بھی
سیاحان یورپ کو حیرت مین ڈالتی ہے اسکی تعمیر مین مسلمانون نے
فن معماری سنگتراشی اور فن مصوری کے وہ وہ کمالات دکھلائے
ہین اور اوسکی در و دیوار مین عربی فیشن کے ایسی عدیم المثال بچی کاری
گلکاری کا طلائی کام کیا ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے صناع آجتک
اوسکی سمجھنے سے قاصر ہین جو غرناطہ کی وضع قطعہ اور شاندار
عمارات کو دیکھیے تو دو مستحکم قلعون کے درمیان گویا کوہ نور ہیرا معلوم
ہوتا ہی مشہور کوہستان سیرا نویڈا کی وہ بلند چوٹیان اور کشیدہ قامت

جو ہمیشہ برف سے سفید رہتی ہین عہد اسلام مین جبال القمر کہلاتی تہین - انکے
دامن مین ایک نہایت سرسبز و شاداب اور وسیع الفضا میدان دور تک
پہیلتا چلا گیا ہے جسکو ویگا کہتے ہین ویگا کے کنارے پر ایک طرف غرناطہ واقع
ہے اور دوسرے طرف الحمرا شہر کی کسی بلند عمارت یا اگر زیادہ وسیع و دلچسپ
نظارہ منظور ہو تو الحمرا کے عالیشان چہت پر چڑہکر سامنے گلزار و مرغزار
نارنگیون اور انگورون کے باغات جنکی نظارت اور تر و تازگی مین گلشن فردوس
کا جلوہ نظر آتا ہے لہلہا رہے ہین صاف اور شیرین پانی کے چشمہ عجب ناز
سے تہم تہم کر بہتے ہین ایسا نظر فریب منظر موزون موقع اور ایسی فرحت افزا
اور خوش آئیندہ آب و ہوا اندلس کے کسی شہر کو نصیب نہین ہوئی جبال القمر
کی تیز برفیلی ہواؤن کی بدولت شدید موسم گرما مین بہی عجب لطف و آرام
سے گذرتا ہے - زمین انتہا سے زیادہ قابل زراعت بلکہ زرریز ہے
الحمرا کی کرسی کے لیے مسلمانون نے ویگا ایک ایسا بلند اور موزون
حصہ پسند کیا ہے جسکو چارون طرف سے ایک معمول سے زیادہ
ڈہلوان نالہ بطور خندق گہیرے ہوے ہے اوسکی دامن مین شمال
کی جانب دریاے ڈارو موجین مارتا ہے اس قدرتی خندق کے
کنارہ چارون طرف اندر کی جانب لوہا لاٹ سنگین دیوارین جن پر
جابجا مناسب فاصلہ سے عالیشان برج اس سطح مرتفع پر محیط ہین
یہ مقام شرقاً و غرباً آٹھ سو اسی گز یا نصف میل لمبا ہے قصر کے اندر
جانے کا راستہ ایک بڑے جنگی مستحکم اور سنگین برج سے ہی جسکا

دروازہ باب العدل کہلاتا ہے اسی برج میں بنو نصر معدلت گستری کیا
کرتے تھے اندر داخل ہوکر فرش کے کمرے سے ۲۸ فٹ بلند دو
خوب صورت پتھروں پر ایک خوشنما محراب نصب ہے جہاں پنجہ اور
ہاتھ کا کندہ کی ہے برج کو طے کر کے اندر ایک مربع احاطہ کی شکل
میدان ہے جسکے کنارہ پر عمارت تا تمام چارس پنجم کی ہے۔ جب کہ
قصر الحمرا کے خاص دروازہ پر پہونچتے ہیں تو ایوان اندلس ملتا ہے
جسکی دیواروں پر سلیں چڑھی ہیں یہاں سے ایک تنگ مگر خوشنما
راستہ سے تیسرے ایوان میں پہونچتے ہیں جو قریباً ۱۴۰ فٹ
طویل اور ۷۰ فٹ عریض ہے اوسکے بیچ میں ایک بڑا تالاب بنا
ہے جس میں رنگ برنگ کی مچھلیاں تیرتی ہیں تالاب کے چاروں
طرف دیواروں سے ملے ہوئی برآمدے ہیں کہ جنکی چھتیں مشبجر ستونوں
پر کھڑی ہیں شمالی دیوار سے ملا ہوا کھم پر اسکا عالیشان مینار مربع
استادہ ہے اس ایوان کی آگے ایک نہایت خوب صورت
کشتی نما جلوخانہ ہے جسکو بارگاہ کہتے ہیں اس دیوان عالیشان
کے گنبد سے مطلا بالا خانہ نشست گاہ جواہر نگاری زمردی طلائی
بلورین شگوفہ کاری جن میں جا بجا چاند ستارے اور زرین
تاجوں کی شکلیں تراش کر اس قدر خوب صورت بنائی ہیں
کہ جو دنیا میں اپنی آپ نظیر ہیں دیوار و نیز زمانہ قدیم کے سکونکے نمونے عربی
کتبہ نہایت کاریگری سے کندہ ہیں دیواریں ایکطرف بلندی پر دریا دارو

کیجانب ۵ دریچہ ہے کہ عائشہ نے ابو عبد اللہ کو ایک ٹوکری مین بٹھا کر نیچے لٹکایا تھا۔ یہ وہی عبد اللہ خاتم السلاطین ہی جسکا ذکر ہو چکا ہے ایوان برج کے اندر سے بذریعہ سیڑھیون کے چڑھکر آدمی چھت پر پہونچتا ہی وہان سے فسیح الفضا میدان اور بل می لوس نظر آتا ہے خاص خلوتکدہ سلطانی کے نزدیک سنگ مرمر کی چھوٹی چھوٹی خوشنما جالیان بنی ہین اوسکے نیچے باغ لیڈاراجہ واقع ہی البتہ بلغ تو بذاتہ ایسا خوشنما نہین مگر اوسکے قریب حمام سلطانی اعلے درجے کی صنعت کا نمونہ ہی جسمین طلائی اور لفقرئی شگوفہ کاری ہے۔ زبرجد سماق نیلم کے قیمتی پتھر کے بیل بوٹے بنائے ہین کہ جنکے دیکھنے سے آدمی متحیر ہوتا ہے ایک حمام سالم سنگ مرمر سے تراش کر بنایا گیا ہے جسکی نہایت خوبصورت جالیان ہین۔ قصر الحمرا مین سب سے زیادہ رفیع عمارت ایوان الاسد کی ہی اسمین بھی خوشنما خوش وضع برآمدہ ہر طرف ہین جسکی چھت سنگ مرمر کی ایک سو اٹھائیس ستونون پر ایستادہ ہی درو دیوار مطلا خوب صورت نقش و نگار جلی قلم سے عربی کتبہ جنکے حروف گلکاریون کے بیچ مین کندہ کیئے ہین طرح طرح کی شگوفہ کاری محرابون پر ترنج نما قبہ سفید سنگ مرمر کے حوض جنکے درمیان مین ایک تالاب جسمین بارہ مصنوعی سنگ مرمر کے شیر جنکے منہ مین سے پانی تالاب مین گرتا ہی اس ایوان کے بعد خوبصورت دروازہ کے اندر محل بنی سراج واقع ہی اس مین بنی سراج کے اقارب ابو عبد اللہ کے اشارے سے قتل ہوئے تھے یہ ہی اسکی وجہ تسمیہ ہے اسکی چھت مین بلور کی شگوفہ کاری ہی اور محرابون مین سرخ

گلکاری ہے اسکے بعد موقی لوسن خندق سے نکلکر روضۃ الناظرین واقع ہوا ہے لیکن اب بالکل خراب خستہ۔ مگر پھر بھی دیوارون کی وہ نازک انشگوفہ کاری اور صنعت صناعان عرب کو بھی یکتائے زمانہ کا خطاب دیا تھا کچھہ کچھہ یادگار باقی ہے اسکے جابجا فوارہ حوضین چشمہ چھوٹے چھوٹے تالاب نہرین غرضکہ تمام حاشیہ پر ایک روپہلا جال بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے جسکو دیکھکر مسلمانون کی اعلے درجے کی کمال عدیم المثال ہنرمندی پر سخت حیرت

بندر ملاگا

القصہ یہان سے بندر ملاگا ایکسو کلومٹر ہے (فائدہ) ہندوستان سے جس سیاح کا قصد سیاحت اندلس یعنی اسپین کا ہو اوسکو مناسب ہی کہ ازراہ بندر سویس اور مالٹا پہلے بندر ملاگا آوے اور یہان سے سیدھا غرناطہ و قرطبہ کی سیر کرتا ہوا مڈریڈ دارالسلطنت اسپین کو جاوے پھر وہان سے اختیار ہے جدہر کی چاہے سیر کرے الغرض قرطبہ سے مڈریڈ چھہ سو اسی کلومٹر ہے بڑے اسٹیشن ایک سو لاکا ملیور (۲) تریانہ۔ چوتھا الکاسر سیلیہ سیلیہ کی کی تیس ہزار آٹھہ سو آدمی کی آبادی ہی اسمین بھی آثار قدیمہ ہین

مڈریڈ دارالسلطنت اسپین یعنی اسپانیہ اندلس

بعد دارالسلطنت ٹولیڈو یعنی طلیطلیہ اور قرطبہ کے اب دارالسلطنت مڈریڈ ہی اسکی نو لاکھہ آدمی کی مردم شماری ہے یہ شہر ایک پہاڑ پر واقع ہی اور چارون طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہین بادشاہ یہان کا خردسال ہے بجز محل شاہی کے اور کوئی عمارت قابل تحریر نہین جسکا نقشہ درج کتاب ہی یہ شہر سلطنت یورپ

کے نمبر دوم مین ہے ابھی تعمیر اور درستی شہر کی ہوتی جاتی ہے آدمی یہان کے
خلیق نہین ہین ریل مین بھی صفائی کم ہے بادشاہی محل کے روبرو ایک
چمن گلگشت کے لیے مدور بنا ہی اسکے سنگین چبوترے کی دیوار پر سنگ مرمر
کے مجسم چار و نظرق بنائے ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اون افسران
کہنہ کے یادگار ہین جنھون نے اسپین مین کارنمایان کیے ہین۔ یہان سے نرو
کی راہ پر ایک قصبہ ہے اس مین آثار قدیمہ بہت ہین افسوس ہی کہ ہمین ابھی تک
کوئی کتبہ نہین ملا البعض جگہ ایسی دیکھی کہ جہان کتبہ کا نشان ہی اور سنگ کتبہ ندارد
سردی کی بہت کثرت ہے برف سے پہاڑ سنگ مرمر کے نظر آتے ہین مدریڈ دار السلطنت
اسپانیہ مین بھی موافق قاعدہ یورپ کے موزیم یعنے عجائب خانہ اور فشیری یعنے
مچھلیون کا عجائب خانہ ذولاجیکل گارڈنس یعنی جانورون کا باغ وغیرہ وغیرہ
سب ہین لیکن اس قابل نہین کہ مثل لندن یا پیرس یا برلن کے معرض تحریر مین
لاتا۔ اسکے قریب کے پہاڑون سے نہر کبیر مذکور واقع ہے شہر کی سڑکون کی درستی
اور نئے مکانات کی تعمیر ہوتی جاتی ہے وہ الماس ہمین کی بادشاہ بیگم کا تھا جسکو
نے حیدر آباد مین فروخت کیا تھا اور جسپر کمیشن مقرر ہوئی تھی الغرض مدریڈ سے آٹھ
بجے رات کے روانہ ہوے سنبانسین پر علاقہ مدریڈ تمام ہوا۔ لب ساحل کلانڈی
کیوشن نفسیکی پر واقع ہے ایک بڑا دریا جو ریل کے کنارے چلا آتا تھا
سمندر مین ملگیا سامان کی تلاشی ہوئی چھہ بجے شام کو ہنڈائی آئے علاقہ
فرانس مین پہونچے سنبانس سے ایک اسٹیشن ہی اور اس ۱۳۶ مین اسٹیشن
ہین ہنڈائی کی مردم شماری چھتیس ہزار آدمی کی ہی اور مدریڈ سے چھہ سو تلتیس ۶۳۳

کلومیٹر ہے اسکے نیچے دریاے ڈارون واقع ہے یہ دریا بھی ہوبنکی مین ملا ہے
پھر وہان سے ہم آئے یہان ریل کی بدلی ہوئی وہان سے چھہ بجے
شام کو پوہ پہونچے یہ بنڈطاسے دوسو کلومیٹر ہے یہ شہر پہاڑون مین واقع
ہوا ہے بیچ مین دریاے گاڈڈی ہے دونون طرف شہر لب دریا واقع بلند بھی
پر محل شاہی ہنری چہارم کا ہے شہر کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے اطراف واکناف سے
خصوصًا انگلینڈ کے واسطے صحت جسمانی اور تبدیل آب و ہوا کے سیاح لوگ یہین
آکر قیام کرتے ہین یہان سے بارہ بجے دن کے ریل پر سوار ہوکر صبح چھ
بجے ہم مارسیل پہونچے راستے کے بڑے اسٹیشن یہ ہین پہلے (بہت) مردم شماری
اسکی پچین ہزار دوم (تھیلی) مردم شماری تیس ہزار بلانقل ہیس ہزار ... (انہو پینتیس ہزار)
تین جگہ ریل بدلی جاتی ہے پوہ سے مارسیل چارسو کلومیٹر ہے جملہ دورہ ہمارا
تین ہزار تین سو اونہتر مارسیل سے مارسیل تک ہوا۔ مارسیل بھی نہایت خوش فضا
شہر ہے وضع اور طرز اسکی مثل پیرس کے ہے ؎

ہزارون ملک دیکھے ہوش آیا ہے ہمین جب سے ؎
نہ دیکھا ہمنے کوئی ملک بہتر ملک یورپ سے ؎

جسکی تفصیل

سب سے پہلے ملک ہندوستان کے سیاحت کی جسکی ابتدا ۱۲۶۸ھ ہجری
سے ہوئی جس وقت کہ ہندوستان مین ریل کا وجود ہی نہ تھا انتہا اسکی
سنہ ۱۲۹۳ ہجری ہے اوقات مختلفہ مین تینون پریسیڈنسی۔ کلکتہ۔ مدراس

بمبئی کے بڑے شہرون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا مثل شہر کلکتہ بمبئی مدراس - دہلی - لکھنؤ - لاہور - حیدر آباد سندھ - راجستان وغیرہ وغیرہ زاد سفر دیکھو بعدہ بتاریخ ۸ ذیقعدہ روز یکشنبہ ۱۲۹۳ھ ہجری سفر حجاز کی ابتداء ہے اور انتہا اوسکی ۱۳۰۰ھ ہجری کہ اسمین تین سفر ہوے پہلے مین فقط ملک حجاز یعنے جدہ - عدن - مکہ شریف اور مدینہ منورہ نپے دوسرے سفر مین کچھہ عراق - عرب - اور کچھہ عراق عجم - بندر بوشہر بصرہ - بغداد شریف - کربلاے معلے کی زیارت کی تیسرا سفر جس مین افریقہ - مصر - شام - وغیرہ گئے - زاد غریب دیکھو مطبوعہ گلزار محمدی میرٹھہ ۱۸۹۳ع سفر سوم متعلقہ یورپ جسکی ابتداء ۹ شوال ۱۳۰۰ھ ہجری مطابق ۱۴ اگست ۱۸۸۳ع یہ سفر بمبئی سے ازراہ دریاے مالٹا - جبرالٹر سے پلی مت تک ہوا پھر وہان سے ازراہ خشکی لندن پیرس - سوئیزلنڈ - ترلیسٹ تک وہان سے بسواری جہاز - اتھینس دار السلطنت یونان استنبول ملاحظہ مین آئے - انتہا اسکی ۱۳۰۱ھ - آئینہ فرنگ ملاحظہ کرو مطبوعہ ۱۳۰۲ھ ہجری مطابق ۱۸۸۵ع - مطبع منشی نول کشور لکھنؤ - چوتھا سفر جسکی انتہا ۱۳۰۱ھ لغایت ۱۳۰۲ھ ملک سنگلدیپ جسے لنکا سیلون کہتے ہین جس مین دار الصدر کلمبو وکنڈی وغیرہ دیکھے سفرنامہ رئیس دیکھو مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مطبع نظامی کانپور پانچوان سفر جسکی ابتدا تاریخ ۳۰ - محرم ۱۳۰۴ھ رنگون ملک برہما وٹانگن وغیرہ

نیرنگ رنگون حصہ اول دیکھو مطبوعہ سنہ ۱۳۰۴ ہجری رئیس المطابع
باسودہ چھٹا سفر چین جسکی ابتدا سنہ ۱۳۰۵ ہجری پیانگ سنگاپور ہانگ کانگ
کنٹان وغیرہ وغیرہ ارژنگ چین مطبوعہ مطبع منشی نول کشور سنہ ۱۸۹۶ء دیکھو
ساتوان سفر روس جسکی ابتدای سنہ ۱۳۰۵ ہجری جس مین روم اٹلی جسے رومیتہ
الکبری کہتے ہین پیرس ملک بیلجیم برلن دار الصدر جرمن پیٹرس برگ
دار السلطنت روس ماسکو وارسا دار الصدر پولینڈ۔ متعلقہ روس ویانہ
دار الصدر اسٹریا۔ بوڈہ پسٹ۔ دار الصدر ہنگری متعلقہ اسٹریا۔ بلغراد۔ دار الصدر
سرویہ۔ صوفہ دار الصدر بلگیریہ فلی پاپلی دار العمارت متعلقہ ترکی۔ استنبول
قسطنطنیہ۔ سمرنا یعنی ازمیر۔ فرہنگ فرہنگ آہنگ فرنگ
مطبع گلزار محمدی میرٹھ دیکھو اب یہ آٹھوان سفر ہے جسکی ابتداے سنہ ۱۳۱۰ھ
سے ہے جس مین بعد ایک سال کے سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین کامیابی ہوئی

ادب مین فضل مین علم و ہنر مین علم حکمت مین ہوا محسود عالم اندلس کے فیض مکتب سے

جسکی کیفیت ناظرین نے ملاحظہ کی اب ہم اسکی تصدیق اوسی قوم سے
کرتے ہین جو آج فخر زمانہ محسود عالم ہے اور نہایت منصف مزاج ہے

باطل است آنچہ مدعی گوید پروفیسر ڈوزی کی کتاب مطبوعہ

لنڈن سنہ ۱۸۶۲ع اور اسی مصنف کی کتاب دوسری ہسٹانی برایٹ لا
اوغری اہل اسپین پنڈنت لیمون دیکھو

ارادہ تھا جو امریکہ کی جانبکا غرض تھی کہ دیکھون جاکے ملک آندلس کو مین کشتی سے
جسکی سرخی عنوان گل جدید لذیذ اودھ اخبار مین ملاحظہ کی ہوگی

بحمد اللہ بر آئی آرزو اور قرطبہ دیکھا | بھرا تھا شوق اسکا دل میں میرے ابتدا سے

جب کہ اس نے بیچمدان نے سفر لندن کیا تھا اور اثنا راہ میں پہاڑ اسپین کے سمندر میں منتہی کنارے کا دور سے دیکھا تھا اور طبقات اندلس جسکی مختصر کیفیت تیرہویں صدی سے آئینہ فرنگ میں درج بھی کی تھی اور جو وقتاً فوقتاً درج اودھ اخبار ہوئی ہیں محرک سلسلہ سفر اندلس ہوئی جسکی کیفیت آپ ملاحظہ کررہے ہیں اس قول کے گواہ عادل ہے

اشارہ ہے کتابہ سے غرض جس طرح بن آیا | کیا مطلوب حاصل اور جو تھا مقصود مطلب سے

جب لوگ جانتے ہیں کہ میں نہ انگریزی جانتا ہوں نہ فرانسیسی۔ نہ جرمنی نہ اٹالین نہ اسپین۔ غرضکہ کسی زبان میں دخل مطلق نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ جس ملک کی سیر منظور ہو۔ جب تک وہانکی زبان سے ماہر و واقف نہ ہوگا وہاں کی کیفیت و حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے ادراک حقیقت حال تو کجا۔ اوس ملک میں سفر ہی کرنا بیکار ہے مسافر کو چاہیے کہ جب تک اوس ملک کی زبان نہ حاصل کرلے قصد سفر کا نکرے اور جو کریگا تو بجز تکلیف و صدمات کے جھیلنے کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا یہ راقم کہ جسکو ابتدائے عنفوان شباب سے شوق سیاحت رہا۔ بجز عمداً کچھہ ٹوٹی پھوٹی فارسی یا عربی کے کوئی زبان نہ سیکھی مگر باوجود عدم واقفیت کے اپنے مطلب پر بخوبی کامیاب رہا کہ جسکی کتب ہائے موجودہ گواہ ہیں گو کہ محنت شاقہ اور تکالیف بے اندازہ جھیلنا پڑیں لیکن ہمت نہ ہارا اور الحمد للہ کہ فائز المرام ہوا یہ کیوں اسواسطے کہ ایک عمر ہزار سوداکے ساتھ میں اکیلا اور شہر شہر کی سیر ملک ملک کی سیاحت اور جگہ جگہ کی زبان جدا ایک ایک ملک میں بیسیوں زبانیں دور کیوں جاؤ اگر ہندوستان ہی میں زبانوں کا شمار

کیا جاوے تو ان گنت بیشمار ہین اور منظور کل دنیا کا سفر عمر تھوڑی سیکھے تو کس کس
کو ہمنے تو اسیر عمل کیا ہے کار دنیا کسے تمام نہ کرد ہرچہ گیرید مختصر گیرید

کیا تھا ہمنے جو وعدہ وفا اسکو کیا آخر | بعون ایزدی فارغ ہوئے ہم فرض منصب سے

دیباچہ دیکھو دو برس تک صدمہ پر صدمہ اوٹھایا جب قرطبہ آنکھوں سے نظر آیا

صدائے آفرین کی ہے تمنا اہل بینش سے
نہ ہے جاگیر کی خواہش نہ مطلب مجکو منصب سے

یہ نہین سہی اگر اسکے صلے مین اور کچھ آرزو تمنا کرین تو دیتا ہی کون ہو
ہندوستان کا افلاس مشہور ہے یہ ہی غنیمت ہے

بہت کی سیر تو نے خوب دنیا کی ہو کہا کی | سفر ہے آخری آگے رئیس اب لو لگا رب سے

سفر آخری سے مراد سفر عقبیٰ دنیا ہی کہ جواب بینش ہی کہ جسکو ناظرین باتمکین بعد مطالعہ
قند مغربی کے اخبارات مین یہ قند مکرر ملاحظہ فرمائینگے جسکا تھوڑے عرصے
مین اشتہار زیب اوراق ہوگا

خاتمہ کی تحریر

یہ تو مجملاً سفر کی کیفیت - یا حقیقت حال یا بیان واقعی یا کہنا۔ جو کچھ کہو ہر
اب وطن کا حال اظہار کرنا واسطے ارتباط کلام کے خالی از لطف نہین کیونکہ

لگا نہ جو کہ ہین وہ اخذ مطلب مین ہمین بیگانے
اقارب اس زمانے کے کہین بدتر ہین عقرب سے

یون تو اب کیا ایک عرصے سے کچھ زمانہ کی ایسی ہوا بگڑی ہی کہ جسکا اصلاح پذیر

ہونا غیر ممکنات سے ہے جسکی تصدیق خود ہمارے مکرم حافظ جی صاحب فرماتے ہیں۔

شہر آشوب

اینچہ شوریست کہ در دور قمر می بینیم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینیم

جس سے اب بہتر یا مناسب بلکہ انسب یہ ہے اور مقتضائے وقت
بھی اسیکا متقاضی ہے

کہاں کا ملک و دولت اور عزیز و اقربا کسکے
محبت چھوڑ دے سبکی تعلق توڑ دے سب سے

ہمنے مآل کار پر نظر کرکے ایسے امور کے اظہار سے درگذر کرنا چاہا تھا
لیکن حالت اضطرار سے اور بے اختیاری سے مجبوری ہے کیونکہ

رنگیں اپنے جو دل میں ہے وہی آئیگا منہ پر بھی
چھلک جاتا ہے پانی کچھ نہ کچھ ظرف لبالب سے

خراب آئندہ

ہونگے ہم تو یہ جھگڑے نہ ہونگے ‖ ہمارے سارے قصے ہیں ہمیں تک

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام   رہے نام اللہ کا

فائدہ

یہ جو مدت سفر کی چھپائیں [illegible] ہر سال [illegible] بابت [illegible]
[illegible] مذکور ہوئی اسمیں [illegible] فرماتے ہیں
سفر کا اتفاق ہوا [illegible] صاحب موصوف [illegible] و
[illegible] تو آپ [illegible] اقتدار کی بلا انتظام
ریاست میں [illegible] دولت [illegible]
ریاست بھی [illegible] انتظامی میں ریاست اپنی [illegible] کرتے [illegible]

اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی	اسم ہندی	فرانسیسی	اسپانیولی	انگلش	زبان عربی
روٹی	پین	پان	بریڈ	خبز	دس	دیس	دیس	ٹین	عشرہ
پانی	دلو	اکوا	واٹر	ماء	مٹر	پتی بوارہ	کنیستر	گرین پیس	باقلا کر
پاخانہ	گینی	ریٹریٹی	ڈائیکلاڈیٹ	مطہرہ	گوشت	ویانڈو	کرنیرا	میٹ	لحم
غسلخانہ	بین	بانیو	بیتھ	حمام	انڈا	اف	دی دوس	ایگ	بیضہ
تمباکو	تبا	تباکس	ٹوبیکو	تمباک	مکھن	بر	من لکا	بٹر	سمن
چاء	تِ	تِ	ٹی	شاء	دودھ	لئی	لیچی	ملک	لبن
قہوہ	کفی	کفی	کافی	قہوہ	شیرینی	لگم	لگمس	سویٹ	حلو
گاڑی	وانیو	کرواج	کیریج	اربعہ	نون	سل	سال	سالٹ	ملح
ایک	آن	اونو	ون	واحد	ریل	شمندفر	فیرکریلا	ریلوے	السکۃ الحدید
دو	دو	ڈوس	ٹو	اثنین	سکروار	واندری	زبرنس	فرائی ڈے	جمعہ
تین	ترا	ٹریس	تھری	ثلاث	سنیچر	سمدی	ساباٹو	سٹرڈے	سبت
چار	کٹ	کواترو	فور	اربعہ	اتوار	دماش	ڈمنیسی	سنڈے	یوم الاحد
پانچ	سینک	سینکو	فائیو	خمسہ	پیر	لینڈی	لونس	منڈے	یوم الاثنین
چھ	سیس	سیس	سکس	ستہ	منگل	ماردی	مرتس	ٹیوزڈے	یوم الثلث
سات	سٹ	سیات	سیون	سبعہ	بدھ	مکرکرڈے	مرکولیس	ویڈنسڈے	یوم الاربعا
آٹھ	ویٹ	آچو	ایٹ	ثمانین	جمعرات	زدی	اودیس	تھرسڈے	یوم الخمیس
نو	نف	نووی	نائن	تسع	.	.	.	.	.

زمانہ

ہائے اندلس ہائے اندلس

یہاں ذرا ہم اندلس کی پچھلی حالتوں کو یاد کرکے رو لیں تو آگے بڑھیں۔
ہم جانتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھی عورت کیطرح سے رونا اپنا ہنسوانا ہے
لیکن اے اندلس تیری یاد میں ہمارے آنسو نہیں تھمنے۔ وہ نیچرل جذبات
ہمکو بے اختیار اوس حسرت ناک افسوس کیطرف کھینچ رہے ہیں

سے صادق

اندلس پر تھا کبھی یہ فضل رب ذو المنن — خوب آتی تھی اسے تہذیب اخلاق و مدن

کوئی بتلائے ہمیں کس قوم میں ایسے ہوئے — خوش بیان اسپیکر و عالی نظر ہسٹورین

ایک ہی جام مئے وحدت سے سب سرشار تھے — شرک گنتے تھے دوئی کو اسقدر تھا [illegible]

موجد کیمسٹری و الجبرا یہ ہوئے — چڑھ گیا صیقل پہ انکے ہاتھ سے ہر ایک فن

یہ جو رائج ہے زمانہ میں دہائی کا شمار — اندلس والے مسلمانوں کا ہی انوینشن

بوٹیاں ایسی نکالیں تھیں انہیں نے دو ہزار — نام سے واقف نہ تھا جنکے کبھی عہد کہن

کہہ گیا تھا پیشتر یہ عہد کوپرنیکس سے — اریوارزیا طفل نامور فخر زمن

یعنی باطل ہے نظام شمس بطلیموس کا — بے نتیجہ اور ہے بے سود تقویم کہن

اس نئی دنیا پہ کولمبس سے مدت پیشتر — چند اسلامی مسافر ہو چکے تھے خیمہ زن

جسقدر اونچی ہوا ہو اوسقدر رہی وہ سبک — اس نرالے مسئلہ کا ہے محقق بوالحسن

قرطبہ کے کالجوں کا پرتو فیضان ہے — بنگئے ہیں عقلاء کے پتلے جو یہ یورپین

اگرچہ اسکو خاصکر تیغ و قلم سے کام تھا
صنعت و حرفت تجارت مین بھی اسکا نام تھا

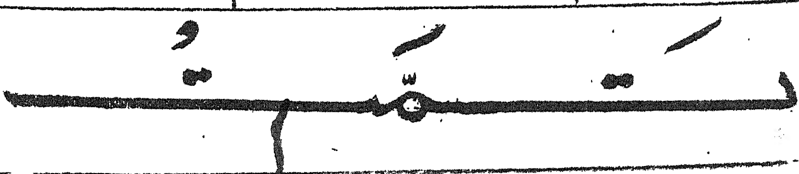
مصر و چین مین آجکل جنکا ہی گو اونکا نام
وہ حکیم نامور کہتے ہین جسکو ابن ظہر
وہ ابو المروان جلیل القدر عالی مرتبت
کارخانے بیشتر تھے سیکڑون موجود تھے
یا دہی المیریا کے ریشمی کپڑون کی شان
یون ظروف گل بنا کرتے تھے ملع کوزہ گر
آج تک صناع یورپ کر رہا ہے او سپہ رشک
اندلون ہین جو مرصع کار اور جوہر نگار
قصر زہرہ کے ملبو بین خوشنما پارہ درخت
ہی وہانکی منڈیون کا ہسٹری مین تذکرہ
رنگسازی بھی وہانکی اس قدر مشہور ہے

ہے ابو القاسم خلف گذرا ابھی اس فن کا امام
علم طب مین کر گیا ہی غیر کی ترکی تمام
فلسفہ مین پا چکا ہے بیشتر عالی مقام
صنعت و حرفت مین ہی اپنین کا مشہور نام
اور وہ قالین پشمین شیشہ و آہن کا کام
فرق کرنا نقل کا تھا اصل سے دشوار کام
استفیہ بنتا تھا اتنی صفائی و [illegible] کام
سب یہ چیزین تھی کاریگر کو ہی اک فخر تمام
مصر و کا الوان شاہی مین دیا کرتے تھے کام
کارخانون کے لیے بھی نامور تھا یہ مقام
دیکھنے والون کو ہوتا تھا تعجب لا کلام

خاک مین گو مل چکی ہین وہ سراسر نیکیدات
پر ہین لوح دہر پر لکھے ہوے یہ واقعات

ہاے اسپین کی عمارت - ہاے غرناطہ کے محل - ہاے قرطبہ کی مسجد

الوداع - الوداع - الوداع -



خاتمۃ الطبع

الحمد للہ یہ کتاب لاجواب سفرنامہ و حالاتِ تاریخی اندلس و مراکو جسکے معاینہ سے اہل اسلام کی گذشتہ اولوالعزمی اور فتوحات کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور آپس کے نفاق اور جھگڑون کے نتایج کا خمیازہ بخوبی روشن ہوتا ہے جسکے مطالعہ سے غفلت کی نیند دور ہوتی ہے اور چشم عبرت و بصیرت کھلتی ہے اسمین نکوئی خیالی فسانہ ہے نہ من گھڑت قصہ بلکہ دلکو ہلا دینے والے سچے واقعات اور آنکھون سے آنسو ٹپکا دینے والے چشم دید حالات محسن قوم سیاح جہان ہمدردِ بنی نوع انسان غفران مآب جنت مکان خلد آشیان حاجی مین شریفین حضرت نواب محمد عمر علیخان صاحب نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرمائے ہین مسلمانون کے گذرے ہوئے کارنامے دکھائے ہین ریاست باسودہ کے مالک حضرت ممدوح کے خلف الرشید رئیس ابن الرئیس معلی القاب والا خطاب فیضرسان فیاض زمان حاتم عصر نوشیروان دوران معینِ غربا ملجای فقرا اکرم گستر رعایا پرور مستغنی عن القاب عالیجناب نواب محمد حمید علیخان صاحب بہادر دام اقبالہم و زاد اللہ شوکتہم جنکے حسن انتظام کی توصیف گورنمنٹ انگلشیہ کے حکام کرتے ہین جنکے عدل و انصاف سے رعایا خوشحال و شادان ہے جنکی داد و دہش کا شہرہ دور دور ہو رہا ہے انہین کے حکم سے اس کتاب کو متوسلِ قدیم امیدوار رحمتِ مجید محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان غفر اللہ لہم نے مطبعِ نظامی کانپور مین بماہ جنوری ۱۸۹۰ء طبع کیا اللہ تعالیٰ جل شانہ اس سے خلائق کو نفع بخشے اور جناب نواب صاحب ممدوح الوصف کو ہمیشہ ترقیِ مدارج و ریاست فائز المرام رکھے آمین بحرمتِ حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اسکے کہ یہ کتاب مطبوعہ مطبع نظامی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

